متفقہ مسائل اہلسنت جنہیں خواہ مخواہ نزاع کھڑا کر دیا گیا،
پر کتاب و سنت کے دلائل سے مدلل اور علماء حرمین
کی تصدیق شدہ بےمثال کتاب ۔
ہدیۃ الحرمین
تالیف
جامع معقول و منقول مولانا علامہ حافظ ابوالرشید محمد عبدالحکیم
محدث دہلوی قادری رحمۃ اللہ علیہ
ناشر
مکتبہ مصباح القرآن
جامعہ غوثیہ ٹرسٹ امین مارکیٹ گلبرگ لاہور فون ۸۴۲۳۹۹۵

متفقہ مسائل اہلسنت جنہیں خواہ مخواہ نزاع کھڑا کر دیا گیا،
پر کتاب و سنت کے دلائل و مدلل اور علماء حرمین
کی تصدیق شدہ بے مثال کتاب۔

ہدیۃ الحرمین

تالیف

جامع معقول و منقول مولانا علامہ حافظ ابوالرشید محمد عبدالحکیم
محدث نوری قادری رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
مکتبہ مصباح القرآن

راقم کو یہ کتاب جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کے اپنے کرم فرما حکیم صاحب
کی لائبریری سے ملی۔ راقم ان کے تعاون کا شکر گزار ہے اور اس کی طباعت
کی سعی جمیل کا انتساب محب علم و عرفان حضرت الحاج عبدالرشید قریشی،
چیف انجینئر (ریٹائرڈ) ستارہ خدمت جن کی خصوصی عنایت سے مکتبہ
اس پیش کش کے قابل ہوا۔ پھر

(۱) میاں ذکاء الرحمٰن صاحب (۲) الحاج میاں جاوید شفیع صاحب
(۳) جناب الحاج نور محمد مرحوم و مغفور (۴) جناب حاجی محمد رفیع خاں صاحب
(۵) جناب محمد سرور صاحب (۶) جناب بریگیڈیر عبدالقیوم صاحب
(۷) الحاج میاں محمد شریف صاحب چیئرمین اتفاق گروپ لاہور (۸) الحاج محمود احمد خان
(۹) الحاج ملک حشمت اللہ (۱۰) الحاج چوہدری عید محمد (۱۱) جناب سید محمد اشرف
علی صاحب جعفری جنرل سیکرٹری مرکزی تنظیم اہلسنت نیلا گنبد و دیگر جملہ سرپرستان
کے اسماء گرامی سے جن کی سرپرستی راقم کے لئے باعث شرف ہے۔

دعا گو

مفتی غلام سرور قادری

مؤسس و مہتمم جامعہ غوثیہ رضویہ ٹرسٹ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور
و مشیر وفاقی شرعی عدالت و رکن مرکزی زکوٰۃ کونسل۔ پاکستان

۲-۲۵-۱۹۸۸ء

فہرست مضامین

قال الله تعالیٰ ومن یطع الرسول فقد اطاع الله

الحمد لله الوهاب کتاب مستطاب مرجع الشیوخ والشاب مسمی به

هدیة الحرمین

مشتملة علی مسائل الفرقة الناجیة من احکام الشریعة المنیفة فی ثبوت
علم الاولیة والاخرویة وحقوق الابدیة وعدم العلم لکل المحرمیة مواثق
القدیم والشاهد بحضور المحمدیة وبدیع کل القرون بواسطة النبویة وفضیلة
المولود الکلمة التوحیدیة وتقبیل الابهامین عند نقل المؤذن شهادة
المحمدیة والاستمداد عن القبور العلیة وقراءة القرآن والادعیة و
التصدق من انواع الماکولیة والملبوسیة لاموات امة المحمدیة
والسفر الی روضة النبویة والتقلید لملة الحنفیة من تالیفات عالم
نحریر فاضل بے نظیر جامع معقول ومنقول حاوی فروع واصول مولانا
الحاج الحافظ ابوالرشید محمد عبدالحکیم دهلوی قادری دام فیضانه
سبط وتلمیذ لاستاذ الآفاق حضرة مولانا وهادینا حاجی مولوی محمد قاسم
وجه المحققین عین المدققین رکن المتوکلین الصوفیین سند المحدثین
والمفسرین المتاخرین قدس الله سره العزیز ونظر الله بوجهه العزیز

بباعث کثرت شائقین باهتمام خیرخواه امت نبی کریم قاضی علی میان بن
قاضی عبداللطیف صاحب تاجر کتب مالک مطبع کریمی و فتح الکریم
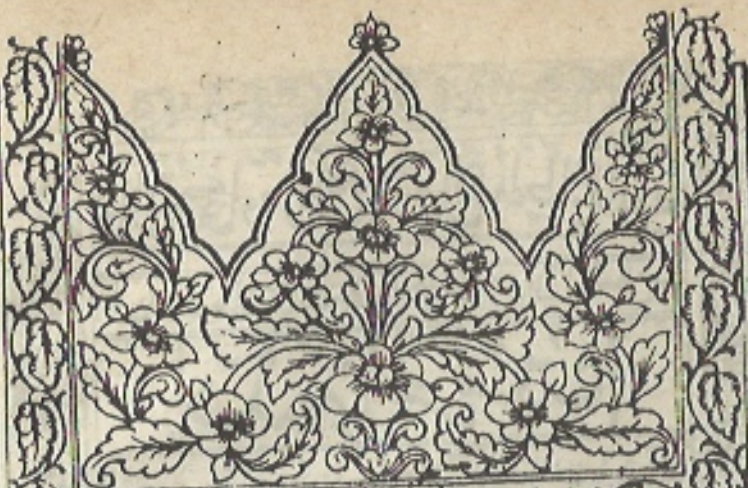
در مطبع نامی کریمی واقع بمبئی حلیۂ طبع پوشید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَرْسَلَ رُسُلًا مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ

سب تعریفیں اللہ کو جسنے بھیجا رسولونکو خوشیان سنانے والے اور ڈرانے والے تاکہ نہووے لوگوں کیلئے

عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ وَخَصَّ مِنْهُمْ حَبِيْبَهٗ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ پر حجت بعد بھیجنے رسولونکے اور خاص کیا انہیں سے حبیب اپنے محمد صلی اللہ علیہ

وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ بِالْهِدَايَةِ عَلٰى اَعْدَلِ الطُّرُقِ وَاَقْوَمِ السُّبُلِ

و آلہ وصحبہ وسلم کو ساتھ راہ بتلانے کے بہت سیدھی راہوں اور مضبوط تر راہوں پر

وَاَقَامَ عَلٰى شَرَافَةِ نُبُوَّتِهٖ شَوَاهِدَ صَادِقَةً عَادِلَةً وَعَلٰى جَلَالَتِهٖ

اور قائم کیں اوپر شرافت اور بزرگی نبوت انکی کے گواہیان سچی اور سیدھی اور قائم کی اوپر بزرگی

فِيْ رِسَالَتِهٖ دَلَائِلَ قَاطِعَةً كَامِلَةً وَجَعَلَهَا وَسِيْلَةً اِلٰى مَحَبَّتِهٖ

رسالت انکی کے دلیلیں یقینی کامل اور کیا اسکو وسیلہ طرف محبت انکی کے

الَّتِيْ هِيَ اَصْلُ كُلِّ سَعَادَةٍ وَذَرِيْعَةً اِلٰى مُتَابَعَتِهِ الَّتِيْ هِيَ رَاْسُ

وہ محبت کہ ہے وہ جڑ اور بیخ تمام نیکیوں اور بہتریوں کی اور وسیلہ طرف تابعداری انکی کے وہ تابعداری کہ وہ سردار

كُلِّ عِبَادَةٍ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى سَائِرِ النَّبِيِّيْنَ وَسَائِرِ الصَّالِحِيْنَ

تمام عبادتوں کی اور درود اللہ کا اُن پر اور سب نبیوں اور سب نیکوں پر

نِهَايَةَ مَا يَنْبَغِي أَنْ يَسْأَلَهُ السَّائِلُوْنَ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ

نہایت اس چیز کا کہ لائق ہے یہ کہ سوال کرے اسکو سوال کرنیوالے جب کبھی اسکا ذکر کیا اسکو ذکر کرنیوالوں نے

وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا أَمَّا

اور جب بھی اس کا ذکر کرنے سے غفلت کی غافلوں نے اور سلام بھیجا بہت بہت سلام اور بعد

بَعْدُ فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ الْمِسْكِيْنُ الْفَقِيْرُ الْمُفْتَقِرُ إِلَى اللّٰهِ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٌ

پیچھے حمد اور صلوٰۃ کے پس کہتا ہے بندہ مسکین فقیر محتاج طرف اللہ کریم کے محمد

عَبْدُ الْحَكِيْمِ بْنُ الْفَاضِلِ الْجَلِيْلِ مَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِ الرَّحِيْمِ أَغْرَقَهُمَا

عبد الحکیم بن فاضل جلیل مولانا محمد عبد الرحیم ڈبوئے دونوں کو

اللّٰهُ فِي بِحَارِ أَفْضَالِهِ الْعَلَوِيُّ نَسَبًا وَالدِّهْلَوِيُّ مَوْطِنًا وَمِيْلَادًا

اللہ بیچ دریا افضال اپنے کے وہ علوی ہے از روئے نسب کے اور دہلوی از روئے وطن کے اور جائے پیدائش کے

وَالْهِنْدِيُّ إِقْلِيْمًا وَبِلَادًا وَالْمُحَمَّدِيُّ دِيْنًا وَإِسْلَامًا وَالْحَنَفِيُّ مَذْهَبًا

اور ہندی از روئے ولایت اور بلاد کے اور محمدی از روئے دین اور اسلام کے اور حنفی از روئے مذہب

وَتَقْلِيْدًا وَانْقِيَادًا وَالْقَادِرِيُّ سِلْسِلَةً وَإِرْشَادًا الْمُتَعَلِّمُ الْمُتَلَمِّذُ

اور تقلید اور انقیاد کے اور قادری از روئے سلسلہ اور ارشاد کے متعلم شاگرد

لِأُسْتَاذِ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا أَتْقَى الْعُلَمَاءِ أَسْنَى الْفُضَلَاءِ

استاد مشرق اور مغرب کی زمین کا پرہیزگار تر علماؤں کا بزرگ تر فضلا کا

أَفْصَحِ الْفُصَحَاءِ أَبْلَغِ الْبُلَغَاءِ حَاجِّ الْحَرَمَيْنِ الشَّرِيْفَيْنِ رَأْسِ

فصیح تر فصحا کا بلیغ تر بلغا کا حاجی حرمین شریفین کا سردار

الْمُحَدِّثِيْنَ أَسَاسِ الْمُفَسِّرِيْنَ جَدِّي مُحَمَّدٍ قَاسِمٍ سِرَاجِ الدِّهْلَوِيِّ

محدثین کے جڑ بنیاد مفسرین کے نانا میرے محمد قاسم چراغ دہلی کے

أَبْرَدَ اللّٰهُ مَضْجَعَهُ الشَّرِيْفَ فَهٰذِهِ رِسَالَةٌ مُشْتَمِلَةٌ عَلٰى أَرْبَعَةَ عَشَرَ

خنک کرے اللہ اسکی بستر خوابگاہ بزرگ پس یہ رسالہ ہے مشتمل اوپر چودہ

بَابًا اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ اِثْبَاتِ عِلْمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ لِسَیِّدِ

باب کے باب پہلا بیچ ثابت کرنے علم اولین اور آخرین کے واسطے جناب سید

الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الثَّانِیْ فِیْ ثُبُوْتِ الْحَیٰوۃِ

المرسلین کے درود اللہ کا آپ پر اور سلام باب دوسرا بیچ بیان ثابت کرنے حیات اور

لِرَسُوْلِ الرَّاحَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الثَّالِثُ

زندگی کے واسطے رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب تیسرا

فِیْ ذِکْرِ مَا یَصِلُ وَیَجِیْئُ مِنْ کَتْمِ الْعَدَمِ اِلَی الْوُجُوْدِ فَھُوَ بِوَاسِطَۃِ

بیچ ذکر اس چیز کے کہ پہنچی ہے اور آتی ہے پوشیدگی عدم اور نیستی سے طرف وجود اور ہستی کے پس وہ بواسطہ

نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ فِیْ ثُبُوْتِ الشَّفَاعَۃِ

نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے باب چوتھا بیچ ثابت کرنے شفاعت کے

لِرَسُوْلِ الرَّحْمَۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الْخَامِسُ فِیْ ثُبُوْتِ

واسطے رسول رحمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب پانچواں بیچ ثبوت

اَثَرِ الْقَدَمِ لِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ السَّادِسُ فِیْ

نشان اور نقش قدم واسطے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چھٹا بیچ

بَیَانِ الْخَاتَمِیَّۃِ وَعَدَمِ النَّظِیْرِ وَالْمِثْلِ فِی الْخَاتَمِیَّۃِ وَالْفَضَائِلِ فِیْ

بیان خاتم النبیین ہونے کے اور بے نظیر اور بے مثال ہونے حضرت کے خاتمیت اور فضائل میں درمیان

سَائِرِ الْمَخْلُوْقَاتِ لِاَفْضَلِ الْمَخْلُوْقَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تمام مخلوقات کے واسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلْبَابُ السَّابِعُ فِیْ اِبْطَالِ مَنْعِ التَّعْظِیْمِ الشَّیْئِ الَّذِیْ ھُوَ مَنْسُوْبٌ

باب ساتواں بیچ بیان باطل کرنے منع کرنے تعظیم اس چیز کے کہ وہ منسوب ہے

اِلَی الْمَحْبُوْبِ عِزِّ الْعَرَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الثَّامِنُ

طرف محبوب خدا اور عزت عرب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب آٹھواں

فِیْ فَضِیْلَةِ ذِکْرِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بیچ فضیلت ذکر کرنے مولود شریف نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

اَلْبَابُ التَّاسِعُ فِیْ ذِکْرِ الْکَلِمَةِ الطَّیِّبَةِ مُتَّصِلًا بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ اَلْبَابُ

باب نواں بیچ ذکر کرنے کلمہ طیبہ کے متصل بعد ادا کرنے نماز کے باب

الْعَاشِرُ فِیْ تَقْبِیْلِ الْاِبْهَامَیْنِ عِنْدَ اسْتِمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ

دسواں بیچ چومنے اور بوسہ دینے دونوں انگوٹھوں کے وقت سننے قول مؤذن کے اشہد ان

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلْبَابُ الْحَادِیْ عَشَرَ فِی الْاِسْتِمْدَادِ عَنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ

محمدا رسول اللہ باب گیارھواں بیچ بیان مدد چاہنے کے اہل قبور سے

اَلْبَابُ الثَّانِیْ عَشَرَ فِی الْعُرْفِ الَّذِیْ شَاعَ فِیْ دِیَارِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ

باب بارھواں بیچ بیان اس عرف کے شائع اور پھیلا ہوا ہے ملکوں عرب اور عجم میں

بِاَنَّ الْقَوْمَ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَیَتَصَدَّقُوْنَ مِنْ اَنْوَاعِ

ساتھ اس طریقہ کے کہ مقررہ قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی ہے قرآن کو اور خیرات کرتے ہیں طرح طرح کے

الْمَاکُوْلَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَیُهْدُوْنَ ثَوَابَهٗ لِمَوْتَاهُمْ اَلْبَابُ

کھانوں اور پینوں سے اور ہدیہ اور بخشتے ہیں ثواب اسکا واسطے مردوں اپنوں کے باب

الثَّالِثُ عَشَرَ فِی السَّفَرِ مِنَ الْبَعِیْدِ اِلَی الْمَدِیْنَةِ الطَّیِّبَةِ لِزِیَارَةِ

تیرھواں بیچ بیان سفر کرنے کے راہ دور دراز سے طرف مدینہ طیبہ کے واسطے زیارت

رَوْضَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْبَابُ الرَّابِعُ عَشَرَ فِیْ تَقْلِیْدِ

کرنے نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب چودھواں بیچ بیان تقلید کرنے

الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ اَلْبَابُ الْاَوَّلُ فِیْ اِثْبَاتِ عِلْمِ الْاَوَّلِیْنَ

ائمہ اربعہ کے باب پہلا بیچ ثابت کرنے علم اولین

وَالْاٰخِرِیْنَ لِسَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

اور آخرین کے واسطے سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا رسول اللہ

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ قَدْ رَفَعَ الدُّنْیَا فَاَنَا اَنْظُرُ اِلَیْہَا وَمَا ھُوَ

صلی اللہ علیہ وسلم نے　بیشک اللہ سبحانہ نے قدرت کاملہ اپنی سے پیدا کیا دنیا کو پس میں دیکھتا ہوں طرف دنیا کے اور جو کچھ کہ

کَائِنٌ فِیْہَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلٰی کَفِّیْ ھٰذِہٖ رَوَاہُ الطِّبْرَانِیُّ

ہونیوالا ہے اسمین　قیامت تک　مانند اسکے جیسا کہ دیکھتا ہون طرف اس کف دست اپنے کے نقل کیا اس حدیث کو طبرانی نے

اور ذکر کیا اسکو مواہب مین وَوَرَدَ فِیْ حَدِیْثِ الْمِشْکٰوۃِ وَالَّذِیْ وَقَعَ فِیْہِ

فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَقَالَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَکِّیُّ فِیْ شَرْحِ ھٰذَا

الْحَدِیْثِ فَعَلِمْتُ جَمِیْعَ الْکَائِنَاتِ ترجمہ اور وارد ہوا حدیث مشکوۃ

الشریف مین کہ جس مین واقع ہوا فَعَلِمْتُ الْحَدِیْثُ یعنے جانا مین نے جو کچھ کہ

آسمانون اور زمینون مین ہے اور کہا ابن حجر مکی نے اس حدیث کی شرح مین یہ کہ فرمایا

حضرت نے جانا مین نے سب موجودات کو وَفِی الْمَوَاھِبِ عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ اَبِیْ

ذَرٍّ لَقَدْ مَا تَرَکَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا یُحَرِّکُ

الطَّائِرُ جَنَاحَیْہِ فِی السَّمَآءِ اِلَّا ذَکَرَ مِنْہُ عِلْمًا وَلَا شَکَّ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی

قَدْ اَطْلَعَہٗ عَلٰی اَزْیَدَ مِنْ ذٰلِکَ وَاَلْقٰی عَلَیْہِ عِلْمَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ

ترجمہ اور نقل کیا مواہب مین ابی ذر سے کہ کہا ابوذر نے البتہ تحقیق نہین چھوڑا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہ ہلاتا ہے پرندہ پرون اپنون کو آسمانون مین مگر ذکر

فرمایا حضرت نے اس سے از روئے علم اور جاننے کے اور کچھ شک نہین ہے اسمین

کہ مقرر اللہ برتر نے خبردار اور آگاہ کیا ہو حضرت کو اس سے بھی زیادہ تر اور القا

کیا ہو حضرت کو علم اولین اور آخرین کا وَفِیْ حَدِیْثِ اَبِیْ دَاؤُدَ قَالَ الصَّحَابِیُّ

قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقَامًا فَمَا تَرَکَ شَیْئًا اِلٰی یَوْمِ

الْقِیٰمَۃِ اِلَّا حَدَّثَنَا ترجمہ اور بیچ حدیث ابوداود کے ہے کہ کہا صحابی نے کہ

کھڑے ہوئے درمیان ہمارے ایک جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پس نہ چھوڑی

حضرتؐ نے کوئی شے قیامت تک کی مگر بیان کردی ہمکو وفی حدیث الترمذی عن عبد اللہ ابن عمرؓ قال خرج الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و فی یدیہ کتابان فقال اتدرون ما ھذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال الذی فی یدی الیمنی ھذا الکتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء ابائہم وقبائلہم ثم اجمل علی اخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص فیہم ثم قال الذی فی شمالہ ھذا من رب العلمین فیہ اسماء اہل النار واسماء ابائہم وقبائلہم ثم اجمل فی اخرہم فلا یزاد ولا ینقص فیہم ابدًا رواہ الترمذی ترجمہ روایت کی عبد اللہ بن عمر سے ترمذی مین اسطرح کہ کہا نکلے اور تشریف لائے ہماری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تھین دونون ہاتھون مین حضرت کے دو کتابین پھر فرمایا کیا جانتے ہو یہ کیا مین دو کتابین کہا ہمنے یارسول اللہ ہمکو معلوم نہین ہان مگر آپ اگر خبر دین ہم کو پس ارشاد کیا حضرت نے جو میرے دست راست مین ہے یہ کتاب ہے طرف سے اللہ رب العالمین کے اسمین نام جنتیون کے ہین اور اُنکے باپ دادا اور قبائل اور کنبے کے پھر مجمل اور گول مول لکھا احوال دوسرون اُنکے کا پس نہ زیادہ ہونگے انمین اور نہ گھٹتی پھر فرمایا جو کہ میرے دست چپ مین ہے یہ کتاب اللہ رب العالمین کی طرف سے ہے اسمین نام دوزخیون کے اور اُنکے باپ دادا اور خویش اور قبیلون کے ہین پھر مجمل اور گول مول چھوڑا احال دوسرون کا پس نہ زیادہ ہونگے انمین اور نہ کم کبھی تا آخر حدیث نقل کیا اس حدیث کو ترمذی نے اور ذکر کیا حافظ سیوطیؒ نے رسالہ خصائص مین عرض علیہ ما ھو کائن فی امتہ حتی تقوم الساعۃ ترجمہ کھولا گیا حضرت پر جو کچھ کہ ہونیوالا ہے آپ کی امت مین قیام قیامت تک وقال خاتمۃ

الْمُجْتَهِدِيْنَ ابْنُ الْحَجَرِ الْمَكِّيُّ فِيْ شَرْحِ الْأَرْبَعِيْنَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَالِمًا بِمَا يَقَعُ بَعْدَهُ جُمْلَةً وَتَفْصِيْلًا لِمَا صَحَّ أَنَّهُ كُشِفَ لَهُ
عَمَّا يَكُوْنُ إِلَى أَنْ يَدْخُلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ مَنَازِلَهُمْ **ترجمہ** اور کہا
خاتم المجتہدین ابن حجر مکی نے شرح اربعین مین کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جانتے
اُسکو جو کچھ کہ واقع ہونیوالا ہے بعد حضرت کے مجمل اور مفصل کو اسواسطے کہ صحیح ہو چکا
البتہ کھلا واسطے جناب حضرت کے جو کچھ کہ ہو ویگا تا داخل ہونے جنتیو نکے اور دوزخیو نکے
اپنے اپنے مکانون مین وَقَالَ الْخَطِيْبُ الْقَسْطَلَانِيُّ فِي الْمَوَاهِبِ الزَّائِرُ يَسْتَحْضِرُ
عِلْمَهُ بِوُقُوْفِهِ بَيْنَ يَدَيْهِ وَسِمَاعِهِ وَكَلَامِهِ كَمَا فِيْ حَيٰوتِهِ إِذْ لَا فَرْقَ
بَيْنَ حَيٰوتِهِ وَمَوْتِهِ لِأُمَّتِهِ وَمَعْرِفَتِهِ بِأَحْوَالِهِمْ وَنِيَّاتِهِمْ وَعَزَائِمِهِمْ
وَخَوَاطِرِهِمْ **ترجمہ** کہا خطیب قسطلانی نے مواہب لدنیہ مین کہ زیارت کرنے
والے کو حضرت ساتھ مستحضر ہونے علم اپنے کے کھڑا ہے رو برو جانتے ہین اور
سنتا اور کلام آپ کے اسطرح جیسا کہ تھے زندگی مین کیونکہ فرق نہین زندگی اور وفات
آپ کی مین بیچ ملاحظہ کرنے کے اپنی امت کے اور دریافت کرنے مین احوالون اور
نیتون اور مقصدون اور خواطر امت کے وَفِيْ قَصِيْدَةِ الْبُرْدَةِ **شعر**

وَمِنْ عُلُوْمِكَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ	فَإِنَّ مِنْ جُوْدِكَ الدُّنْيَا وَضَرَّتَهَا

وَحَصَلَ الْعِلْمُ الْوَسِيْعُ لِكَثِيْرٍ مِنْ أَوْلِيَاءِ اللّٰهِ تَعَالَى بِطُفَيْلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِيُّنَا أَوْلَى بِالْحُصُوْلِ كَمَا قَالَ الْعَلَّامَةُ الشَّيْخُ نُوْرُ الدِّيْنِ
فِيْ بَهْجَةِ الْأَسْرَارِ **ترجمہ** یعنے کہا صاحب قصیدہ بردہ نے قصیدہ مین اپنے
پس تحقیق بعض جود اور بخشش تیرے سے دنیا اور آخرت ہے اور بعض علمون تیرے
سے علم لوح اور قلم کا ہے اور حاصل ہوا ہے علم وسیع بہت اولیاء اللہ کو بطفیل
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس تو نبی ہمارے اولیٰ ہین ساتھ حصول علم وسیع کے

جیسا کہ نقل کیا علامہ شیخ نور الدین نے بہجۃ الاسرار میں ونقل الامام الیافعی
عن تاج العارفین ابی الوفاء فی الخلاصۃ المفاخر قال لا یکون
الشیخ شیخا حتی یعرف من کاف الی قاف فقیل لہ ما من کاف الی
قاف فقال یطلعہ اللہ تعالی علی جمیع ما فی الکون من ابتداء خلق
یکن الی مقام وقف بہم انہم مسئولون وایضا فیہ قال الغوث الاعظم
انا سلاب الاحوال وعزۃ ربی ان السعداء والاشقیاء یعرضون
علی وعینی فی اللوح المحفوظ وانا غائص فی بحار علم اللہ تعالی
لکن اثبات علم الغیب لولی من اولیاء اللہ تعالی ولنبی من
انبیاء اللہ تعالی بنفسہ فی جمیع الاوقات شرک وکفر **ترجمہ** یعنے
نقل کیا امام یافعی رحمۃ اللہ نے تاج العارفین ابی الوفا سے خلاصۃ المفاخرین کہ
کہا نہیں ہوتا شیخ شیخ کامل جبتک کہ جانے کاف سے قاف تک پس پوچھا گیا
اُنسے کیا چیز ہے کاف سے قاف تک کہا کہ مطلع اور آگاہ کرتا ہے اُسکو اللہ تعالی
تمام شے پر جو ہستی میں ہے ابتدا خلقت سے یہانتک کہ واقف ہو اُنسے کہ مقرر
وہ لوگ تمام پوچھے اور سوال کئے گئے اور بھی خلاصۃ المفاخر میں نقل کیا امام یافعی
نے کہ کہا حضرت غوث الاعظم نے میں سلب کرنیوالا احوالوں کا ہوں اور قسم ہے
مجھکو عزت رب اپنے کی مقرر نیک اور بد ظاہر کئے گئے مجھپر اور آنکھ میری لوح محفوظ
میں ہے اور میں غوطہ خور اور پیرنے والا ہوں بیچ دریا علم اللہ تعالی کے لکن ثابت
کرنا علم غیب کا واسطے کسی ولی کے اولیاء اللہ سے اور واسطے کسی نبی کے انبیاء
اللہ سے بذاتہ ہر وقت میں شرک اور کفر ہے وقال الملا علی قاری فی المنح
الازہر ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد النبی صلی اللہ علیہ
وسلم یعلم الغیب **ترجمہ** کہا ملا علی قاری نے منح الازہر میں کہ ذکر کیا علماء

حنفیہ نے صراحۃً ساتھ کفر کے ساتھ اعتقاد کرنے کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ علم غیب کے وَقَالَ الْاِمَامُ التَّفْتَازَانِیُّ فِیْ شَرْحِ الْعَقَائِدِ اَلْعِلْمُ بِالْغَیْبِ اَمْرٌ تَفَرَّدَ بِہٖ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی لَا سَبِیْلَ اِلَیْہِ لِلْعِبَادِ اِلَّا بِاِعْلَامٍ وَّالْاِلْہَامِ مِنْہُ بِطَرِیْقِ الْمُعْجِزَۃِ وَالْکَرَامَۃِ وَالْاِرْشَادِ **ترجمہ** اور کہا امام تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں علم غیب ایک امر ہے کہ یگانہ ہے ساتھ اُسکے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نہیں راہ طرف علم غیب کے بندوں کو سوا اللہ کے ہاں مگر ساتھ معلوم کرانے اور دل میں ڈالنے کے اللہ کیطرف سے بطریق معجزے اور کرامت اور ارشاد کے وَقَالَ الْاِمَامُ النَّوَوِیُّ فِیْ فَتَاوٰیہُ لَا یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِسْتِقْلَالًا اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی اَمَّا الْکَرَامَاتُ وَالْمُعْجِزَاتُ مُحَصَّلَۃٌ بِاِعْلَامِ اللّٰہِ تَعَالٰی لِلْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ **ترجمہ** اور کہا امام نوویؒ نے فتاووں اپنے میں کہ نہیں ہے کوئی جانتا علم غیب کو مستقل بذات سوا اللہ کے ہاں مگر کرامات اور معجزات حاصل ہوئے ساتھ اعلام کرنے اللہ تعالیٰ کے انبیا اور اولیا کو وَمَا جَآءَ فِی الْحَدِیْثِ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ مَا وَرَآءَ جِدَارِیْ وَلَا اَعْلَمُ مَا فِی الْغَدِ اِلَّا اللّٰہُ تَعَالٰی ھٰذَا کَانَ قَبْلَ حُصُوْلِ الْعِلْمِ الْوَسِیْعِ وَقَالَ فِی الْمَوَاھِبِ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ الْحَدِیْثَ ذَکَرَہُ ابْنُ الْجَوْزِیِّ فِیْ کُتُبِہٖ بِغَیْرِ اِسْنَادٍ وَاِنْ صَحَّ الْجَوَابُ عَنْہُ بِاَنَّ نَفْیَ الْعِلْمِ فِیْ ھٰذَا عَلٰی اَصْلِ الْوَضْعِ وَھُوَ اَنَّ عِلْمَ الْغَیْبِ مُخْتَصٌّ بِاللّٰہِ تَعَالٰی وَمَا وَقَعَ مِنْہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیٍّ صَحَّ بِالْاِلْہَامِ وَالْوَحْیِ اَوْ مَعْنٰی لَا اَعْلَمُ مَا وَرَآءَ جِدَارِیْ یَعْنِیْ بِالْاِسْتِقْلَالِ **ترجمہ** اور وہ جو آیا حدیث میں کہ فرمایا حضرت نے کہ میں نہیں جانتا ہوں جو چیز کہ پیچھے دیوار میری کے ہے اور نہیں جانتا ہوں کہ کیا کل کے دن ہوئیوالا ہے سوا اللہ کے پس یہ تھا پہلے حصول علم وسیع کے اور کہا مواہب میں کہ اِنِّیْ لَا اَعْلَمُ الحدیث ذکر کیا اس حدیث کو ابن جوزی نے اپنی کتابوں میں بغیر اسناد کے اور

اگر صحیح بھی ہو تو جواب اس سے یہ ہے کہ البتہ نفی علم کی اس حدیث مین وارد ہے اصل وضع پر اور وہ یہ ہے کہ مقرر علم غیب ساتھ اللہ ہی کے خاص ہے اور جو کہ صادر ہوئی ہین علم غیب کی باتین نبیون کی زبان پر صحیح اور درست ہین ساتھ الہام اور وحی کے یا معنی لَا اَعْلَمُ مَا وَرَاءِ جِدَارِیْ کے ہین کہ فرمایا حضرت نے کہ نہین جانتا مین دیوار کے پیچھے کی بات اور کل کے دن کی کہ کیا ہوگا یعنے بذات اور مستقل مین نہین جانتا مگر ساتھ خبر دینے اللہ تعالیٰ کے

الباب الثانی فِی بَیَانِ ثُبُوْتِ الْحَیٰوۃِ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ

مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی التَّنْوِیْرِ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَیٌّ بِجَسَدِہٖ وَرُوْحِہٖ وَاَنَّہٗ یَتَصَرَّفُ وَیَسِیْرُ فِیْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَفِی الْمَلَکُوْتِ وَبِھَیْئَتِہِ الَّتِیْ کَانَ قَبْلَ وَفَاتِہٖ وَلَمْ یُبَدَّلْ مِنْہُ شَیْءٌ وَاَیْضًا فِیْہِ وَاُذِنَ لَھُمْ اَیِ الْاَنْبِیَآءِ فِی الْخُرُوْجِ مِنْ قُبُوْرِھِمْ وَالتَّصَرُّفِ فِی الْمَلَکُوْتِ الْعُلْوِیِّ وَالسُّفْلِیِّ وَاَیْضًا قَالَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی الْاِنْبَاءِ الْاَذْکِیَاءِ بِحَیٰوۃِ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ حَیٰوۃَ النَّبِیِّ فِیْ قَبْرِہٖ وَحَیٰوۃَ سَائِرِ الْاَنْبِیَآءِ مَعْلُوْمَۃٌ عِنْدَنَا عِلْمًا قَطْعِیًّا لِمَا قَامَ عِنْدَنَا مِنَ الْاَدِلَّۃِ الْقَطْعِیَّۃِ فِیْ ذٰلِکَ وَتَوَاتَرَتْ بِہِ الْاَخْبَارُ مِنْھَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْاَنْبِیَآءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاْکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ **ترجمہ** باب دوسرا بیان مین ثابت کرنے زندگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا حافظ سیوطی نے تنویر مین کہ مقرر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین ساتھ بدن اور روح اپنی کے اور تصرف اور سیر کرتے ہین کنارون زمین اور عالم ملکوت مین اور آنحضرت ساتھ اُسی ہیئت اور شکل کے ہین کہ جیسے تھے زندگی مین اول وفات سے اور نہ بدلی اُن سے کوئی چیز اور بھی اسی کتاب مین ہے کہ اذن دیا گیا انبیا کو نکلنے کا

قبروں سے اپنی اور تصرف کرنا عالم علوی اور سفلی میں اور بھی کہا حافظ سیوطی نے انباہ میں البتہ حیات حضرت کی اپنی قبر میں اور حیات سب نبیوں کی معلوم ہے نزدیک ہمارے معلوم ہونا یقینی اسواسطے کہ قائم ہوئی نزدیک ہمارے دلائل قطعیہ سے اس باب میں اور وارد ہوئیں اسباب میں حدیثیں متواتر کہ انمیں سے ایک یہ ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انبیا زندہ ہیں اپنی قبروں میں اور نمازیں پڑھتے ہیں اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا اللہ نے زمین پر کھانا بدن انبیا کا وَاَخْرَجَ الْبَیْہَقِیُّ فِیْ حَیَاتِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَصْبِہَانِیُّ فِی التَّرْغِیْبِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِائَۃً فِیْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ وَلَیْلَۃِ الْجُمُعَۃِ قَضَی اللّٰہُ لَہٗ مِائَۃَ حَاجَۃٍ سَبْعِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الْاٰخِرَۃِ وَثَلٰثِیْنَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْیَا ثُمَّ وَکَّلَ اللّٰہُ بِذٰلِکَ مَلَکًا یُدْخِلُ عَلَیَّ فِیْ قَبْرِیْ کَمَا یُدْخَلُ عَلَیْکُمُ الْھَدَایَا اِنَّ عِلْمِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ کَعِلْمِیْ فِیْ حَیَاتِیْ ترجمہ روایت کیا بیہقی نے حیات الانبیا میں اور اصبہانی نے ترغیب میں انس سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھا درود مجھپر دن جمعہ کے اور رات جمعہ کو سو بار روا کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی حاجتیں سو ستر حاجتیں آخرت سے اور تیس حاجتیں دنیا سے پھر مقرر کیا اللہ نے ساتھ اس درود کے ایک فرشتہ کہ داخل ہوتا ہے میرے پر قبر میں جیسا کہ داخل ہوتے تمھارے پر ہدیے اور تحفے بیشک علم میرا بعد وفات میری کے ایسا ہے جیسا کہ علم میرا زندگی میں ہے وَاَخْرَجَ اَبُوْنُعَیْمٍ فِیْ دَلَائِلِ النُّبُوَّۃِ عَنْ سَعِیْدِ ابْنِ مُسَیِّبٍ قَالَ لَقَدْ رَأَیْتُنِیْ وَمَا فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ غَیْرِیْ وَمَا یَاْتِیْ وَقْتُ صَلٰوۃٍ اِلَّا وَسَمِعْتُ الْاَذَانَ ترجمہ اور روایت کیا ابونعیم نے دلائل النبوۃ میں سعید بن مسیب سے کہ کہا اُسنے تحقیق دیکھا میں نے اور حالانکہ تھا مسجد رسول اللہ میں سوا میرے کوئی اور نہ آتا تھا کوئی وقت نماز کا لیکن میں سنتا تھا اذان کو

وَاَخْرَجَ فِي اَخْبَارِ الْمَدِيْنَةِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مُسَيِّبٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ اَسْمَعُ
الْاَذَانَ وَالْاِقَامَةَ فِي قَبْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامَ
الْحَرَّةِ حَتّٰى عَادَ النَّاسُ **ترجمہ** نقل کیا اخبار مدینہ مین سعید بن مسیب سے
کہ کہا اُسنے ہمیشہ سنتا تھا مین اذان اور تکبیر کو قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے
ایام حرہ مین کہ زمانہ یزید بن معاویہ کا تھا یہانتک کہ پھر کر آئے لوگ وَفِي الطَّبَرَانِي
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ اِلَّا
بَلَغَنِي صَوْتُهُ حَيْثُ كَانَ هٰذِهِ الْاَخْبَارُ دَالَّةٌ عَلٰى حَيٰوةِ النَّبِيِّ وَسَائِرِ
الْاَنْبِيَاءِ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِي الشُّهَدَاءِ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا
فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ فَرِحِيْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ
مِنْ فَضْلِهٖ وَيَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ
وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ **ترجمہ** نگمان کر اے محمد ان لوگونکو جو کہ مارے گئے راہ خدا مین
مُردہ بلکہ یہ لوگ زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک روزی دیے جاتے ہین میوون
بہشت سے در انحالیکہ خوش اور خرم رہتے ہین ساتھ اُس چیز کے کہ عطا کیا اللہ نے
اُنکو اپنے فضل سے اور خوشی کرتے ہین ساتھ اُنکے جو کہ ابھی ملے نہین ہین یہ ساتھ
اُنکے اُنکے پیچھے سے یہ کہ کچھ خوف نہین اوپر اوکے اور نہ ہونگے غمناک وَالْاَنْبِيَاءُ
اَوْلٰى بِذٰلِكَ فَهُمْ اَجَلُّ وَاَعْظَمُ وَقَلَّ نَبِيٌّ اِلَّا وَقَدْ جُمِعَ مَعَ النُّبُوَّةِ وَصْفُ
الشَّهَادَةِ فَيَدْخُلُوْنَ فِي عُمُوْمِ لَفْظِ الْاٰيَةِ **ترجمہ** اور انبیا اولی اور افضل
ہین ساتھ اس حیات اور زندگی کے اور وہ بزرگتر اور بڑے ہین ساتھ رتبہ نبوت کے
شہدا سے اور کئی نبیون کو متفرق جمع ہوا ساتھ نبوت کے وصف شہادت کا پس تو
داخل ہوئے انبیا عموم آیۃ مین وَقَالَ الْقُرْطُبِيُّ فِي التَّذْكِرَةِ نَقْلًا عَنْ شَيْخِهٖ
اَلْمَوْتُ لَيْسَ بِعَدَمٍ مَحْضٍ وَاِنَّمَا هُوَ انْتِقَالٌ مِنْ حَالٍ اِلٰى حَالٍ وَيَدُلُّ عَلٰى

آل عمران

ذلک ان الشہداء بعد قتلہم وموتہم احیاء عند ربہم یرزقون فرحین مستبشرین وہذہ صفۃ الاحیاء فی الدنیا واذا کان ہذا فی الشہداء فالانبیاء احق واولی بذلک والنصوص للعلماء فی حیاۃ الانبیاء کثیرۃ فلنکتف بہذہ القدر **ترجمہ** اور کہا قرطبی نے تذکرہ مین ایک نقل اپنے شیخ سے کہ موت نہین ہے عدم محض یعنے بالکل نیست اور نابود ہونا اور اسواسطے نہین موت فقط مگر گذرنا ایک حال سے دوسرے حال کو اور دلالت کرتا ہے اسپر کہ مقرر شہدا بعد قتل اور موت اپنی کے زندہ ہین اپنے رب کے نزدیک روزی دیے جاتے ہین خوشیان اور شادیان کرتے ہین اور یہ ہے صفت زندون کی دنیا مین جبکہ ہو یہ بات حق مین شہدا کے پس تو نبی احق اور اولی ہین ساتھ اس حیات کے اور روایات علماؤنکی اسباب مین بہت ہین مگر بسبب طوالت کتاب کے اتنے ہی پر اکتفا کیا مین نے

الباب الثالث

فی ما یصل ویجئی من کتم العدم الی الوجود فہو بوساطۃ نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کما ورد فی الحدیث الصحیح انما انا مبلغ واللہ معطی انما انا قاسم واللہ یعطی ذکرہ السیوطی فی جامع الصغیر **ترجمہ** باب تیسرا بیان مین اُس چیز کے جو کچھ کہ پہنچتا ہے اور آتا ہے پوشیدگی عدم سے طرف ہستی کے پس وہ بواسطہ اور وسیلہ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے جیسا کہ وارد ہوا حدیث صحیح مین کہ فرمایا ہمارے حضرت نے کہ مین پہنچانیوالا ہون اور اللہ دینے والا اور مین بانٹنے والا ہون اور اللہ داتا دیتا ہے ذکر کیا اسکو سیوطی نے جامع صغیر مین وقال ابن الحجر المکی فی شرحہ علی الھمزیۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو الخلیفۃ الاعظم عن اللہ تعالی فی جمیع شیونہ لاسیما فی قسمۃ الارزاق والعلوم والمعارف والطاعات ومن ثم قال فی الحدیث الصحیح انما انا قاسم واللہ یعطی ولاجل ہذا عدوا من خصائصہ انہ

الباب الثالث

أُعْطِيَ مَفَاتِيحَ الْخَزَائِنِ قَالَ بَعْضُهُمْ أَيْ خَزَائِنَ أَجْنَاسِ الْعِلْمِ لِيُخْرِجَ لَهُمْ بِقَدْرِ مَا يَطْلُبُونَهُ لِذَوَاتِهِمْ فَكُلُّ مَا ظَهَرَ مِنْ رِزْقِ الْعَالَمِ فَإِنَّ اسْمَ الْإِلٰهِيَّ لَا يُعْطِيهِ إِلَّا عَنْ مُحَمَّدٍ الَّذِي بِيَدِهِ مَفَاتِيحُ الْغَيْبِ فَلَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَأُعْطِيَ هٰذَا السَّيِّدُ الْكَرِيمُ مَنْزِلَةَ الْإِخْتِصَاصِ بِإِعْطَائِهِ تَعَالَى مَفَاتِيحَ الْخَزَائِنِ **ترجمہ** کہا ابن حجر مکی نے شرح ہمزیہ اپنی مین کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم وہ خلیفہ بڑے ہین اللہ کی طرف سے سب امور مین خصوصاً تقسیم رزق مین اور علوم اور معارف اور طاعات مین اور اسی سبب فرمایا حضرت نے مین تقسیم کرنیوالا ہون اور اللہ دینے والا ہے اور اسیواسطے شمار کیا اُنھون نے خصائص حضرت سے کہ تحقیق عطا کیگئی حضرت کو کلید اور کنجیان خزانونکی کہا بعضون نے خزانے اجناس علم کے تو کہ نکالیں انکے لے موافق قدر اور اندازہ اُسکے کے جو کہ طلب کرتے ہین واسطے اپنے پس جو کچھ ظاہر ہوا رزق تمام جہان کے سے پس البتہ اسم الٰہی نہین دیتا اسکو مگر ساتھ وسیلہ حضرت کے کہ وہ محمد ہین کہ جنکے ہاتھ مین کنجیان خزانے غیب کی ہین نہین جانتا اسکو سوا اللہ تعالی کے اور عنایت کیا گیا اور عطا یہ سید کریم رتبہ اختصاص کا ساتھ عطا کرنے اللہ تعالی کے کنجیان خزانون کی وَقَالَ فِي لُؤْلُؤِ الْمُنَظَّمِ بَيْنَ الْجَوَاهِرِ الْمُنَظَّمِ أَنَّهُ خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْأَعْظَمِ الَّذِي جَعَلَ خَزَائِنَ كَرَامِهِ وَمَوَائِدَ نِعَمِهِ طَوْعَ يَدَيْهِ وَلِإِرَادَتِهِ يُعْطِي مِنْهَا مَنْ يَشَاءُ وَيَمْنَعُ مِنْهَا مَنْ يَشَاءُ وَالْعَالِمُ بِالصَّوَابِ هُوَ اللّٰهُ **ترجمہ** کہا لؤلؤ المنظم نے بین الجواہر المنظم مین کہ بیشک حضرت خلیفہ اللہ تعالی کے وہ عظیم الشان ہین کہ کیے اللہ نے خزانے کرم اپنے کے اور خوان نعمتون اپنے کے فرمانبردار ہاتھون اُسکے کے اور ارادہ اُسکے کے دیتا ہے اُسمین سے جسکو چاہتا ہے اور نہین دیتا اُن مین سے جسکو چاہے اور اللہ ہی خوب جاننے والا ہے

الباب الرابع فِي ثُبُوتِ الشَّفَاعَةِ لِرَسُولِ الرَّاحَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَارِ الدُّنْيَا بِوَعْدِ اللّٰهِ تَعَالَى

فِی الْمَدَارِکِ قَالَ اللّٰہُ تَعَالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ
الثَّوَابِ وَمَقَامِ الشَّفَاعَۃِ وَغَیْرِ ذٰلِکَ فَتَرْضٰی وَلَمَّا نَزَلَتْ قَالَ عَلَیْہِ
السَّلَامُ اِذًا لَا اَرْضٰی قَطُّ وَوَاحِدٌ مِّنْ اُمَّتِیْ فِی النَّارِ ترجمہ باب چوتھا
بیچ بیان ثابت کرنے شفاعت رسول راحت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ وعدہ
اللہ تعالیٰ کے دنیا مین تفسیر مدارک مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَلَسَوْفَ الْاٰیَۃ
اور البتہ جلدی دیگا تجھ کو رب تیرا آخرت مین ثواب اور مقام شفاعت اور سوا اُسکے
درجات پس خوش اور راضی ہوگا تو اور جبکہ یہ آیت نازل ہوئی فرمایا نبی علیہ السلام
نے کہ مین ہرگز نہ راضی ہونگا اور حالانکہ ایک امتی بھی میرا دوزخ مین ہو وَاَیْضًا فِیْہِ
قَوْلُہٗ تَعَالیٰ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا وَھُوَ مَقَامُ الشَّفَاعَۃِ
عِنْدَ الْجُمْھُوْرِ وَیَدُلُّ عَلَیْہِ الْاَخْبَارُ وَھُوَ مَقَامٌ یُعْطِیْ لِوَاءَ الْحَمْدِ
اور بھی اسمین ہے قول خدا کا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ الخ یعنے قریب ہے یہ کہ اٹھاوے
تجھکو قیامت کے دن رب تیرا اے محمد مقام محمودہ مین اور وہ مقام شفاعت ہے
نزدیک جمہور کے اور اسپر احادیث اور اخبار دالہ ہین اور مقام محمودہ وہ مقام ہے
کہ جسمین عطا کیا جائیگا ہمارے حضرت کو جھنڈا لوار الحمد وَقَالَ فِیْ تَفْسِیْرِ الْبَیْضَاوِیْ
عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اَنَّہٗ مَقَامُ الشَّفَاعَۃِ لِمَا رَوٰی
اَبُوْھُرَیْرَۃَ رض اَنَّہٗ عَلَیْہِ السَّلَامُ قَالَ ھُوَ الْمَقَامُ الَّذِیْ اَشْفَعُ فِیْہِ لِاُمَّتِیْ
وَلِاِشْعَارِہٖ تَعَالیٰ بِالنَّاسِ یَحْمَدُوْنَہٗ لِقِیَامِہٖ فِیْہِ وَمَا ذَاکَ اِلَّا مَقَامُ الشَّفَاعَۃِ
ترجمہ اور کہا تفسیر بیضاوی مین تحت اسی آیت کے عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ الْاٰیَۃ کہ
تحقیق مقام محمودہ وہ مقام شفاعت ہے اسواسطے کہ روایت کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
نے کہ مقرر فرمایا نبی علیہ السلام نے کہ وہ مقام وہ ہے کہ جسمین شفاعت کرونگا مین اپنی امت
کی اور بسبب آگاہ کرنے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُسکے کہ لوگ حمد اور ثنا کرینگے اُسکی

بسبب قیام حضرت کے اُس جا میں اور نہیں وہ جا مگر مقام شفاعت فِي حَدِيثِ الْمَوَاهِبِ فَيَأْتُونَ مُحَمَّدًا فَيُؤْذَنُ لَهُ فِي الشَّفَاعَةِ هٰكَذَا فِي شَرْحِ الْمُسْلِمِ وَفِي فَتْحِ الْبَارِي يَجْلِسُ عَلَى الْكُرْسِيِّ بَيْنَ يَدَيِ اللهِ تَعَالَى وَفَضْلُ الْحَضْرَةِ فِي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ مُسَلَّمٌ لِذَاتِهِ كَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَفِي الْحَدِيْثِ الْأُخْرٰى أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** خلاصہ یہ ہے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو باعزاز و اکرام تمام بلا کر اذن شفاعت کا اللہ کیطرف سے دیا جائیگا اور روبرو اللہ تعالیٰ کے کرسی پر حضرت تشریف فرما ہونگے اور فضیلت آنحضرت کی قیامت کے دن مسلم لذاتہ ہے چنانچہ فرمایا آنحضرت نے میں سردار اولاد آدم کا ہوں روز قیامت میں اور حدیث دوسری میں فرمایا میں سردار لوگوں کا ہوں قیامت کے دن وَفِي جَامِعِ الصَّغِيْرِ قَالَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ يُؤْمِنْ بِهٖ لَمْ يَكُنْ مِنْ أَهْلِهَا **ترجمہ** اور جامع صغیر میں ہے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری دن قیامت کے حق ہے جو نہ یقین لایا ساتھ اُسکے نہوگا اہل شفاعت سے قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ رَبِّيْ خَيَّرَنِيْ بَيْنَ أَنْ يَدْخُلَ نِصْفُ أُمَّتِيْ وَفِيْ لَفْظٍ ثُلُثَيْ أُمَّتِي الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ وَبَيْنَ شَفَاعَةٍ لِأُمَّتِيْ فَاخْتَرْتُ الشَّفَاعَةَ قَالَ هِيَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِيْ لِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ أُمَّتِيْ وَلِأَهْلِ الْعِظَامِ وَأَهْلِ الدِّمَاءِ ذَكَرَهَا التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ وَالْحَاكِمُ **ترجمہ** فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر رب نے میرے اختیار دیا مجھکو درمیان

داخل کرنے امت میری کے جنت مین آدھی اور بیچ ایک لفظ کے ہے درمیان دوتہائی امت کے میری جنت مین بغیر حساب اور عذاب کے اور درمیان شفاعت امت میری کے پس مین نے تو شفاعت اختیار کی اور حدیث مین ہے کہ کہا حضرت نے یہ ہر مسلمان کے واسطے ہے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری واسطے اہل کبائر کے میری امت سے اور واسطے اہل عظائم کے اور اہل دماء کے ذکر کیا دونون حدیثون کو ترمذی اور ابن ماجہ اور ابن حبان اور بیہقی اور طبرانی اور حاکم نے اور یہ حدیثین منقول ہین کتاب بدور السافرہ امام سیوطی کے سے أَخْرَجَ الْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْأَوْسَطِ وَأَبُو نُعَيْمٍ بِسَنَدٍ صَحِيحٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَشْفَعُ لِأُمَّتِي حَتَّى يُنَادِي رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى رَضِيتَ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ أَيْ رَبِّ رَضِيتُ قَالَ رَأَيْتُ مَا تَعْمَلُ أُمَّتِي بَعْدِي فَاخْتَرْتُ لَهُمُ الشَّفَاعَةَ ذَكَرَهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي ترجمہ نقل کیا بزاز نے اور طبرانی نے اوسط مین اور ابونعیم نے ساتھ سند صحیح کے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت کرونگا مین اپنی امت کی اتنے تک کہ پکاریگا رب میرا راضی ہوا تو یا محمد پس مین کہونگا اے رب میرے راضی ہوا مین اور کہا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا مین نے جو کچھ کہ عمل کرے گی امت میری بعد میرے پس اختیار کی مین نے تو اُنکے لیے شفاعت ذکر کیا اسکو طبرانی نے وَفِي الْمُسْلِمِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَهُ تَعَالَى فِي إِبْرَاهِيمَ رَبِّ إِنَّهُنَّ أَضْلَلْنَ كَثِيرًا مِنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي وَفِي عِيسَى إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ الْآيَةَ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ أُمَّتِي أُمَّتِي وَبَكَى

وَزَادَ فِي شَرْحِ الْبَيَانِ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ أَحْيٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا لَيْلَةً وَكَانَ بِهَا يَقُوْمُ وَبِهَا يَقْعُدُ وَبِهَا يَتَهَجَّدُ ثُمَّ قَالَ أُمَّتِي أُمَّتِي يَارَبِّ فَبَكٰى فَنَزَلَ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُقْرِئُكَ السَّلَامُ وَقَالَ مَا يُبْكِيْكَ فَأَخْبَرَ بِمَا قَالَ فَقَالَ بِجِبْرَئِيْلَ اِذْهَبْ إِلٰى مُحَمَّدٍ فَقُلْ أَنَا سَنُرْضِيْكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ وَقَالَ الْإِمَامُ النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ الْمُسْلِمِ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُشْتَمِلٌ عَلٰى أَنْوَاعٍ مِنَ الْفَوَائِدِ مِنْهَا كَمَالُ شَفْقَةِ النَّبِيِّ عَلٰى أُمَّتِهِ وَاعْتِنَائِهِ بِمَصَالِحِهِمْ وَاهْتِمَامِهِ بِأَمْرِهِمْ وَمِنْهَا الْبِشَارَةُ الْعَظِيْمَةُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ زَادَهَا اللّٰهُ بِمَا وَعَدَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِقَوْلِهِ سَنُرْضِيْكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوْءُكَ وَهٰذَا مِنْ أَرْجَاءِ الْأَحَادِيْثِ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ وَمِنْهَا اسْتِحْبَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي الدُّعَاءِ وَمِنْهَا بَيَانُ عَظِيْمِ مَنْزِلَةِ النَّبِيِّ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَعَظْمِ لُطْفِهِ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰى بِهِ

ترجمہ صحیح مسلم میں ہے کہ مقرر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی آیت جو کہ حق میں اتری ابراہیم علیہ السلام کے رَبِّ اِنَّهُنَّ الخ یعنے اے رب میرے ان بتوں نے گمراہ کیا بہتوں کو لوگوں سے پس جو کوئی کرے پیروی میری پس تحقیق وہ میرے سے ہے اور فرمایا حق میں عیسیٰ علیہ السلام کے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ الآیۃ یعنے اگر عذاب کریگا تو انکو پس مقرر وہ تیرے بندے ہیں اگر بخشدے تو انکو پس تحقیق تو غالب ہے حکمت والا پس اٹھایا حضرت نے ہاتھوں اپنو کو اور فرمایا امتی امتی اور روئے اور اُس سے کچھ زیادہ لکھا تفسیر روح البیان میں اسطرح کہ جبکہ نازل ہوئی یہ آیت تمام شب بیدار رہے حضرت ساتھ پڑھنے اس آیت کے اور کبھی بیٹھتے تھے اور کبھی کھڑے ہوتے تھے اور کبھی سجدہ کرتے تھے ساتھ قرات اس آیت کے اور فرمایا امتی امتی یارب

اور روۓ پھر نازل ہوۓ جبرئیل اللہ کی طرف سے اور کہا اللہ تعالےٰ نے
آپکو سلام ارشاد فرمایا ہے اور کہتا ہے کس چیز نے آپ کو رولایا پھر حضرت
نے خبر دی اوسکو معاملہ اپنے سے اور جبرئیل نے حضرت سے سنکر عرض کی
جناب مین پھر کہا اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرئیل کو جا محمد کی طرف اور کہو
ہم قریب ہے کہ راضی کرونگا تجھ کو امت کے حق مین اور ناراض نہ کرونگا اور
کہا امام نووی نے شرح مسلم مین یہ حدیث مشتمل ہے اوپر چند اقسام کے
فائدون سے اول یہ کہ بیان ہے یہ نہایت شفقت حضرت کی اپنی امت پر
اور بندوبست اونکی مصلحت اور کامونکا دوسرا یہ بشارت بڑی ہے اس
امت کے لئے بسبب اُس چیز کے کہ وعدہ کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ قول
اپنے کے کہ راضی کرونگا مین تجھکو امت کے حق مین اور ناخوش نہ کرونگا
یہ بڑی امید کی حدیثون مین سے ہے اس امت کے لئے تیسرا یہ کہ مستحب
ہوا ہاتھ اُٹھانا وقت دعا کے برابر ہے کہ اپنے لئے ہو یا غیر کے یا زندون
کے لئے یا مُردون کے چوتھا فائدہ یہ کہ بیان ہے بڑائی مرتبہ کا حضرت کے
نزدیک اللہ کے اور زیادہ تر لطف خدا کا ساتھ حضرت کے وَفِي الْمَوَاهِبِ
مِن دَارِقُطْنِي قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَنَا
لِشِرَارِ أُمَّتِي فَقَالُوا كَيْفَ أَنْتَ لِخِيَارِهَا فَقَالَ أَخْيَارُهَا يَدْخُلُوْنَ
الْجَنَّةَ بِأَعْمَالِهِمْ وَأَمَّا أَشْرَارُهُمْ فَيَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِي وَفِي
الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ شَفَاعَتِي لِأَهْلِ الذُّنُوْبِ مِنْ أُمَّتِي وَإِنْ زَنَا
وَإِنْ سَرَقَ وَقَالَ الْإِمَامُ أَبُوْحَنِيْفَةَ فِي الْفِقْهِ الْأَكْبَرِ شَفَاعَةُ
نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ لِلْمُؤْمِنِيْنَ الْمُذْنِبِيْنَ وَلِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْهُمْ
الْمُسْتَوْجِبِيْنَ لِلْعِقَابِ وَأَيْضًا قَالَ أَبُوْحَنِيْفَةَ فِي رِسَالَةِ الْوَصِيَّةِ

شَفَاعَةُ مُحَمَّدٍ حَقٌّ لِكُلِّ مَنْ هُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنْ كَانَ صَاحِبُ
كَبِيْرَةٍ ؕ ترجمہ نقل کیا مواہب مین دارقطنی سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خوب اچھا آدمی ہو نہین واسطے شریرون امت اپنی
کے پس کہا انھون نے کیونکر آپ ہین واسطے بہترین امت اپنی کے پس
کہا حضرت نے اچھے لوگ داخل ہونگے جنت مین ساتھ اعمال اپنے کے
اور بدلوگ داخل ہونگے جنت مین ساتھ شفاعت میری کے اور جامع الصغیر
مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری واسطے
گنہگارون کے ہے میری امت سے اگرچہ زنا کیا اور اگرچہ چوری کی ہو
اور کہا امام ابوحنیفہؒ نے فقہ اکبر مین شفاعت نبی ہمارے محمدؐ کی واسطے
مؤمنین گنہگارون اور واسطے گناہ کبیرہ کرنے والون کے انہین سے جو کہ
لائق اور مستوجب عذاب کے ہے اور بھی کہا امام ابوحنیفہؒ نے رسالۂ وصیت
مین شفاعت محمدؐ کی حق ہے واسطے ہر کسی کے جو کہ ہو اہل جنت سے اور
اگرچہ ہو صاحب کبیرہ وَقَالَ الْمُلَّا عَلِيٌّ قَارِيْ فِي الْمِنَحِ الْأَزْهَرِ
إِنَّ هٰذِهِ الشَّفَاعَةَ لَيْسَتْ مُخْتَصَّةً بِأَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ هٰذِهِ
الْأُمَّةِ فَإِنَّهُ بِالنِّسْبَةِ إِلَى جَمِيْعِ الْأُمَّةِ كَاشِفِ الْغُمَّةِ وَنَبِيِّ الرَّحْمَةِ
ترجمہ کہا ملا علی قاری نے منح الازہر مین تحقیق یہ شفاعت حضرت کی
نہین خاص مختص ساتھ صاحب گناہ کبیرہ کے اس امت سے بلکہ تحقیق
وہ بہ نسبت تمام سب امتون کے کاشف الغمہ اور نبی الرحمۃ ہے وَفِي
التِّرْمِذِيِّ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَدْخُلَنَّ
بِشَفَاعَةِ عُثْمَانَ سَبْعُوْنَ أَلْفًا كُلُّهُمْ اسْتَوْجَبُوا النَّارَ الْجَنَّةَ
بِغَيْرِ حِسَابٍ فَالشَّفَاعَةُ لِنَبِيِّنَا يَكُوْنُ بِالْأَوْلٰى بَلْ شَفَاعَةُ

جَمِیْعِ الشُّفَعَآءِ تَحْتَ شَفَاعَةِ نَبِیِّنَا کَمَا قَالَ الْاِمَامُ السُّبْکِیُّ فِیْ شِفَآءِ السَّقَامِ اِنَّ شَفَاعَةَ جَمِیْعِ الشُّفَعَآءِ تَحْتَ شَفَاعَةِ نَبِیِّنَا وَکُلُّ نَبِیٍّ بِتَبْلِیْغِ اَحْکَامِ الشَّرِیْعَةِ نَائِبٌ لِنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَبِیُّنَا مُحَمَّدٌ نَبِیُّ الْاَنْبِیَآءِ کَمَا ذَکَرَ الْحَافِظُ السُّیُوْطِیُّ فِی الْمَوَاھِبِ عَنْہُ اِنَّ جَمِیْعَ الشَّرَآئِعِ السَّابِقَةِ ھِیَ شَرَآئِعُ النَّبِیِّ بُعِثَ بِھَا الْاَنْبِیَآءُ السَّابِقَةُ کَالنِّیَابَةِ عَنْہُ لِاَنَّہٗ نَبِیٌّ وَّاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ اِذْ ذَاکَ نَبِیُّ الْاَنْبِیَآءِ کَمَا قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ بُعِثْتُ اِلَی النَّاسِ کَآفَّةً فَجَعَلَہٗ مَبْعُوْثًا اِلَی الْخَلْقِ کُلِّھِمْ مِّنْ لَّدُنْ اٰدَمَ اِلٰی اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ **ترجمہ** کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ داخل ہونگے جنت میں حضرت عثمان کی شفاعت سے ستر ہزار آدمی بے حساب جو کہ سب وہ لائق دوزخ کے ہیں تو شفاعت واسطے نبی ہمارے کے اولی ہوئی بلکہ شفاعت کل شفیعوں کی نیچے شفاعت ہمارے نبیؐ کے ہے جیسا کہ کہا امام سبکی نے شفاء السقام میں کہ مقرر شفاعت سب شفعاء کی تحت شفاعت نبی ہمارے کے ہے اور سب نبی ساتھ پہنچانے احکام شریعت کے نائب ہیں ہمارے نبیؐ کے اور ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں جیسا کہ نقل کیا مواہب میں حافظ سیوطی نے امام سبکی سے کہ مقرر کل شریعتیں پہلی وہ شریعتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں کہ بھیجی گئی ساتھ اُنکے اگلے انبیا بطریق نیابت کے حضرت کی طرف سے اسواسطے کہ مقرر حضرت نبی تھے اوسوقت میں کہ ابھی آدم تھے درمیان روح اور بدن کے اسی سبب سے یہ نبی الانبیاء ہیں جیسا کہ فرمایا علیہ السلام نے بھیجا گیا ہیں طرف تمام لوگوں کے پس کیا حضرت کو مبعوث طرف تمام

خلقت کے آدم سے لیکر قیام قیامت تک وَفِي الْجَوَاهِرِ الْعَقْدَيْنِ
أَرْبَعَةُ نَفَرٍ أَنَا لَهُمْ شَفِيعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُكْرِمُ لِذُرِّيَّتِي وَالْمُحِبُّ لَهُمْ
بِقَلْبٍ وَلِسَانٍ وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ وَالسَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُورِهِمْ وَأَيْضًا
فِيهِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَبْغَضَ أَحَدًا مِنْ أَهْلِ
بَيْتِي حُرِمَ شَفَاعَتِي **ترجمہ** جواہر عقدین مین ہے کہ کہا حضرت نے چار
شخص ہین کہ مین واسطے اونکے شفیع ہون دن قیامت کے ایک تو تعظیم
کرنیوالا میری اولاد کا اور دوسرا محب اونکا ساتھ دل اور زبان کے اور
تیسرا حاجت روائی کرنیوالا انکی اور چوتھا کوشش کرنیوالا کامون مین
اونکے وقت بیکسی کے اور بھی اس کتاب مین ہے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جس کسی نے غصے مین ڈالا کسیکو اہل بیت میرے
سے پس تحقیق محروم ہوا شفاعت میری سے اور جامع صغیر مین ہے
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُبَاحٌ إِلَّا لِمَنْ سَبَّ أَصْحَابِي **ترجمہ** فرمایا حضرت نے
شفاعت میری دن قیامت کے مباح اور حق ہے مگر واسطے اسکے کہ جس نے
گالی دی اصحاب میرے کو فِي الْفَتْحِ الْبَارِي جَاءَتِ الْأَحَادِيثُ فِي
إِثْبَاتِ الشَّفَاعَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ مُتَوَاتِرَةً **ترجمہ** فتح الباری مین ہے کہ وارد
ہوئی حدیثین بیچ باب ثبوت شفاعت محمدیہ کے متواتر وَقَالَ الْإِمَامُ
النَّوَوِيُّ فِي شَرْحِ الْمُسْلِمِ وَقَدْ جَاءَتِ الْآثَارُ الَّتِي بَلَغَتْ مَجْمُوعُهَا
التَّوَاتُرَ بِصِحَّةِ الشَّفَاعَةِ فِي الْآخِرَةِ لِلْمُذْنِبِينَ الْمُؤْمِنِينَ وَأَجْمَعَ السَّلَفُ
الصَّالِحُ وَمِنْ بَعْدِهِمْ مِنْ أَهْلِ السُّنَّةِ عَلَيْهَا **ترجمہ** کہا امام نووی
نے شرح مسلم مین اور تحقیق وارد ہوئی حدیثین اور آثار تمامہا متواتر
ساتھ صحت شفاعت حضرت کے آخرت مین واسطے گنہگارون مومنین کے اور

اتفاق اور اجماع کیا سلف صالح نے اور اون لوگون نے جو پیچھے اون کے ہوئے
البیت سے اور شفاعت حضرت کے وَفِي فَتَاوٰی عَالَمگیریۃ وَلَا
یَجُوزُ الصَّلٰوۃُ خَلْفَ مَنْ یُنْکِرُ شَفَاعَۃَ النَّبِيِّ ترجمہ فتاوی عالمگیری
مین ہے کہ نہین جائز نماز پیچھے اوس شخص کے جو منکر ہے شفاعت کا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کی **البابُ الخامس** فِي ثُبُوتِ اَثَرِ الْقَدَمِ لِنَبِیِّنَا
مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْمَوَاھِبِ مَا خُصَّ نَبِيٌّ بِشَيْءٍ مِنَ
الْمُعْجِزَاتِ وَالْکَرَامَاتِ اِلَّا وَلِنَبِیِّنَا کَمَا نَصُّوْا عَلَیْہِ قَالَ شَیْخُ السُّیُوْطِيِّ
فِي اَنْمُوْذَجِ اللَّبِیْبِ وَرَزِیْنُ صَاحِبُ الصِّحَاحِ فِي خَصَائِصِہٖ کَانَ اِذَا
وَطِیَ عَلَی الصَّخْرَۃِ اَثَّرَ فِیْھَا وَحَرَّرَ فَاضِلُ الْمِرْزَاجَانُ الْبَرَکِيُّ فِي نَظْمِ
الدُّرَرِ وَالْمَرْجَانِ لَا وَطِیَ عَلَی الصَّخْرَۃِ اِلَّا اَثَّرَ فِیْھَا ترجمہ باب
پانچوان ثبوت معجزہ نقش قدم نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بین کہا
مواہب مین خاص نہین کیا گیا کوئی نبی ساتھ کسی چیز کے معجزات سے اور کرامات
سے مگر وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے جیسا کہ لکھا اوسپر علماء
نے کہا شیخ جلال الدین سیوطی اوستاد صاحب سیرۃ شامی نے انموذج اللبیب
فی خصائص الحبیب مین اور رزین صاحب صحاح نے خصائص مین کہ جسوقت
چلتے تھے حضرت پتھر پر نقش اور نشان ہوتا تھا اوسمین اور لکھا فاضل مرزا
جان برکی نے نظم الدرر مین نہین چلتے تھے حضرت سنگ پر مگر اثر ہوتا تھا
اوسمین وَفِي مَوَارِدِ الْاَنْوَارِ لِحَافِظِ عَبْدِ اللہِ الدِّمَشْقِيِّ الْحَنَفِيِّ
وَاَمَّا مُعْجِزَۃُ اَثَرِ قَدَمِ النَّبِيِّ عَلَی الصَّخْرَۃِ فَقَدْ بَلَغَتْ عِنْدِيْ
مَبْلَغَ الشُّھْرَۃِ وَلَعَلَّ الْمُنْکِرَ لَمْ یَنْظُرْ اِلَی کُتُبِ السِّیَرِ ترجمہ موارد الانوار
حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی کے مین ہے کہ معجزہ نقش قدم حضرت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کا پتھر پر پہنچا نزدیک میرے ساتھ شہرت کے شاید منکر نے نہیں دیکھا کتب سیر کو قَالَ مُحَمَّدُ عَبْدُ الْعَزِیْزِ صَاحِبُ الْخَلَالِ عَنْ قَاسِمِ الْقُرْطُبِيِّ اِنَّ مُعْجِزَةَ اَثَرِ قَدَمَیْهِ عَلَى الصَّخْرَةِ مُعْجِزَةٌ بَاهِرَةٌ قَدْ اَثْبَتَهُ الْمُحَقِّقُوْنَ فِيْ تَصَانِیْفِهِمْ مِنَ الثِّقَاتِ وَمَا تَکَلَّمَ بَعْضُ الْجَهَلَةِ الْاَغْوِیَاءِ الْمُتَفَاضِلِ عَلٰى عَدَمِ السَّنَدِ هٰذِهِ الْمُعْجِزَةِ فَهُوَ مِنْ فَرْطِ جَهْلِهٖ وَعَدَمِ مُمَارَسَتِهٖ بِرِوَایَاتِ الْمُحَدِّثِیْنَ الْمَاهِرِیْنَ لِلْاٰیَاتِ وَالرِّوَایَاتِ **ترجمہ** کہا محمد عبد العزیز صاحب خلال نے قاسم قرطبی سے کہ مقرر معجزہ نقش قدموں حضرت کا پتھر پر معجزہ ظاہر ہے تحقیق ثابت کیا اوسکو محققین نے تصانیف اپنی میں ثقات سے اور جسے کلام کی اور اعتراض کیے جاہلوں کج چشموں نے عدم سند اس معجزہ باہرہ پر پس وہ سبب انکی زیادتی جہل کا ہے اور نا واقفی ساتھ آیات اور روایات محدثین ماہرین کے وَفِي الْمَوْلِدِ ابْنِ الْجَوْزِيِّ وَمِنْ اٰیَاتِهِ الْبَیِّنَاتِ وَمُعْجِزَاتِهِ الْبَاهِرَاتِ اِنْشِقَاقُ الْقَمَرِ وَکَلَامُ الْحَجَرِ وَحَنِیْنُ الْجِذْعِ وَسَلَامُ الْغَزَالَةِ وَکَانَ مَشٰى لَا یُرٰى ظِلُّهٗ وَلَا یُؤَثِّرُ فِي الرَّمْلِ نَعْلُهٗ وَلَانَ الصَّخْرَةُ تَحْتَ اَقْدَامِهٖ وَعَنْهُ فِيْ کِتَابِ الْوَفَاءِ قَالَ اَبُوْ نُعَیْمٍ الْحَافِظُ لَمَّا دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْغَارِ مَالَ رَاْسَهٗ اِلَى الْجَبَلِ لِیُخْفِیَ شَخْصَهٗ عَنْهُمْ فَاَلَانَ اللّٰهُ تَعَالَى الْجَبَلَ حَتّٰى اَدْخَلَ رَاْسَهٗ وَاسْتَرَاحَ اِلٰى حَجَرٍ مِّنْ جَبَلٍ بِلَانَ لَهٗ حَتّٰى اَثَّرَ فِیْهِ بِذِرَاعِهٖ وَسَاعِدِهٖ وَذٰلِكَ مَشْهُوْدٌ یَقْصُدُهُ الْحَاجُّ وَیَرَوْنَهٗ وَصَارَتْ صَخْرَةُ بَیْتِ الْمُقَدَّسِ کَهَیْئَةِ الْعَجِیْنِ فَرَبَطَ بِهَا دَابَّتَهٗ وَالنَّاسُ یَلْتَمِسُوْنَ بِذٰلِكَ الْمَوْضِعِ التَّبَرُّكَ اِلَى الْیَوْمِ **ترجمہ** اور درمیان مولود ابن جوزی کے ہے اور

آیات بینات اور معجزات باہرات حضرت کے سے ہے دو پارہ ہونا چاند کا اور بات کرنی پتھر کی اور رونا درخت کا اور سلام کرنا ہرن کا اور جب چلتے تھے حضرت نہ دیکھا جاتا تھا سایہ آپکا اور ریت مین اثر نہ ہوتا تھا نعلین کا اور نرم ہوتا تھا سخت پتھر نیچے قدمون آپکے اور ابن جوزی سے کتاب الوفا مین ہے کر کہا ابو نعیم حافظ نے جبکہ داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غار مین مائل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو طرف پہاڑ کے تاکہ چھپا دین صورت اور شخص اپنے کو اون سے پس نرم کر دیا خدا نے پہاڑ کو یہان تک کہ داخل کیا حضرت نے سر مبارک اپنے کو اور آرام کیا چاہا طرف پتھر پہاڑ کے پس نرم ہوا پتھر واسطے حضرت کے یہانتک کہ نشان ہوا وہین حضرت کی کہنی اور کلائی کا اور یہہ مشہور ہے کہ قصد زیارت کا کرتے ہین اوسکا حاجی لوگ اور دیکھتے ہین اوسکو اور ہو گیا پتھر بیت المقدس کا مثل خمیر آٹے کے پس باندھا ساتھ اوسکے براق کو حضرت کی شب معراج مین اور لوگ آجتک تلاش کرتے ہین اوس مقام متبرک کو تبرک جان کر اور زیارت کرتے ہین قَالَ العَلِيُّ بُرْهَانُ الدِّيْنِ الْمُحَدِّثُ فِي اِنْسَانِ الْعُيُوْنِ فَقَدْ اَثَّرَ فِي صَخْرَةِ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَيْلَةَ الْاَسْرٰى وَاِنَّ ذٰلِكَ الْاَثَرَ مَوْجُوْدٌ اَلْاٰنَ ترجمہ کہا علی برہان الدین محدث نے انسان العیون مین پس تحقیق اثر اور نشان ہوا صخرہ بیت المقدس مین شب معراج کو اور یہ اثر اتبک موجود ہے قَالَ صَاحِبُ فَتْحِ الْمُتَعَالِ قَدْ رَاَيْتُ بِمِصْرِ الْمَحْرُوْسَةِ بِتُرْبَةِ السُّلْطَانِ الْمَرْحُوْمِ اَبِي النَّصْرِ الْمَحْمُوْدِ فِيْهِ اَثَرٌ قَدَمٍ يُقَالُ اَنَّهُ اَثَرُ قَدَمِ النَّبِيِّ وَالنَّاسُ يَزُوْرُوْنَهٗ ترجمہ کہا صاحب فتح المتعال نے بلاشک دیکھا مین نے مصر مین اوپر تربت سلطان مرحوم ابی نصر محمود کے

ایک پتھر کو کہ اسمین تھا نشان اور نقش ایک قدم کا کہتے ہین اسکو لوگ قدم نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور لوگ زیارت کرتے ہین اسکی وکتب ابو الشجاع البلخی المالکی تحت تفسیر الایۃ واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی فی تفسیر در المکنون ظهر اثر قدمیه فیه کما ظهر فی العجین هذه معجزة ظاهرة اتی بها الخلیل بعنایة الله تعالی وحسن توفیقه ولا طاقة لاحد من البشر ان یاتی علیها الا من اختصه الله تعالی بالنبوة واما ما اتی به حبیبه محمد فهو ابلغ واعلی منه لانه ظهر اثر قدمی الخلیل ابراهیم علی الحجر مرة واحدة حافیا غیر ناعل وقد ظهر اثر قدمی حبیبه علیه مرة بعد اخری ناعلا وغیر ناعل بل اثر حافر بغلته ایضا فکما اثر قدمی خلیله تعالی علی الحجر لم یمح ولم یضمحل من ایدی الکفار فکذا اثر قدمیه حین رکب البراق لیلة المعراج ترجمہ لکھا ابو شجاع بلخی مالکی نے نیچے تفسیر آیت واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی کے تفسیر در المکنون مین ہے کہ ظاہر ہوا نقش قدمون ابراہیم کا اسمین جیسا کہ ظاہر ہو خمیر مین پس یہ معجزہ ظاہر لایا اوسکو خلیل ساتھ عنایت اللہ تعالی کے اور ساتھ نیکی توفیق اوسکی کے اور نہین طاقت کسی کو بشر سے کہ لاوے اُس معجزے کو مگر جس کسی کو خاص کیا اللہ تعالی نے ساتھ نبوت کے اور اے پر معجزہ لائے حبیب خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پس وہ ابلغ اور اعلی ہے اُس سے اسواسطے ظاہر ہوا اثر دونون قدم حضرت ابراہیم کا اوپر پتھر کے ایکبار برہنہ پا اور ظاہر ہوا اثر قدمون آنحضرت کا پتھر پر بار بار ساتھ جوتے کے اور برہنہ پا کے بھی بلکہ اثر اور نشان ہوا سم خچر حضرت کا پتھر پر بھی اور جیسا کہ اثر دو قدمون خلیل

اللہ کا پتھر پر نہ مٹا اور نہ مضمحل ہوا کفاروں کے ہاتھوں سے ایسا ہی نقش قدم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ سوار ہوئے براق پر شب معراج میں قَالَ
اَبُوْبَکْرٍ اَحْمَدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْبَلْخِيُّ الْمُحَدِّثُ فِيْ تَفْسِيْرِ عُثْمَانَ فِيْ مَعَانِي
الْقُرْاٰنِ تَحْتَ قَوْلِهٖ تَعَالٰى فِيْهِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ وَقَوْلُهٗ
تَعَالٰى فِيْهِ اَيْ فِي الْبَيْتِ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ اَيْ عَلَامَاتٌ وَاضِحَاتٌ
مَقَامُ اِبْرَاهِيْمَ هُوَ الْحَجَرُ الصَّلْبُ وَظَهَرَ فِيْهِ اَثَرُ الْقَدَمِ الَّذِيْ قَامَ
عَلَيْهِ اِبْرَاهِيْمُ عِنْدَ بِنَاءِ الْبَيْتِ اَوْ عِنْدَ غَسْلِ امْرَءَةِ اِسْمٰعِيْلَ رَاْسَ
اِبْرَاهِيْمَ اَوْ حِيْنَ نَادَى النَّاسَ بِالْحَجِّ وَاِنْ وَهَمَ الْوَاهِمُ اِنَّ الْحَجَرَ
الصَّلْبَ صَارَ تَحْتَ قَدَمَيْ اِبْرَاهِيْمَ مُلَيِّنًا كَالْعَجِيْنِ وَالطِّيْنِ فَمَا
وَجْهُ اَفْضَلِيَّةِ مُحَمَّدٍ مَعَ اَنَّ اَفْضَلِيَّتَهٗ عَلٰى جَمِيْعِ النَّبِيِّيْنَ وَالْمُرْسَلِيْنَ
بَلْ عَلٰى تَمَامِ الْمَخْلُوْقَاتِ ثَابِتَةٌ بِالْاِتِّفَاقِ قُلْتُ اِنَّ تَلَيُّنَ الْحِجَارَةِ
تَحْتَ قَدَمِ نَبِيِّنَا بَلْ تَحْتَ ذِرْعِهٖ وَسَاعِدِهٖ اَيْضًا ثَابِتَةٌ بِالدَّلَائِلِ
الْبَاهِرَاتِ وَالْحُجَجِ الْقَاهِرَاتِ كَمَا نَصَّهُ الْكُمَلَاءُ فِيْ تَصَانِيْفِهِمْ مِثْلُ
اِمَامِ اَبِيْ سُلَيْمَانَ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ الْخَطَّابِيِّ وَمُحَمَّدِ بْنِ
الْمَكِّيِّ وَاِسْحَاقَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ وَمُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ وَالثَّعْلَبِيِّ
وَالطَّرْطُوْسِيِّ وَالْبَيْهَقِيِّ وَاَبُوْنُعَيْمٍ وَالْبُخَارِيِّ وَالْاِمَامِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ
فِيْ قَصِيْدَتِهٖ وَاِمَامِ اِبْرَاهِيْمَ النَّخْعِيِّ وَشَرَفُ الدِّيْنِ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ
فَاضِلٍ صَاحِبِ قَصِيْدَةِ الْهَمْزِيَّةِ وَشَيْخِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الصَّفُوْرِيِّ
فِيْ كِتَابِ نُزْهَتِهٖ **شعر** هٰذَا الَّذِيْ اِنْ مَشٰى فِي الرَّمْلِ لَا اَثَرٌ
يُرٰى لَهٗ وَيُرٰى فِي الصَّخْرِ وَالْجَبَلِ وَغَيْرِهِمْ رَحِمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَكَمَا
حَقَّقَهُ الْعَلَّامَةُ الْاَعْظَمُ مِنْ عُلَمَاءِ الزَّمَانِ مَوْلٰنَا فَرِيْدُ الدِّيْنِ

الشهيد الواعظ الجامع الدهلوي في سيف المسلول على من انكر اثر قدم الرسول في رد دليل الحكم في نفي اثر القدم لنذير الحسين

ترجمہ کہا ابو بکر احمد بن محمد بن عباس بلخی محدث نے تفسیر عمان فی معانی القرآن مین نیچے قول خدا فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ وقوله تعالى فيه اى في البيت یعنے بیت اللہ مین نشانیان ہین روشن مقام ابراہیم ایک پتھر ہے سخت اور اسمین ظاہر ہوا نقش قدم ابراہیم علیہ السلام کا جبکہ کھڑے ہوئے ابراہیم اوسپر وقت بنانے بیت اللہ کے یا وقت دھونے بیوی اسمٰعیل علیہ السلام کی سر ابراہیمؑ کا یا جسوقت آواز دی ابراہیم نے واسطے حج کے اور اگر وہم کرے کوئی وہم کرنے والا کہ پتھر سخت نیچے قدم ابراہیمؑ کے ہوگیا نرم مثل خمیر کے پس کیا فضیلت ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی باوجود اسکے کہ فضیلت حضرت کی سب نبیون پر اور رسولون پر بلکہ سب مخلوقات پر ثابت ہے بالاتفاق کہتا ہون مین کہ نرم ہونا پتھر کا نیچے قدم ہمارے حضرت کے بلکہ نیچے کہنی اور کلائی کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت ہے ساتھ دلیلون روشن اور دلیلون غالب کے جیسا کہ لکھا علمائے کاملین نے اپنی اپنی تصانیف مین مانند امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم خطابی کے اور محمد بن مالکی اور اسحاق بن ابراہیم اور معاویہ بن صالح اور ثعلبی اور طرطوسی اور بیہقی اور ابو نعیم اور بخاری اور امام اعظم ابو حنیفہ کوفی نے قصیدہ اپنے مین اور امام ابراہیم نخعی اور شرف الدین ابو عبد اللہ فاضل صاحب قصیدہ ہمزیہ نے اور عبد الرحمن صفوری نے کتاب نزہت مین اپنے لکھا ایک قصیدہ اوسمین سے ایک شعر یہ ہے **شعر** هذا الذي إن مشى في الرمل لا اثر يرى له ويرى في الصخر والجبل یعنے وہ نبی ہے اگر چلتا تھا ریت مین

نہیں اثر دیکھا جاتا تھا واسطے اوسکے اور دیکھا جاتا تھا بیچ پتھر اور پہاڑ کے اور سوا اُنکے رحمت کرے اللہ تعالیٰ ان سب پر اور جیسا کہ ہمارے زمانے کے علما نے ثابت کیا کہ انہیں سے مولانا فرید الدین مرحوم شہید واعظ مسجد جامع دہلی نے سیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول میں جو کہ رد میں دلیل المحکم فی نفی اثر القدم کے ہے جو کہ تالیف نذیر حسین کا ہے اور مولوی کریم اللہ صاحب محدث نے اپنے رسائل میں اور مولوی فضل رسول اور مولوی حسن الزمان صاحب قول المستحسن نے اور مولوی عبد الرحمن صاحب اور مولانا حاجی قاسم مرحوم وغیرہ نے اپنی اپنی تصانیف میں اثبات نقش قدم کیا ہے بلکہ ثبوت نقش قدم شریف جو دہلی میں ہے بوجہ احسن ثابت کیا ہے اور کہا حافظ شیرازی نے **بیت**

بر زمینی کہ نشانِ کفِ پائے تو بود سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد بود

واللہ اعلم بالصواب **اَلْبَابُ السَّادِسُ فِی الْخَاتِمِیَّۃِ وَعَدَمِ النَّظِیْرِ فِی الْخَاتِمِیَّۃِ وَالْفَضَائِلِ فِی سَائِرِ الْمَخْلُوْقَاتِ لِاَفْضَلِ الْمَخْلُوْقَاتِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ** کَمَا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَفِی الْحَدِیْثِ الْقُدْسِیِّ جَعَلْتُکَ اَوَّلَ النَّبِیّٖنَ وَاٰخِرَہُمْ بَعْثًا رَوَاہُ الْبَزَّارُ **ترجمہ** باب چھٹا بیچ بیان خاتم النبیین اور بے مثل ہونے خاتمیت میں اور فضائل میں بیچ تمام مخلوقات کے واسطے بزرگتر مخلوقات محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنے لیکن محمد رسول اللہ کا ہے اور خاتم انبیا ہے اور حدیث قدسی میں ہے کیا تجھ کو اے محمد اول انبیا کا اور آخر انبیا کا از روئے بعث کے یعنے رسول کر کر سب سے بعد بھیجا روایت کیا اوسکو بزار نے اور ذکر کیا امام سیوطی نے اتمام الدرایہ میں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **ترجمہ** یعنے

فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی نبی بعد میرے اور درمیان
تفسیر روح البیان کے نقل کیا ہدیۃ المہدیین سے جو کہ ایمان لایا ساتھ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے پس واجب ہے یہ کہ ایمان لاوے ساتھ اوسکے کہ
مقرر آنحضرت رسول ہمارے اور خاتم الانبیا اور رسل ہیں پس جبکہ ایمان لایا
کہ حضرت رسول ہیں اور نہ ایمان لایا اوسپر کہ خاتم الرسل ہیں نہوگا وہ مومن
اور کہا اشباہ النظائر میں جبکہ نہ جانا کہ محمد آخر الانبیا ہیں پس نہیں ہے وہ مسلم

اور مثنوی میں ہے	بیت	
بہر این خاتم شدہ است او کہ بجود		مثل او نے بود و نے خواہد بود

وَفِي الْمُسْلِمِ خُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ وَكِذْبُ اللّٰهِ تَعَالٰى مُحَالٌ وَالْمُحَالُ لَيْسَ
تَحْتَ الْقُدْرَةِ كَمَا فِي الْعَقَائِدِ الْحَافِظِيَّةِ وَلَا يُوْصَفُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِالْقُدْرَةِ
عَلَى الظُّلْمِ وَالسَّفَهِ وَالْكِذْبِ لِأَنَّ هٰذِهِ الْأَشْيَاءَ مُحَالٌ وَالْمُحَالُ لَا
يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ فَهٰذِهِ الْأَشْيَاءُ لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ وَكُلُّ
لَا يَدْخُلُ تَحْتَ الْقُدْرَةِ لَا يُوْصَفُ بِهِ اللّٰهُ تَعَالٰى كَمَا فِي شَرْحِ
الْعَقَائِدِ الْجَلَالِيَّةِ وَوَعْدُ اللّٰهِ لَيْسَ بِخِلَافٍ كَقَوْلِهِ تَعَالٰى إِنَّ اللّٰهَ لَا
يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ فَلَوْ كَانَ فِي إِرَادَةِ الْأَزَلِ نَبِيٌّ آخَرُ مَا يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَى الْإِطْلَاقِ إِنَّهُ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ بَلْ يَكْتَفِيْ عَلٰى قَوْلِهِ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ
اللّٰهِ فَقَطْ وَالَّذِيْ لَيْسَ فِي إِرَادَتِهِ الْأَزَلِيَّةِ فَهُوَ خَارِجٌ عَنْ تَحْتِ
الْقُدْرَةِ كَمَا جَاءَ فِي الْجَلَالَيْنِ إِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ أَيْ شَاءَهُ قَدِيْرٌ
فَالَّذِيْ لَا يَتَعَلَّقُ بِهِ مَشِيْئَةُ اللّٰهِ تَعَالٰى خَارِجٌ عَنْ عُمُوْمِ الْآيَةِ

ترجمہ صحیح مسلم میں ہے کہ فرمایا حضرت نے ختم کئے گئے ساتھ میرے نبی اور
کذب اللہ کا محال ہے اور محال نہیں ہے تحت قدرت کے جیسا کہ ہے عقائد

حافظیہ میں ہے کہ موصوف نہیں ہوتا اللہ ساتھ قدرت کے ظلم اور بیوقوفی
جھوٹھ پر اسواسطے کہ مقرر یہ چیزیں محال ہیں اور محال نہیں داخل تحت
قدرت کے پس یہ چیزیں نہیں داخل تحت قدرت کے اور جو چیزیں نہیں
داخل تحت قدرت کے نہ موصوف ہوگا اللہ ساتھ اوسکے جیسا کہ شرح عقائد
جلالیہ میں ہے اور وعدہ اللہ کا خلاف نہیں مانند قول اللہ تعالیٰ کے اِنَّ اللّٰہَ
لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ بیشک اللہ نہیں خلاف کرتا وعدہ کو پس اگر ہوتا ارادہ
ازل میں نبی دوسرے کا نہ فرماتا اللہ تعالیٰ مطلقا خاتم الانبیاء بلکہ کفایت کرتا
قول اپنے پر محمد رسول اللہ فقط اور جو کہ اوسکے ارادہ ازل میں نہیں وہ
خارج ہے تحت قدرت سے جیسا کہ آیا تفسیر جلالین میں اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَیْ شَاءَہٗ قَدِیْرٌ مقرر اللہ ہر چیز پر کہ چاہا ہے اُسکو
ازل میں قادر ہے پس جو شئے کہ نہیں متعلق ہوئی ساتھ اُسکے مشیت
ایزدی وہ خارج ہے عموم آیت سے وَقَالَ الْمُلَّا عَلِی قَارِی فِی الْمِنَحِ
الْاَزْہَرِ خُصَّ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ بِمَا شَاءَ
لِیَخْرُجَ مِنْہُ ذَاتُہٗ وَصِفَاتُہٗ وَمَا لَمْ یَشَاءُ مِنْ مَخْلُوْقَاتِہٖ وَمَا تَکُوْنُ
مِنَ الْمُحَالِ وُقُوْعُہٗ فِیْ کَائِنَاتِہٖ وَالْحَاصِلُ اِنَّ کُلَّ شَیْءٍ تَعَلَّقَتْ بِہٖ
مَشِیَّتُہٗ تَعَلَّقَتْ بِہٖ قُدْرَتُہٗ وَاِلَّا فَلَا یُقَالُ ھُوَ قَادِرٌ عَلَی الْمُحَالِ لِعَدَمِ
وُقُوْعِہٖ وَلُزُوْمِ کِذْبِہٖ وَلَا یُقَالُ غَیْرُ قَادِرٍ عَلَیْہِ تَعْظِیْمًا لِاَدَبِہٖ مَعَ رَبِّہٖ
وَھٰہُنَا دَلِیْلٌ اٰخَرُ عَلٰی کَوْنِ الْاٰیَۃِ خَاصَّۃً بِمَا ذُکِرَ وَھُوَ اِنَّ الشَّیْءَ
فِیْ مَذْھَبِ اَھْلِ السُّنَّۃِ بِمَعْنَی الْمَوْجُوْدِ کَمَا فِی الْعَقِیْدَۃِ الْحَافِظِیَّۃِ
وَالْمَعْدُوْمُ لَیْسَ بِمَرْئِیٍّ کَمَا اَنَّہٗ لَیْسَ بِشَیْءٍ وَبِھٰذَا یَلْزَمُ جَوَازُ اِطْلَاقِ
الشَّیْءِ عَلَی اللّٰہِ تَعَالٰی لِاَنَّ مَوْجُوْدِیَّتُہٗ ثَابِتَۃٌ عِنْدَ الْکُلِّ فَعِنْدَ

ھذہ الآیۃ عامًا یلزم ان اللہ قادرًا علی ذاتہٖ لو کان قادرًا علی ذاتہٖ
کان ذاتہٗ مقدورًا وکل مقدور تحت قدرتہٖ فکان ذاتہٗ من
الممکنات ھذا محال ایضًا فھذہ الآیۃ من ھذا الوجہ
خاص ایضًا ترجمہ کہا ملا علی قاری نے منح الازہر مین خاص کیا گیا قول
خدا ان اللہ علی کل شیٔ ساتھ ما شآء کے یعنے جس چیز کو چاہا تا کہ
نکلے اوس سے ذات اور صفات اوسکی اور جسکو نہین چاہا اپنی مخلوقات
سے اور جو کہ محال ہے وقوع اوسکا بیچ موجودات اوسکے کے غرض حاصل
کلام یہ ہے جو شے کہ متعلق ہوئی ساتھ اوسکے مشیت ازدی سے متعلق
ہوئی اوسکے ساتھ قدرت اوسکی اور نہین کہا جائیگا کہ اللہ تعالیٰ قادر
ہے محال پر واسطے نہ وقوع ہونے اوسکے کے اور لازم ہونے کذب اور
دروغ اللہ تعالیٰ کے اور نہ کہا جائیگا غیر قادر بھی اوسپر تعظیمًا بسبب ادب
کے ساتھ ذات اللہ تعالیٰ کے اور اس مقام مین دلیل اور بھی ہے اوپر ہونے
آیت کے خاص ساتھ مذکور القدر کے اور وہ یہ ہے مقرر ہے شئے بمعنی موجود
مذہب اہل سنت مین جیسا کہ مذکور ہے عقیدہ حافظیہ مین اور
معدوم دیکھا نہین جاتا جیسا کہ لیس شئے ہے اور اسی سبب سے
لازم آتا ہے جواز اطلاق شئے کا اللہ پر اسواسطے کہ موجود ہونا اللہ کا ثابت
ہے نزدیک سب کے پس وقت اختیار کرنے آیت کے عام لازم آتا ہے اللہ
قادر ہے اپنی ذات پر جبکہ ہوا قادر ذات پر تو ذات اوسکی مقدور ہوئی
اور جو مقدور ہے وہ تحت قدرت ہے پس اس صورت مین ذات اللہ کی ممکنات
سے ٹھہری پس یہ بھی محال ہے پس تو یہ آیت اس وجہ سے بھی خاص ہوئی
وفی الحدیث القدسی لولا محمد لما اظھرت ربوبیتی رواہ الحاکم

ترجمہ اور حدیث قدسی مین ہے اگر نہوتا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو نظاہر کرتا مین ربوبیت اپنی کو نقل کیا اس حدیث کو حاکم نے وَاَیضًا فِیهِ مَا خَلَقْتُ خَلقًا اَکْرَمُ عَلَیَّ مِنْكَ وَلَقَدْ خَلَقْتُ الدُّنیَا وَاَهْلَهَا لِاُعَرِّفَهُمْ کَرَامَتَكَ وَمَنْزِلَتَكَ عِنْدِیْ وَلَوْلَاكَ مَا خَلَقْتُ الدُّنْیَا رَوَاهُ اِبْنُ عَسَاکِرَ فَثَبَتَ اَنَّ نَظِیْرَ الْحَضْرَةِ فِی الْحَقِیْقَةِ الْخَاتِمِیَّةِ وَالْفَضَائِلِ مُحَالٌ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ **ترجمہ** اور بھی حدیث قدسی مین ہے کہ فرمایا اللہ تعالی نے نہین پیدا کیا مین نے کسی کو مخلوقات سے بزرگتر نزدیک اپنے تجھسے اور البتہ تحقیق پیدا کیا دنیا اور جو کچھ کہ اسمین ہے تو کہ پہچانین وہ اور معلوم کراون اونکو بزرگی اور مرتبہ تیرا جو کہ نزدیک میرے ہے اور اگر نہ ہوتا تو نہ پیدا کرتا مین دنیا کو روایت کیا اوسکو ابن عساکر نے پس ثابت ہوا کہ بلاشک وشبہ نظیر اور مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیچ حقیقت خاتمیت اور فضیلت کے مخلوقات مین محال ہے اور کہا مولانا شاہ عبدالعزیز دہلوی نے **شعر**

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرِ	مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّهٗ	بَعْدَ اَزْ خُدَا بُزُرْگ تُوئی قِصَّہ مُخْتَصَرْ

واللہ اعلم بالصواب **الباب السابع** فِیْ اِبْطَالِ مَنْعِ تَعْظِیْمِ الْاَشْیَاءِ الَّتِیْ هِیَ مَنْسُوْبَةٌ اِلَی الْمَحْبُوْبِ عَزِّ الْعَرَبِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْسُوْبَةٌ قَطْعِیَّةٌ اَوْ ظَنِّیَّةٌ کَالْعِمَامَةِ وَالشَّعْرِ وَالنَّعْلَیْنِ وَغَیْرِ ذٰلِكَ **ترجمہ** باب ساتوان بیچ باطل اور رد کرنے قول مانع تعظیم اون چیزونکی جو کہ منسوب ہے طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منسوب قطعی ہو یا ظنی مثل پگڑی اور عمامہ یا موئے مبارک یا نعلین شریفین اور سوا اس کے قَالَ الْمُلَّا عَلِی قَارِیْ فِی الْمِنَحِ الْاَزْهَرِ مَنْ قَالَ لِعَلَوِیٍّ عِلْوِیًّا بِالْاِسْتِخْفَافِ

باب سابع تعظیم اشیئی

فَقَدْ كَفَرَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ وَلَا عُذْرُهُ وَاِنْ ادَّعٰى سَهْوًا اَوْ غَلَطًا ترجمہ
کہا ملا علی قاری نے بیچ مسح الازہر کے جسنے کہا علوی کو علو یا واسطے نسبکی کے
پس تحقیق وہ کافر ہوا اور نہ مقبول ہوگی توبہ اوسکی اور نہ عذر اوسکا اور اگرچہ
پکارا ہو بھول چوک سے وَفِي رَدِّ الْمُحْتَارِ اَيُّمَا رَجُلٍ سَبَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ كَذَّبَهُ اَوْ عَابَهُ اَوْ تَنَقَّصَهُ فَقَدْ كَفَرَ بِاللّٰهِ
تَعَالٰى وَبَانَتْ مِنْهُ اِمْرَاَتُهُ وَاِنْ تَابَ فِيهَا وَاِلَّا قُتِلَ ترجمہ رد المختار
شرح در المختار مین ہے کسی نے گالی دی مسلمان ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو یا جھٹلایا یا عیب پکڑا یا نقصان پکڑا حضرت مین پس بلاشک مقرر وہ کافر ہوا
ساتھ اللہ تعالی کے اور جدا ہوگئی اوس سے عورت اوسکی اور اگر توبہ کی
اوسنے پس بہتر ہے ورنہ قتل کیا جاوے وَفِي الشِّفَاءِ لِلْقَاضِي عِيَاضٍ
اِنَّ شَاتِمَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوِ التَّنَقُّصَ لَهُ صَرَاحَةً اَوْ
كِنَايَةً اَوْ اِشَارَةً فَهُوَ كَافِرٌ وَحُكْمُهُ عِنْدَ الْاَئِمَّةِ الْقَتْلُ وَمَنْ
شَكَّ فِي كُفْرِهِ اَوْ عَذَابِهِ كَفَرَ وَكَانَ عِنْدَ بَعْضِ الْعُلَمَاءِ الْمُتَاَخِّرِيْنَ
وَالْمُحَدِّثِيْنَ مِثْلُ اِمَامٍ اَبِي بَكْرِ ابْنِ الْعَرَبِيِّ وَالْحَافِظِ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
وَخَطِيْبِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَرْزُوْقٍ التِّلِمْسَانِيِّ وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ
ابْنِ الرَّشِيْدِ الْفِهْرِيِّ وَاَبِي عَبْدِ اللّٰهِ مُحَمَّدِ بْنِ جَابِرٍ وَابْنِ الرَّبِيْعِ
وَابْنِ الْبَرَّاءِ وَاَبِي اِسْحَاقَ وَمَالِكِ ابْنِ الْمُرَحِّلِ وَابْنِ عَسَاكِرَ وَابْنِ
اَبِي الْخِصَالِ وَاَبِي الْحَاكِمِ وَابْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ الْمَرَّاكُشِيِّ وَبَدْرِ الْفَارِقِيِّ
وَالْحَافِظِ السَّخَاوِيِّ وَالْحَافِظِ الْعِرَاقِيِّ وَالشَّيْخِ يُوْسُفَ الْمَالِكِيِّ
وَالْحَافِظِ وَغَيْرِهِمْ نَعْلُهُ الشَّرِيْفُ وَمِنْهُمْ مَنْ يُنَقِّشُ وَيُصَوِّرُ
عَلَى الْقِرْطَاسِ صُوْرَةَ النَّعْلِ الْمُبَارَكِ مُوَافِقًا الْعَرْضَ وَالطُّوْلَ

لِفِعْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَضَعُوْنَ عِنْدَهُمْ وَيَأْخُذُوْنَ مِنْهُ
الْبَرَكَاتِ وَيُحَصِّلُوْنَ الْفَوَائِدَ مِنْهُ وَلَا نَقَضَ اَحَدٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ
عَلَيْهِمْ بَلِ اسْتَحْسَنُوْهُ وَالدَّلِيْلُ عَلَيْهِ مَا رَاٰهُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَسَنًا
هُوَ عِنْدَ اللّٰهِ وَعِنْدَ رَسُوْلِهٖ حَسَنٌ وَالرَّسَائِلُ فِيْ هٰذَا الْبَابِ
كَثِيْرَةٌ مِنْ اَكَابِرِ الْعُلَمَاءِ كَعَبْدِ الْحَقِّ الدِّهْلَوِيِّ وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدْ
بَاقِرْ اٰگاه هشت بهشت وَاَبُوْجَعْفَرْ اَحْمَدَ بْنِ الْمَجِيْدِ اَمَّا تَقْبِيْلُ
هٰذِهِ التَّمَاثِيْلِ جَائِزٌ بِنِيَّةِ التَّبَرُّكِ كَمَا جَاءَ فِيْ فَتْحِ الْمُتَعَالِ قَالَ
مَذْهَبُ كَثِيْرٍ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْمَذَاهِبِ الْاَرْبَعَةِ خُصُوْصًا مِنَ الْمَالِكِيَّةِ
فِيْ مَا وَرَدَ بِهِ الشَّرْعُ كَتَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ اَمَّا
تَقْبِيْلُ اَمَاكِنِ الشَّرِيْفَةِ عَلٰى قَصْدِ التَّبَرُّكِ وَاَيْدِ الصَّالِحِيْنَ وَ
اَرْجُلِهِمْ فَهُوَ حَسَنٌ مَحْمُوْدٌ وَاَيْضًا فِيْهِ اَخْبَرَنِي الْحَافِظُ اَبُوْسَعِيْدِ
ابْنُ الْعَلَاءِ قَالَ رَاَيْتُ فِيْ كَلَامِ اَحْمَدَ بْنِ حَنْبَلٍ فِيْ جُزْءٍ قَدِيْمٍ
عَلَيْهِ خَطُّ ابْنِ نَاصِرٍ وَغَيْرِهٖ مِنَ الْحُفَّاظِ اِنَّ الْاِمَامَ اَحْمَدَ ابْنِ
حَنْبَلٍ سُئِلَ عَنْ تَقْبِيْلِ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْبَرِهٖ
فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ وَقَدْ رُوِيَ اَنَّ الْاِمَامَ اَحْمَدُ غَسَلَ قَمِيْصَ
الشَّافِعِيِّ وَشَرِبَ الْمَاءَ الَّذِيْ غَسَلَهٗ بِهٖ وَقَالَ الْمُحِبُّ الطَّبَرِيُّ يُمْكِنُ اَنْ
يُسْتَنْبَطَ مِنْ تَقْبِيْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَاسْتِلَامِ الْاَرْكَانِ جَوَازُ تَقْبِيْلِ
الشَّيْءِ الَّذِيْ فِيْهِ تَعْظِيْمٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى ترجمہ شفاء قاضی عیاض میں ہے کہ
اگر گالی دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا نقص کیا اظہاراً یا اشارہ یا کنایہ وہ کافر
ہے اور حکم اوسکا نزدیک ائمہ کے قتل ہے اور جسنے شک کیا اوسکے کفر میں وہ بھی
کافر ہے اور تجھے پاس بعض علمائے اکابر متاخرین اور محدثین سے مثل امام

ابی بکر بن عربی اور حافظ ابی عبد اللہ اور خطیب الخطباء ابن عبد اللہ ابن مرزوق تلمسانی اور ابی عبد اللہ ابن رشید فہری اور ابی عبد اللہ محمد ابن جابر اور ابن بیع اور ابن بزا اور ابی اسحاق اور مالک ابن مرحل اور ابن عساکر اور ابن حصال اور ابی الحاکم اور ابن عبد الملک کشی اور بدر فاروقی اور حافظ سخاوی اور حافظ عراقی اور شیخ یوسف مالکی اور حافظ سیوطی وغیرہ کہ پاپوش مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بلکہ بعضے ان اکابرین سے نقشہ اور تصویر بناتے کاغذ پر نعل شریف کا موافق عرض اور طول نعل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رکھتے تھے اپنے پاس اور اس سے برکات اور فوائد حاصل کیا کرتے تھے اور کسی نے طعن نہ کیا اسپر علماء سے بلکہ نیک اور مستحسن جانا اوسکو اور اوسپر دلیل یہ ہے کہ آیا حدیث مین مَارَآهُ الْمُؤْمِنُوْنَ الحدیث جسکو دیکھا مومنون نے نیک پس وہ اللہ اور اللہ کے رسول کے نزدیک بھی نیک ہے اور رسالے اس باب مین بہت ہین اکابر علماء سے جیسا کہ شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے بیان کیا شرح سفر السعادت مین اور مولوی محمد باقر آگاہ ہشت بہشت نے اور ابو جعفر احمد ابن عبد المجید نے اور تقبیل اور بوسہ ان نقشونکا جائز ہے جیسا کہ آیا فتح المتعال مین کہ کہا مذہب اکثر علماء مذاہب ربعہ کا خصوصاً مالکیہ سے بیچ اوس چیز کے کہ وارد ہوئی تشریع ساتھ اوسکے مانند بوسہ حجر اسود کے اور کہا عراقی نے مگر چومنا مکانون متبرک کا بقصد تبرک اور ہاتھون صلحا اور پیرون صلحا کا پس وہ نیک اور اچھا ہے اور بھی فتح المتعال مین ہے کہ خبر دی مجھکو حافظ ابو سعید ابن العلا نے کہ کہا دیکھا مین نے کلام احمد ابن حنبل کے ایک جز قدیم مین کہ اسپر خط تھا ابن ناصر وغیرہ کا حفاظ سے کہ تحقیق امام احمد ابن حنبل سے پوچھا بوسہ دینے کو قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منبر کو حضرت کے

فرمایا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور کہا شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے **بیت**

اگر بوسہ بر خاک مردان زنی	بمردی کہ پیش آیدت روشنی
کسانیکہ زین طوطیا غافلند	ہمانا کہ پوشیدہ چشم دلند

اور تحقیق روایت ہے کہ امام احمد رحمہ اللہ نے دھویا کرتہ امام شافعی رحمہ اللہ کا اور پانی پیا دھوون کا اور کہا محب طبری نے ممکن ہے استنباط اور اخراج کرنا بوسہ حجر اسود سے اور ارکان سے جواز بوسہ اوس چیز کا کہ جسمین تعظیم ہے اللہ تعالیٰ کے واسطے فقط

الباب الثامن فِي فَضِيلَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيفِ لِنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِعْرَاجِ الْمُسْلِمِيْنَ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ كُنْتُ مُوَاخِيًا لِاَبِي لَهَبٍ وَمُصَاحِبًا لَهُ فَلَمَّا مَاتَ وَقَدْ اَخْبَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَا اَخْبَرَ فَحَزِنْتُ عَلَيْهِ وَهَمَّنِي اَمْرُهُ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ حَوْلًا اَنْ يُرِيَنِي اِيَّاهُ فِي الْمَنَامِ قَالَ فَرَاَيْتُ نَارًا تَلْتَهِبُ فَسَاَلْتُهُ مِنْ حَالِهِ فَقَالَ ذَهَبْتُ اِلَى النَّارِ فِي الْعَذَابِ فَلَا يُخَفَّفُ عَنِّي الْعَذَابُ اِلَّا لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ كُلِّ اللَّيَالِي وَالْاَيَّامِ فَاِنَّهُ يُرْفَعُ الْعَذَابُ عَنِّي قُلْتُ وَكَيْفَ ذٰلِكَ فَقَالَ وُلِدَ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مُحَمَّدٌ الْجَاءَ تْنِي اَمَةٌ فَبَشَّرَتْنِي بِوِلَادَتِهِ فَفَرِحْتُ لِمَوْلِدِهِ وَاَعْتَقْتُهَا فَرْحًا فَاَثَابَنِي اللّٰهُ بِاَنْ رَفَعَ عَنِّي الْعَذَابَ فِي كُلِّ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ لِذٰلِكَ **ترجمہ** معراج المسلمین مین ہے کہ کہا عباس بن عبد المطلب نے کہ تھا مین بھائی ابی لہب کا اور یار اوسکا پس جب مرگیا وہ اور تحقیق خبر دی اللہ تعالیٰ نے اوس سے جو کہ خبر دی پس غمگین ہوا مین اوسپر اور رنج مین ڈالا مجھکو اوسکے کام نے پس سوال کیا مین نے اللہ تعالیٰ سے ایسا سات کا کہ دکھلاوے اللہ مجھکو اوسکے تئین خواب مین کہا حضرت عباسؓ نے پھر دیکھا آگ کہ شعلہ مار رہی ہے پس پوچھا مین نے اوسکو حال اوسکے سے

پس کہا اوسنے گیا مین طرف عذاب نار کے پس نہین ہلکا ہوتا مجھ سے عذاب
مگر شب دوشنبہ کو تمام راتون اور دنون سے پس مقرر اوٹھتا ہے عذاب میرے
سے کہا مین نے یہ کیونکر اور کیا سبب ہے پس کہا پیدا ہوئے اوس شب مین
محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور پھر آئی میرے پاس لونڈی اور بشارت دی مجھ کو
ساتھ ولادت صلی اللہ علیہ وسلم کے پس خوش ہوا مین بسبب پیدا ہونے
اوسکے کے اور آزاد کیا مین نے اوسکو واسطے خوشی کے پس ثواب دیا مجھکو
اللہ نے بسبب خوشی مولود حضرت کے ساتھ اوٹھانے میرے پر سے عذاب
کو ہر شب دوشنبہ مین اسیطرح ذکر کیا فاضل شمس الدین انصاری نے
منہاج مین اور شیخ نے ماثبت بالسنۃ مین کہا کہ قال ابن الجوزیؒ فَاِذَا کَانَ
هٰذَا اَبُوْ لَهَبٍ الْكَافِرُ الَّذِيْ نَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِذَمِّهٖ جُوْزِيَ فِي النَّارِ
بِفَرْحَةِ لَيْلَةِ مَوْلِدِ النَّبِيِّ فَمَا حَالُ الْمُسْلِمِ الْمُوَحِّدِ مِنْ اُمَّتِهٖ يُسَرُّ
بِمَوْلِدِهٖ وَيَبْذُلُ مَا تَصِلُ اِلَيْهِ قُدْرَتُهٗ فِيْ مَحَبَّتِهٖ لَعَمْرِيْ اِنَّمَا يَكُوْنُ
جَزَاءُهٗ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ اَنْ يُدْخِلَهٗ بِفَضْلِهِ الْعَمِيْمِ جَنَّاتِ النَّعِيْمِ
وَلَا زَالَ اَهْلُ الْاِسْلَامِ يَحْتَفِلُوْنَ الشَّهْرَ مَوْلِدِهٖ وَيَعْمَلُوْنَ الْوَلَائِمَ
وَيَتَصَدَّقُوْنَ فِيْ لَيَالِيْهِ اَنْوَاعَ الصَّدَقَاتِ وَيُظْهِرُوْنَ السُّرُوْرَ
وَيَزِيْدُوْنَ فِي الْمَبَرَّاتِ وَيَعْتَنُوْنَ بِقِرَاءَتِ مَوْلِدِهِ الْكَرِيْمِ وَيَظْهَرُ
عَلَيْهِمْ مِنْ بَرَكَاتِهٖ كُلُّ فَضْلٍ عَمِيْمٍ وَمِمَّا جُرِّبَ مِنْ خَوَاصِّهٖ اَمَانٌ فِيْ
ذٰلِكَ الْعَامِ وَبُشْرٰى عَاجِلَةٌ بِنَيْلِ الْبُغْيَةِ وَالْمَرَامِ فَرَحِمَ اللّٰهُ
امْرَأً اتَّخَذَ لَيَالِيْ شَهْرِ مَوْلِدِهِ الْمُبَارَكِ اَعْيَادًا لِيَكُوْنَ اَشَدَّ
عِلَّةً عَلٰى مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَعِنَادٌ ترجمہ کہا ابن جوزی نے پس
جبکہ یہ ابولہب کافر جسکی مذمت مین نازل ہوا قرآن نجات دیا گیا آگ مین

بسبب خوشی کرنے رات پیدائش نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کیا حال مسلمان موحد کا امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خوشی کرتا ہے ساتھ مولد اوسکے کے اور خرچ کرتا ہے موافق قدرت اپنی کے بیچ محبت اوسکی کے قسم مجکو عمر اپنی کی کہ ہووے جزا اوسکی اللہ کریم کیطرف سے یہ کہ داخل کرے اوسکو اپنے فضل عام کے ساتھ جنات النعیم مین اور ہمیشہ اہل اسلام جمع ہوتے ہین مہینے مولود حضرت مین اور کرتے ہین ولیمے اور دعوتین اور تصدق کرتے ہین راتون مین اوسکی طرح طرح کے تصدقات اور خیرات اور ظاہر کرتے ہین خوشی اور زیادتی کرتے ہین نیکیون مین اور امید اور قصد رکھتے ہین ساتھ پڑھنے مولود حضرت رسول کریم کے اور ظاہر ہوتی ہین اُنپر برکتین اوسکی ہر فضل عام سے اور تجربہ کیا گیا خاص مولود شریف سے امان اس برس مین اور مبارکی اور بشارت عاجلہ ہے ساتھ حاصل کرنے مراد اور مقصدون کے پس رحم کرے اللہ تعالی اوس آدمی پر کہ اختیار کی راتین شہر مولود حضرت کی عیدین تو کہ ہووے سخت علت اوس پر جسکے دلمین مرض اور عناد ہے وَقَالَ فِی التَّنْوِیْرِ فِیْ مَوْلُوْدِ الْبَشِیْرِ عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ کَانَ یُحَدِّثُ ذَاتَ یَوْمٍ فِیْ بَیْتِہٖ وَقَائِعَ وِلَادَتِہٖ بِقَوْمٍ فَیَسْتَبْشِرُوْنَ وَیَحْمَدُوْنَ وَاِذَا جَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَلَّتْ لَکُمْ شَفَاعَتِیْ ٭ ترجمہ بیچ تنویر فی مولود البشیر کے ہے منقول ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ تھے ابن عباسؓ بیان کرتے ایکدن اپنے گھرمین حالات ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک قوم کے اور وہ قوم بیان مولود شریف سے خوشی کرتی تھی اور حمد کرتی تھی کہ ناگاہ گذر حضرت کا اوس جگہ ہوا فرمایا واجب ہوئی تمپر شفاعت ہماری وَفِیْہِ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ مَرَّ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِلٰی بَیْتِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیْ یُعَلِّمُ وَقَائِعَ وِلَادَتِہٖ لِاَبْنَائِہٖ وَعَشِیْرَتِہٖ وَ یَقُوْلُ ھٰذَا الْیَوْمُ ھٰذَا الْیَوْمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی فَتَحَ عَلَیْکَ اَبْوَابَ الرَّحْمَۃِ وَالْمَلٰئِکَۃُ یَسْتَغْفِرُوْنَ ترجمہ ابی الدردا صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہین گیا مین ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر مین عامر انصاری کے کہ وہ سکھارہا تھا وقائع ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے بیٹونکو اور کنبے کو اور کہتا تھا کہ یہ دن ہے یہ دن ہے پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھولے اللہ تعالی نے اوپر تیرے دروازے رحمت کے اور واسطے تمہارے ملائکہ استغفار کرتے ہین اور مولانا شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ نے تفسیر عزیزی مین تفسیر والضحی مین کئی معنی لکھی ہے اور ایک معنی یون لکھا ہے صفحہ ۳۸۰ اور سطر ۱۳ چھاپا کلکتہ سے وبعضی مفسرین چنین گفتہ اند کہ مراد از ضحی روز ولادت پیغمبر است صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم ومراد از لیل شب معراج است یعنے قسم کھاتا ہون مین روز ولادت تیرے کی اور قسم کھاتا ہون شب معراج کی تیرے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور تفسیر روح البیان مین تحت آیت مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ کے لکھا ہے کہ جناب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود احوال عجائبات جو کہ والدہ آپکی نے وقت حمل حضرت کے ملاحظ فرمائے ہین زبان مبارک سے بیان فرمائے اور بشارتین دینی ہر نبیون کی آدم سے لیکر عیسیٰ تک اپنی اپنی امت کو حضرت کے مولود کی خبر لکھی ہین اور تفسیر کبیر کے اول جلد مین تحت تفسیر مَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ کے امام فخر رازیؒ لکھا ہے کہ فرمایا حضرت نے میری ولادت ہوئی زمانے مین بادشاہ عادل کے پس جبکہ ذکر مولود اور انعقاد مجلس قرآن اور حدیث سے ثابت ہو تو اب

جو منکر ہوا اس نے گویا منکر قرآن اور حدیث کا ہوا اور بلکہ اجل عرب ہے اسپر علماء ہند اور سندھ اور علماء عرب کا اور خصوصاً اہل حرمین اور علماء اور مفتیان مذاہب اربعہ کا چنانچہ استفتا اس باب مین کئی آچکے اور جو جو علماء مذاہب اربعہ سے مجوزین انعقاد مجلس مولود کے نام اونکے یہ ہین حضرت شیخ الفقہا والمحدثین تاج العلما والعارفین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی اور امام المحدثین ابوالفرج ابن جوزی فقیہ حنبلی اور ابوالخطاب عمر بن دحیہ کلبی اور ابن خلکان محدث شافعی اور علامہ قسطلانی شارح صحیح بخاری اور شیخ القراء حافظ ابن الجزری اور محمد بن علی دمشقی اور حافظ ابوالخیر سخاوی اور حافظ عماد الدین ابن کثیر اور علامہ طغرل صاحب درالمنظم اور امام نووی شافعی شارح صحیح مسلم اور حافظ ابو شامہ استاد نووی اور شیخ ابوالحسن اور ابوبکر الحجاز اور ابن محمد نعمان اور ابو موسیٰ زرہوزی اور حافظ شمس الدین ناصر الدین دمشقی اور جلال الدین یوسف الحجاز اور یوسف بن علی شامی اور امام ابن بطاح اور امام مخلص کتابی اور امام علامہ ظہیر الدین اور شیخ نصیر الدین اور شیخ عمر بن الملاح اور امام صدر الدین بن عمر شافعی اور حافظ ابن حجر صاحب المولد الکبیر اور حافظ دمشقی اور جلال الدین سیوطی اور شارح ابن ماجہ اور امام محقق ابوزرعہ غزالی حسینی اور شیخ ابن ابو حجر ہاشمی اور احمد بن محمد مدنی المشہور بالنشانی اور امام برزنجی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی اور ملا علی قاری کہ یہ بزرگوار رکن رکین دین متین خاتم النبیین وحامل حدیث سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم ہین اقوال ان بزرگوارون کے مستند مانعین بھی ہین ان سب کو مرتکب بدعت ضلالت کا قولاً اور فعلاً جاننا اور مولود شریف کو تشبیہ ساتھ جنم کنہیہ کے دینی خالی سوء ادب سے اور سوء ظن سے نزدیک اہل انصاف کے نہین ہے وَنَقَلَ فِی اَسْنَادِ الْاَنْجَادِ عَنْ

بَعْضِ الْعُلَمَاءِ اَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَقُوْلُ فِيْ هٰذِهِ الْمَوَالِيْدِ الَّتِيْ يَصْنَعُهَا النَّاسُ وَيَجْتَمِعُوْنَ لَهَا وَيَفْرَحُوْنَ بِهَا وَيُنْفِقُوْنَ فِيْهَا الْاَمْوَالَ وَيَعُدُّوْنَهَا مِنْ مَصَالِحِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَرِحَ بِنَا فَرِحْنَا بِهِ وَالْمُحِبُّ مَعَ مُحِبِّهٖ

ترجمہ اور نقل کیا اسناد الاشجار مین بعض علماسے کہ مقرر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین پس کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہین آپ مولودون مین کہ لوگ کرتے ہین اوسکو اور جمع ہوتے ہین واسطے مولود کے پڑھنے اور سننے کے اور خوشی کرتے ہین ساتھ سننے مولود کے اور خرچ کرتے ہین اسمین مال اور جانتے ہین اسکو نیک عملون سے پس فرمایا حضرت نے جو خوشی کرتا ہے ساتھ ہمارے ہم خوش ہوتے ہین ساتھ اوسکے اور دوست ہوتا ہے ساتھ دوست اپنے کے مگر مقرر کرنا عرس کے دن کا بنا بر اوسکے ہے کہ کہا صاحب مجموع الروایات نے اِذَا اَرَادَ اَنْ يَتَّخِذَ الْوَلِيْمَةَ يَجْتَهِدُ بِاِذْنِ ذٰلِكَ يَوْمَ مَوْتِهٖ وَيَحْتَاطُ فِي السَّاعَةِ الَّتِيْ نَقَلَ رُوْحُهٗ فِيْهَا لِاَنَّ اَرْوَاحَ الْمَوْتٰى يَأْتُوْنَ فِيْ اَيَّامِ الْاَعْرَاسِ فِيْ كُلِّ عَامٍ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوْضِعِ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ يَنْبَغِيْ اَنْ يُطْعِمَ الطَّعَامَ وَيَشْرَبَ الشَّرَابَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَاِنَّهٗ بِذٰلِكَ يَفْرَحُ رُوْحُهٗ وَاِنَّ فِيْهِ تَاْثِيْرًا بَلِيْغًا هٰكَذَا نُقِلَ مِنْ خَزَانَةِ الْجَلَالِيْ وَجَمْعِ الْجَوَامِعِ عَنْ جَلَالِ الدِّيْنِ السُّيُوْطِيْ ترجمہ جبکہ ارادہ کرے ولیمہ اور کھانا کھلانے کا اللہ کے واسطے بہ نیت ایصال ثواب واسطے روح میت کے کوشش کرے ساتھ دریافت کرنے دن انتقال اور مرنے میت کے اور احتیاط کرے اوس ساعت مین کہ جس مین روح نے اوسکی نقل کی اسواسطے کہ مقرر ارواحین مردون کی آتی ہین دن

نسخہ الاموات

عرسوں کے ہر برس مین اوسی جگہ مین اوسی ساعت مین بہت لائق تر ہے یہ کہ
کھلادے کھانا اور پلا دے پانی اُسی ساعت مین اسواسطے کہ مقرر ساتھ اُسکے
خوش ہوتی ہے روح اوسکی اور مقرر اسمین تاثیر بہت ہے اور اسیطرح نقل کیا
گیا خزانۂ جلالی اور جمع الجوامع سے اور ماثبۃ بالسنۃ مین ہے وَقَدْ ذَکَرَ بَعْضُ
الْمُتَاَخِّرِیْنَ مِنْ مَشَائِخِ الْمَغْرِبِ اَلْیَوْمَ الَّذِیْ وَصَلُوْا فِیْهِ اِلٰی جَنَابِ
الْعِزَّتِ وَخَطَائِرِ الْقُدْسِ یُرْجٰی فِیْهِ مِنَ الْخَیْرِ وَالْبَرَکَۃِ وَالْکَرَامَۃِ
وَالنُّوْرَانِیَّۃِ اَکْثَرُ وَاَوْفَرُ مِنْ سَائِرِ الْاَیَّامِ ترجمہ اور تحقیق ذکر کیا بعض
متاخرین مشائخ مغرب سے وہ روز کہ جس مین واصل ہوئے وہ طرف جناب
عزت اور خطائر اور مقامات قدس کے امید ہوتی ہے اسمین خیر و برکت اور
کرامت اور نورانیت سے اکثر اور زیادہ ترسب دنون سے وَاَمَّا الْقِیَامُ عِنْدَ
ذِکْرِ وِلَادَۃِ النَّبِیِّ فِیْ قِرَاءَۃِ الْمَوْلُوْدِ الشَّرِیْفِ تَعْظِیْمًا لَهٗ اَمْرٌ لَا شَكَّ
فِیْ اِسْتِحْسَانِهٖ وَاسْتِحْبَابِهٖ وَنَدْبِهٖ کَمَا قَالَ اِمَامُ الْبَرْزَنْجِیُّ فِیْ مَوْلِدِ
النَّبِیِّ قَدِ اسْتَحْسَنَ الْقِیَامَ عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلِدِهِ الشَّرِیْفِ اَئِمَّۃٌ ذَوُوْ رِوَایَۃٍ
وَّدِرَایَۃٍ فَطُوْبٰی لِمَنْ کَانَ تَعْظِیْمُهٗ غَایَۃَ مَرَامِهٖ وَمَرْمَاهُ ترجمہ اور
اے پر قیام ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان قرأت مولد شریف
کے واسطے تعظیم حضرت کے ایک امر ہے کہ نہین شک بیچ مستحسن اور مستحب اور
مندوب ہونے مین اوسکے جیسا کہ ذکر کیا اور کہا امام برزنجی نے درمیان
عقیدۃ الجواہر فی مولد النبی الاطہر مین کہ تحقیق مستحسن کہا ہے قیام کو
وقت ذکر مولد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اماموں صاحب روایت
اور درویہ نے پس خوشی اُسکے لئے ہو کہ تعظیم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مقصد
اور مُراد اوسکی اور کہا امام غزالی رحمہ اللہ نے احیاء العلوم مین جبکہ کھڑا ہو کوئی

ذکر قیام وقت ذکر ولادت نبی صلعم

وجد صادق مین یا اختیار سے بغیر اظہار وجد کے اور کھڑی ہووے واسطے اسکے
جماعت پس ضرور ہے موافقت سے اور فتوے مفتیان مذاہب اربعہ کے
سکنائے مکہ معظمہ زاد اللہ شرفا و تعظیما بیچ جواز قیام کے وقت ذکر ولادت
آنحضرت کے بہت تحریر ہوئے ہین لیکن بسبب طوالت کتاب کے نہین
لکھے گئے ہان جسکو منظور ہو دیکھنا تو رسالہ احسن الکلام فی جواز محفل مولد
والقیام کو جو کہ تالیف مولانا احسن اللہ غازی پوری کا ہے ملاحظہ کرے مگر نام
اون علماء مکہ معظمہ کے جنھون کے مواہیر اوسپر ہین تحریر کیے جاتے ہین
عثمان حسن دمیاطی شافعی عبد اللہ بن محمد الحنفی مفتی المکۃ المکرمہ حسین بن ابراہیم
مفتی المالکیہ بمکۃ محمد بن ابی بکر الرئیس مفتی الشافعی بمکۃ محمد بن یحیی مفتی الحنابلہ فی
المکۃ المشرفہ عبد اللہ بن المرحوم عبد الرحمن سراج المفسر والمحدث بمسجد الحرام
خلاصہ ان علما کی تحریر کا یہ ہے کہ کھڑا ہونا وقت ذکر پیدائش آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایسا امر ہے کہ کچھ شک نہین اوسکے مستحسن اور مستحب ہونے مین ملیگا
اوس کے فاعل کو ثواب سے حصہ بہت اور درجہ بڑا

الباب التاسع

فِی ذِکْرِ الْکَلِمَۃِ الطَّیِّبَۃِ مُتَّصِلًا بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ فِی عُمْدَۃِ الْاَبْرَارِ وَ
فَتَاوٰی سَمَرْقَنْدِی وَفِی شَرْحِ نَوَادِرِ الْبُرْہَانِ فِی بَابِ الْاَذْکَارِ سُئِلَ عَنْ
عُمَرَ عَمَّنْ یَقُوْلُ بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ مُتَّصِلًا کَلِمَۃَ الطَّیِّبَۃِ قَالَ اِذَا یَقُوْلُ
بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوۃِ مُتَّصِلًا مَرَّۃً یَغْفِرُ اللّٰہُ ذُنُوْبَہٗ وَبِمَرَّۃٍ ثَانِیَۃٍ اَعْطَاہُ
اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ الْاَنْبِیَاءِ وَبِمَرَّۃٍ ثَالِثَۃٍ اَعْطَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی ثَوَابَ
الْمَلٰئِکَۃِ ترجمہ باب نوان بیان مین ذکر کرنے کلمہ طیبہ کے متصل بعد نماز کے
عمدۃ الابرار مین ہے اور فتاوی سمرقندی اور شرح نوادر البرہانی مین درمیان
باب الاذکار کے سوال کیا گیا عمر رضی اللہ عنہ سے اوس شخص سے جو کہ پڑھتا ہے

بعد نماز کے متصل کلمہ طیب کو کہا اوسنے جیکہ کہتا ہے بعد نماز کے متصل ایک بار
بخشتا ہے اللہ تعالی گناہ اوسکے اور ساتھ دو بار کے دیتا ہے اوسکو اللہ
تعالی ثواب انبیا کا اور ساتھ تیسری بار کے دیتا ہے ثواب اوسکو ملائکہ کا اور شرح
شمائل بیہقی مین ہے وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَالَ
بَعْدَ اَدَاءِ الصَّلٰوةِ مُتَّصِلًا كَانَ لَهٗ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ اَلْفِ سَنَةٍ وَفِيْهِ
اَيْضًا فِيْ هٰذَا الْبَابِ اَفْضَلُ الذِّكْرِ وَهُوَ كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ وَيَمُدُّ بِهَا
صَوْتَهٗ حَتّٰى يَاْخُذَ كُلُّ عُضْوٍ مِّنْهُ حَظًّا هٰكَذَا فِيْ كَنْزِ الْعُبَّادِ نَقْلًا
عَنْ شَيْخِ الْاِسْلَامِ **ترجمہ** اور تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ جسنے کہا بعد
نماز کے متصل کلمہ طیبہ کو حاصل ہوئی اوسکو افضل عبادت ہزار برس سے اور اوسی
کتاب کے اُسی باب مین ہے کہ افضل الذکر کلمہ شہادت ہے اور کھینچے ساتھ
پڑھنے کلمہ طیبہ کے آواز اپنی کو اتنی کہ حاصل کرے اس سے ہر اعضا حلاوت اور
مزہ اسیطرح کنز العباد مین نقل کیا شیخ الاسلام صدر الحق والدین سے اور
خوب تحقیق سے لکھا اوسکو شیخ محمد تھانوی نے دلائل الاذکار مین **بیت**

اے در ہیچ مکان نیم زفکرت خالی		در ہیچ زمان نیم زذکرت غافل	

الباب العاشر فِيْ تَقْبِيْلِ الْاِبْهَامَيْنِ عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ

اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ الْحَافِظُ شَمْسُ الدِّيْنِ اَبُو الْخَيْرِ مُحَمَّدُ بْنُ وَجِيْهِ
الدِّيْنِ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ السَّخَاوِيُّ الشَّافِعِيُّ فِي الْمَقَاصِدِ الْحَسَنَةِ حَدِيْثُ
مَسْحِ الْعَيْنَيْنِ بِبَاطِنِ اَنْمُلَتَيِ السَّبَّابَتَيْنِ بَعْدَ تَقْبِيْلِهِمَا عِنْدَ سَمَاعِ قَوْلِ
الْمُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ مَعَ قَوْلِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا ذَكَرَهُ الدَّيْلَمِيُّ
فِي الْفِرْدَوْسِ مِنْ حَدِيْثِ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ لَمَّا سَمِعَ قَوْلَ الْمُؤَذِّنِ

أَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ هٰذَا وَقَبَّلَ بِبَاطِنِ اَنْمِلَتِي السَّبَّابَتَيْنِ وَمَسَحَ عَيْنَيْهِ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلَ خَلِيْلِيْ فَقَدْ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ **ترجمہ** باب دسوان ذکرمین انگوٹھون چومنے کے وقت سننے قول مؤذن کے اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہا حافظ شمس الدین ابوالخیر محمد بن وجیہ الدین عبدالرحمن سخاوی شافعی نے مقاصد حسنہ مین حدیث مسح دونون انگوٹھون کے ساتھ باطن دونون انگشت شہادت کے بعد چومنے اونکے کے وقت سننے قول مؤذن کے اشہدان محمدا رسول اللہ کے ساتھ قول اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيًّا ذکر کیا اسکو دیلمی نے فردوس مین حدیث ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہ مقرر جب اونے سُنا قول مؤذن کا اشہدان محمدا رسول اللہ کہا یہ اور چوما دونون پوریونکو انگشت شہادت کی اور لگایا دونون آنکھونکو پس فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کریگا مثل کرنے خلیل میرے کے پس تحقیق حلال ہوئی واسطے اُسکے شفاعت میری وَقَدْ نُقِلَ عَنْ مُسْنَدِ الْفِرْدَوْسِ الْمُؤَلَّفَةِ لِلْحَافِظِ الْاِمَامِ شَهْرِدَارِ ابْنِ الْحَافِظِ شَهْرُوِيَةَ الدَّيْلَمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَّلَ ظُفْرَيْ اِبْهَامَيْهِ عِنْدَ سَمَاعِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فِي الْاَذَانِ اَنَا قَائِدُهٗ وَمُدْخِلُهٗ فِيْ صُفُوْفِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** اور منقول ہے مسند فردوس تالیف حافظ امام شہردار ابن شہرویہ دیلمی سے کہ مقرر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص چومے دونون ناخن انگوٹھون اپنے کو وقت سننے اشہدان محمدا رسول اللہ صلی اللہ کے اذان مین مین لیجانیوالا اور داخل کرنیوالا ہون اوسکو بیچ صفون جنت کے فِيْ جُمْلِ الْاَحَادِيْثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فِيْ عَشْرِ الْمُحَرَّمِ عِنْدَ الْاُسْطُوَانَةِ تُجَاهَ اَبِيْ بَكْرٍ
فَقَامَ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَلَمَّا بَلَغَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَقَبَّلَ اَبُوْ بَكْرٍ
ظُفُرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَوَضَعَهُمَا عَلٰى عَيْنَيْهِ وَقَالَ قُرَّةُ عَيْنِيْ بِكَ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ فَلَمَّا فَرَغَ بِلَالٌ مِنَ الْاَذَانِ تَوَجَّهَ النَّبِيُّ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَقَالَ مَنْ
فَعَلَ مِثْلَ مَا فَعَلْتَ يَا اَبَا بَكْرٍ غَفَرَ اللّٰهُ ذُنُوْبَهُ حَدِيْثَهَا وَقَدِيْمَهَا وَعَمْدَهَا
وَخَطَاهَا۔ ترجمہ اور کہا بیچ جمل الاحادیث کے کہ مقرر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم داخل ہوئے مسجد مین عشرہ محرم الحرام مین نزدیک ستون مسجد کے
مقابل ابی بکر رضی اللہ عنہ کے پس کھڑے ہوئے بلال رضی اللہ عنہ پس اذان
دی بلالؓ نے پس جبکہ پہنچا بلالؓ اشہد ان محمدا رسول اللہ کو پس بوسہ دیا ابوبکر
رضی اللہ عنہ نے دونون ناخن انگوٹھون اپنوں کو اور لگایا ان دونون کو
اوپر دونون آنکھون اپنی کے اور کہا قرۃ عینی بک یا رسول اللہ پس جبکہ
فراغت پائی بلالؓ نے اذان سے توجہ فرمائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے طرف
ابی بکرؓ کے پس کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کرے مانند اوسکے کہ کیا تو نے
یا ابی بکر بخشیگا اللہ گناہ اوسکے نئے اور پرانے اور جانے اور انجانے وَفِيْ
كِتَابِ الْاَحَادِيْثِ الْقُدْسِيَّةِ رُوِيَ اَنَّ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اشْتَاقَ اِلٰى
لِقَاءِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ كَانَ فِي الْجَنَّةِ فَاَوْحَى اللّٰهُ
تَعَالٰى اِلَيْهِ هُوَ مِنْ صُلْبِكَ وَيَظْهَرُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ فَاَظْهَرَ اللّٰهُ تَعَالٰى
لَهٗ صُوْرَةَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَاءِ ظُفُرَيْ اِبْهَامَيْهِ فَمَسَحَ
عَلٰى عَيْنَيْهِ فَصَارَ اَصْلًا لِذُرِّيَّتِهٖ فَلَمَّا اَخْبَرَ جِبْرَئِيْلُ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْقِصَّةَ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَنْ سَمِعَ اِسْمِيْ فِي
الْاَذَانِ فَقَبَّلَ ظُفُرَيْ اِبْهَامَيْهِ وَمَسَحَ عَلٰى عَيْنَيْهِ لَمْ يَعْمَ اَبَدًا هٰكَذَا

ذکرہ الثعلبی المحدث فی کتاب قصص الانبیاء ترجمہ کتاب احادیث قدسیہ مین ہے کہ روایت کی گئی ہے کہ مقرر آدم علیہ السلام مشتاق ہوئے واسطے دیدار لقائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جس وقت کہ تھے جنت مین پس وحی کی اللہ تعالی نے طرف آدم کے کہ وہ تیرے صلب سے ہے اور ظاہر ہوگا آخر زمانے مین پس ظاہر کیا اللہ تعالی نے واسطے آدم علیہ السلام کے صورت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو درمیان صفائی ناخون دونوں انگوٹھون آدم علیہ السلام کے پس پھیرا دونون انگوٹھون آنکھون اپنی پر پس ہوا یہ اصل واسطے اولاد اس کی کے پس جبکہ خبر دی حضرت جبرئیل نے نبی علیہ السلام کو اس قصے کی فرمایا علیہ السلام نے جو شخص سُنے نام میرے کو اذان مین پھر بوسہ دیا اس نے دونون ناخون انگوٹھون اپنے کو اور لگایا اُن کو دونون آنکھون پر نہ اندھا ہوگا کبھی اسی طرح ذکر کیا ثعلبی محدث مفسر نے کتاب قصص الانبیاء مین وَفِی کِتَابِ الفَوَائِدِ فِی صفحہ ۱۵ وَسطر ۱۳ مِنْ طَبِیع المِصرِ وَعَنْ بَعضِ الصَّالِحِینَ یَروِی عَنِ الخِضرِ عَلَیہِ السَّلَامُ اَنَّ مَنْ قَبَّلَ اِبْهَامَیہِ وَمَسَحَ بِهِمَا عَلٰی عَیْنَیْہِ عِندَ قَوْلِ المُؤَذِّنِ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ وَقَالَ مَرْحَبًا بِحَبِیبِی وَقُرَّۃُ عَیْنِی مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یُصِبْہُ وَجَعُ العَیْنِ ترجمہ درمیان کتاب الفوائد کے صفحہ پندرھوان اور سطر تیرھوین مین چھاپہ مصر سے ہے اور بعض صالحین سے ہے کہ روایت کی گئی خضر علیہ السلام سے کہ مقرر جس نے چوما دونون انگوٹھون اپنون کو اور پھیرا دونون آنکھون اپنی پہ وقت قول موذن کے اشہدان محمدا رسول اللہ اور کہا مرحبا بحبیبی قرۃ عینی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ پہنچے گی اوسکو ایذا اور دکھ آنکھ مین اور سوا اس کے ابو العباس احمد بن ابی بکر نے

کتاب موجبات الرحمۃ مین اور شمس الدین محمد بن صالح مدنی امام مدینہ نے اپنی تاریخ مین اور حافظ رویانی نے جو ایک ائمہ شافعی سے ہین بیچ سند اپنی کے ساتھ سند اپنی کے حضرت علی سے اور امام باقی نے زرقانی شرح مواہب مین خوب لکھا ہے اور علماء اس زمانے نے بھی بہت رسالے اس باب مین لکھے ہین چنانچہ مولوی حسن الزمان صاحب اور مولوی کریم اللہ صاحب محدث دہلوی نے اور مولوی فرید الدین صاحب مرحوم وغیرہ نے اپنے اپنے رسالون مین ساتھ بسیط کے لکھا ہے

الباب الحادی عشر

فی الاستمداد عن اہل القبور فی فتاوی زاد اللبیب فی خزانۃ الجلالی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَہْلِ الْقُبُوْرِ ترجمہ باب گیارھوان بیچ مدد چاہنے کے اہل قبور سے بیچ فتاوی زاد اللبیب کے اور خزانہ جلالی کے ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ حیران ہو تم کامون مین پس مدد چاہو تم اہل قبور سے قَالَ حُجَّۃُ الْاِسْلَامِ مُحَمَّدٌ الْغَزَالِیُّ کُلُّ مَنْ یُسْتَمَدُّ فِیْ حَیَاتِہٖ یُسْتَمَدُّ بَعْدَ وَفَاتِہٖ ترجمہ کہا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمہ اللہ نے جو شخص کہ مدد مانگی جاتی ہے اوس سے بیچ زندگی اوسکی کے مدد مانگی جاتی ہے بعد فوت ہونے اوس کے وَقَالَ اَحَدٌ مِّنْ مَشَائِخِ الْعِظَامِ رَاَیْتُ اَرْبَعَۃً مِّنَ الْمَشَائِخِ یَتَصَرَّفُوْنَ فِیْ قُبُوْرِہِمْ کَتَصَرُّفِہِمْ فِیْ حَیٰوتِہِمْ مِنْہُمُ الشَّیْخُ الْمَعْرُوْفُ الْکَرْخِیُّ وَالشَّیْخُ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیُّ وَرَجُلَیْنِ غَیْرُہُمَا ترجمہ اور کہا ایک مشائخ عظام نے دیکھا مین نے چار شخصون کو مشائخ سے کہ تصرف کرتے ہین اپنی قبرون مین مانند تصرف اونکے کے زندگی اپنی مین اون مین سے ہین شیخ معروف کرخی اور حضرت

شیخ عبد القادر جیلانی اور دو آدمی کا ذکر کیا سو اُن کے وَهَلْ اِمْدَادُ الْحَيِّ
اَقْوٰى اَمْ اِمْدَادُ الْمَيِّتِ قِيْلَ اِمْدَادُ الْحَيِّ وَقِيْلَ اِمْدَادُ الْمَيِّتِ اَقْوٰى
لِاَنَّهٗ فِيْ بِسَاطِ الْحَقِّ وَالنَّقْلُ فِيْ ذٰلِكَ كَثِيْرٌ عَنْ هٰذِهِ الطَّائِفَةِ
وَلَمْ يُعْرَفْ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ وَالْاَقْوَالِ مَا يُنَافِيْ ذٰلِكَ وَلِاَنَّ
الرُّوْحَ بَاقِيَةٌ وَلَهَا عِلْمٌ وَشُعُوْرٌ بِالزَّائِرِيْنَ سِيَّمَا لِاَرْوَاحِ الْكُمَّلِ لِقُرْبِهِمْ
مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى كَمَا كَانَ فِي الْحَيٰوةِ اَوْ اَكْثَرَ ترجمہ اور کہا امام حجۃ الاسلام
نے اور آیا امداد حی زندگی اقویٰ ہے یا امداد میت کی بعضوں نے کہا امداد زندے
کی اور بعضوں نے کہا امداد مردے کی قوی تر ہے اس واسطے کہ مردہ بیچ
قرب بساط حق کے ہے اور نقلیں اسباب میں بہت ہیں جماعت اولیاء اللہ سے
اور نہیں جانی گئی قرآن و حدیث اور اقوال میں کوئی چیز جو کہ منافی اور مخالف
ہو اس کو اور واسطے اوس کے کہ مقرر روح باقی رہتی ہے اور واوسکے لئے
علم اور شعور ہے ساتھ زیارت کرنیوالے کے خصوصاً خاص واسطے ارواح
کاملین کے بسبب قرب کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے جیسا کہ تھا شعور زندگی میں
یا اس سے بڑھ کر وَفِيْ مُخْتَصَرِ الطِّيْبِيِّ وَاَمَّا الْاِسْتِمْدَادُ بِاَهْلِ الْقُبُوْرِ
فَقَدْ اَنْكَرَهٗ بَعْضُ الْفُقَهَاءِ فَاِنْ كَانَ الْاِنْكَارُ بِاَنَّهٗ لَا سَمَاعَ لَهُمْ
وَلَا عِلْمَ لَهُمْ وَلَا شُعُوْرَ بِالزَّائِرِ وَاَحْوَالِهٖ فَقَدْ ثَبَتَ بُطْلَانُهٗ وَ
اِنْ كَانَ بِاَنَّهٗ لَا قُدْرَةَ لَهُمْ وَلَا تَصَرُّفَ فِيْ ذٰلِكَ الْمَوَاطِنِ حَتّٰى يُمِدُّوْا
بَلْ هُمْ مَحْبُوْسُوْنَ عَنْ ذٰلِكَ مَشْغُوْلُوْنَ بِمَا عَرَضَ لِاَنْفُسِهِمْ مِنَ
الْمِحْنَةِ فَلَيْسَ ذٰلِكَ كُلِّيًّا خُصُوْصًا فِيْ شَانِ الْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ هُمْ اَوْلِيَاءُ
اللّٰهِ فَيُمْكِنُ اَنْ يَحْصُلَ لِاَرْوَاحِهِمْ عِنْدَ الرَّبِّ مِنَ الْقُرْبِ فِي الْبَرْزَخِ
وَالْمَنْزِلَةِ وَالْقُدْرَةِ عَلَى الشَّفَاعَةِ وَالدُّعَاءِ وَطَلَبِ الْحَاجَاتِ

لَوْ اَتَوْهُمُ الْمُتَوَسِّلِيْنَ بِهِمْ كَمَا يَحْصُلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ترجمہ اوریہ مختص نہین
کے ہے اورا ے پر استمداد ساتھ اہل قبور کے پس تحقیق انکار کیا اوس کا بعض
فقہا نے پس اگر ہے انکار ساتھ اوس کے کہ مقر نہین سماع اونکو ورنہ علم اور
نہ شعور ساتھ زائر کے پس تحقیق ثابت ہوچکا بطلان اوس کا اور اگر ہے اسی
سبب سے کہ نہین کچھ قدرت اونکو اور نہ تصرف اس مواطن مین تاکہ مدد
کرین بلکہ وہ محبوس اور قید اور بند ہین اس سے اور مشغول ہین ساتھ اوسکے
کہ ظاہر کی گئی واسطے جانون اون کی کے محنت اور عذاب سے پس نہین ہے
کلی خصوصا بیچ شان اون متقیون کے کہ وہ محب اور اولیاء اللہ ہین پس ممکن
ہے حاصل ہوتا اونکی ارواحون کے واسطے نزدیک رب کے عالم برزخ مین منزلت
اور قدرت اوپر شفاعت اور دعا کے اور طلب حاجت واسطے زائرین اپنے
کے وہ زائر کہ وسیلہ پکڑنے والے ہین ساتھ اون کے جیسا کہ حاصل ہوگا یہ
مرتبہ اونکو دن قیامت کے اور تحقیق تفسیر کی صاحب بیضاوی نے اور
صاحب روح البیان نے اس قول خدا کی فَالْمُدَبِّرَاتِ اَمْرًا ساتھ نفوسون
پاکیزہ کے اور مفارقہ شہوات اور ابدان سے کہ عالم قدس مین جاکر اور مرتبہ
اور کمالات حاصل کر کر ساتھ شرف اوسکے کے اور قوت اوسکی کے ہوتے
ہین مدبرات سے وَمَا اَدْرِيْ مَا الْمُرَادُ بِالْاِسْتِمْدَادِ يَنْفِيْهِ الْمُنْكِرُ
وَلٰكِنْ نَفْهَمُ اَنَّ الدَّاعِيَ الْمُحْتَاجَ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَدْعُوا اللّٰهَ وَيَطْلُبُ
حَاجَتَهٗ مِنْ فَضْلِهٖ تَعَالٰى وَيَتَوَسَّلُ بِرُوْحَانِيَّةِ هٰذَا الْعَبْدِ الْمُقَرَّبِ
عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ بِبَرَكَةِ هٰذَا الْعَبْدِ الَّذِيْ اَرْحَمْتَهٗ
وَاَكْرَمْتَهٗ اِقْضِ حَاجَتِيْ وَاَعْطِنِيْ سُؤَالِيْ اِنَّكَ الْمُعْطِي الْكَرِيْمُ
يُنَادِيْ هٰذَا الْعَبْدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالٰى بِالْوَسِيْلَةِ اَوْ يَقُوْلُ

یا عبد اللہ ویا ولی اللہ اشفع لی وادع ربک وسلہ ان یعطینی
سؤالی ویقضی حاجتی فالمعطی والمسئول عنہ والمأمول بہ
ہو الرب تعالی وتقدس وما العبد فی البین الا وسیلۃ ولیس
القادر والفاعل والمتصرف الا ہو ولو کان ہذا شرکا کما
یزعمہ المنکر لیمنع التوسل وطلب الدعاء من الصالحین من
عباد اللہ واولیائہ فی حالۃ الحیوۃ ایضا ولیس ذلک ممنوعا بل
انہ مستحب ومستحسن شائع فی الدین کقولہ صلی اللہ علیہ وسلم
من اراد عونا فلیقل اعینونی یا عباد اللہ ثلثا نعم لکن لو کانوا
یعتقدون اہل القبور متصرفین قادرین من غیر توجہ الی حضرۃ
الحق والالتجاء کما یعتقدون العوام الجاہلون الغافلون وکما یفعلون
غیر ذلک من السجدۃ للقبور والصلوۃ الیہ ومما وقع علیہ الاہل
والتحذیر عن ذلک مما یمنع ویحذر منہ وفعل العوام لا تعتبر فقط
فہو خارج عن المبحث ثم اعلم ان الخلاف انما ہو فی غیر الانبیاء
من عباد اللہ الصالحین ولا فی الانبیاء لانہم احیاء حقیقۃ بالحیوۃ
الدنیویۃ بالاتفاق صلوات اللہ علیہم اجمعین ترجمہ اور نہیں جانتا
میں کہ کیا مراد ہے ساتھ استمداد کے وہ استمداد ہے جس کی نفی کرتا ہے منکر
اور جو استمداد کہ ہم سمجھتے ہیں وہ یہ ہے کہ تحقیق دعا کرنے والا محتاج طرف
اللہ کے دعا کرتا ہے یعنے پکارتا ہے اللہ کو اور طلب کرتا ہے اپنی حاجت
کو اللہ کے فضل سے اور وسیلہ پکڑتا ہے روح اوس بندے مقرب ومکرم کو
نزدیک اللہ کے اور کہتا ہے یا اللہ ساتھ برکت اس بندے کے کہ جس پہ
رحم کیا تو نے اور اکرام کیا تو نے روا کر حاجت میری اور دے سوال میرے کو

مقرر تو ہی ہے دینے والا غنی اور ندا کرتا ہے اس بندے مقرب خدا کو ساتھ وسیلے کے یا کہتا ہے اے بندۂ خدا یا اے ولی اللہ کے شفاعت کر میرے لئے اور دعا کر اپنے رب سے اور مانگ اوس سے یہہ کہ دیوے مجھ کو سوال میرا اور روا کرے حاجت میری پس دینے والا اور جس سے سوال کیا گیا اور امید مانگی گئی وہ رب برتر اور پاک ذات ہے اور نہیں بندہ درمیان مین مگر وسیلہ اور نہیں قادر اور فاعل اور متصرف مگر اللہ سبحانہٗ اور اگر ہووے یہ وسیلہ شرک جیسا کہ گمان کرتا ہے منکر پس تو منع ہوتا وسیلہ اور طلب دعا صلحاسے اور اولیا ء اللہ سے حالت حیات میں بھی اور حالانکہ یہہ منع نہیں ہے بلکہ تحقیق مستحب اور مستحسن ہے بیچ دین کے مثل قول علیہ السلام کے مَنْ اَرَادَ عَوْنًا فَلْیَقُلْ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰہِ ترجمہ بیت

دیکھہ فرماتے ہیں کیا خیر البشر	ہو ارادہ استعانت کا اگر
تو یون کہوے تمہیں بارے بالیقین	تم مدد میری کرو اے صالحین
تو گو ہی جس کی دے حصن حصین	پس روا ہے استعانت بالیقین

ہان اگر ہو اعتقاد کرنے والا ہو اہل قبور کو متصرف اور قادر بالذات بغیر توجہ اور رجوع کرنے سے طرف حضرت حق کے اور التجی کے جیسا کہ اعتقاد کرتے ہیں عوام جاہل غافل اور جیسا کرتے ہیں سوا اس کے سجدے سے واسطے قبروں کے اور نماز طرف اوس کے اون چیزون سے کہ واقع اور وارد ہوئی اوس پر نہی اور تحذیر پس وہ اون چیزون سے کہ منع کیا جاتا ہے اور بچایا جاتا ہے اوس سے اور فعل عوام کا معتبر نہیں ہرگز پس وہ خارج ہے بحث سے پھر جان کہ تحقیق خلاف بیچ غیر انبیا کے ہے بندوں

صالحین سے اور نہ بیچ انبیا کے اس واسطے کہ مقرر انبیا زندہ ہین حقیقتاً ساتھ زندگی اور حیات دنیا کے باتفاق چنانچہ ذکر کیا گیا باب دویم مین مسرور نازل ہوا للہ کا اون سب پر فقط قَالَ الْغَوْثُ الْاَعْظَمُ اِنَّ قُلُوْبَ النَّاسِ بِیَدِیْ اِنْ شِئْتُ صَرَفْتُہَا عَنِّیْ وَاِنْ شِئْتُ اَقْبَلْتُہَا اِلَیَّ وَاَیْضًا قَالَ الْاِبْرَاھِیْمُ اَعْطَانِیْ رَبِّی التَّصَرُّفَ فِیْ کُلِّ مَنْ حَضَرَنِیْ فَلَا یَقُوْمُ اَحَدٌ وَلَا یَقْعُدُ وَلَا یَتَحَرَّکُ فِیْ حَضْرَتِیْ اِلَّا وَاَنَا فِیْہِ مُتَصَرِّفٌ هٰذَا النَّقْلُ عَنِ الْاِمَامِ الْیَافِعِیْ فِیْ خُلَاصَۃِ الْمَفَاخِرِ وَبَھْجَۃِ الْاَسْرَارِ وَھٰکَذَا النَّقْلُ عَنِ الْاِمَامِ تَقِیِّ الدِّیْنِ السُّبْکِیِّ وَابْنِ الْحَجَرِ الْمَکِّیِّ فِیْ مَنَاقِبِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ النُّعْمَانِ عَنِ الشَّافِعِیِّ وَعَبْدِ الْحَقِّ الدِّھْلَوِیِّ فِیْ تَرْجَمَۃِ الْمِشْکٰوۃِ وَتَکْمِیْلِ الْاِیْمَانِ وَشَرْحِ الْجَامِعِ الصَّغِیْرِ وَلٰکِنْ تَرَکْنَا لِلْاِخْتِصَارِ اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَہٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَہٗ وَاھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ **ترجمہ** کہا حضرت غوث الاعظم رحمہ اللہ نے مقرر دل لوگون کے میرے ہاتھ مین ہین چاہون پھیردون اپنی طرف سے اور اگر چاہون پھیرلون اپنی طرف کو اور کہا ابراہیمؒ نے عطا کیا مجھ کو رب نے میرے تصرف بیچ ہر شخص کے جو حاضر ہین میری حضور مین بس نہین کھڑا ہوتا کوئی اور نہ بیٹھتا اور ہلتا ہے میری حضور مین مگر مین بیچ اوسکے متصرف ہون یہ دونون نقلین کی گئین امام یافعی رحمہ اللہ سے خلاصۃ المفاخرین اور بہجۃ الاسرار مین اور اسی طرح نقل نقل کی گئی امام تقی الدین سبکی اور ابن حجر مکی سے مناقب ابو حنیفۃ النعمان مین حضرت امام شافعی رحمہ اللہ سے اور عبد الحق دہلوی سے ترجمہ مشکوٰۃ مین اور تکمیل الایمان مین اور شرح جامع صغیر مین لیکن ترک کیا مین نے واسطے اختصار

کے یا اللہ دکھا ہم کو راہ حق کو حق اور باطل کو باطل اور نصیب کر ہم کو اتباع حق کا اور نصیب کر ہم کو بچنا باطل سے اور دکھا ہم کو راہ سیدھی **الباب الثانی عشر** فی السفر من البعید لزیارۃ روضۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالیٰ ولو انھم اذ ظلموا انفسھم جاؤک فاستغفروا اللہ واستغفر لھم الرسول لوجدوا اللہ توابا رحیما و قال ابن حجر المکی فی جواھر المنظم ھذہ الآیۃ دالۃ علی ترغیب المسلمین بالسفر والمشی والحضور فی خدمۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم للاستغفار من اللہ تعالیٰ وایضاً دالۃ علی الحضور والمجیٔ بعد الانتقال للاستغفار لانہ صلعم حی بجسدہ وروحہ بھیئتہ التی کان قبل وفاتہ ولم یبدل منہ شیٔ کما مر ترجمہ باب بارھوان درمیان ذکر سفر کرنے کے راہ دور دراز سے واسطے زیارت روضہ نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اللہ برتر نے ولو انھم اذ ظلموا آخر آیت تک یعنے اگر یہ لوگ جس وقت کہ ظلم کرتے ہین جانون اپنی کو آوین تیرے پاس پس بخشش مانگین اللہ سے اور بخشش مانگے واسطے اونکے رسول البتہ پاوین گے اللہ کو پھر آنیوالا مہربان اور کہا ابن حجر مکی نے جواہر المنظم مین کہ یہ آیت دلالت کرتی ہے اوپر رغبت دلانے مسلمانون کے واسطے سفر کرنے کے اور چلنے اور حاضر ہونے کے خدمت مین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے استغفار کے اللہ تعالیٰ سے اور بھی دلالت کرتی ہے اوپر حضور اور آنے کے خدمت مین حضرت کے بعد انتقال کے واسطے شفاعت کے اس واسطے کہ تحقیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین ساتھ بدن اور روح اپنی کے ساتھ اوسی صورت کے جیسے کہ تھے اول وفات سے

زندگی مین اور نہ بدلی اون سے کوئی چیز جیسا گذرا ذکر اوس کا باب دوم مین
وَذَكَرَ الْحَافِظُ عَبْدُ اللّٰهِ فِي الْمِصْبَاحِ الظَّلَامِ جَاءَ الْبَدَوِيُّ عَلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ مِنْ وَفَاتِ النَّبِيِّ وَقَبَضَ التُّرَابَ
مِنَ الْقَبْرِ وَصَبَّ عَلٰى رَأْسِهٖ وَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ظَلَمْتُ عَلٰى نَفْسِيْ
وَجِئْتُ فِيْ حُضُوْرِكَ لِتَطْلُبَ الْاِسْتِغْفَارَ لِيْ فَجَاءَ النِّدَاءُ عَنِ الْقَبْرِ
قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ زَارَ قَبْرِيْ
وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ فِي السُّنَنِ الْبَيْهَقِيِّ وَمَعْنٰى وَ
جَبَتْ اَنَّهَا ثَابِتَةٌ لَهٗ وَلَا بُدَّ مِنْهَا بِالْوَعْدِ الصِّدْقِ وَقَوْلُهٗ لَهٗ اَيْ
يَخْتَصُّ هُوَ بِشَفَاعَةٍ لَيْسَتْ بِغَيْرِهٖ اَوْ يُفْرَدُ بِشَفَاعَةٍ مِمَّا يَحْصُلُ لِغَيْرِهٖ
تَشْرِيْفًا لَهٗ وَاِنْ دُخُوْلَهٗ فِي الشَّفَاعَةِ لَا بُدَّ فَهُوَ بُشْرٰى بِمَوْتِهٖ مُسْلِمًا
وَقَوْلُهٗ شَفَاعَتِيْ اَيْ اَنَّهٗ يَشْفَعُ فِيْهِ بِنَفْسِهٖ وَالشَّفَاعَةُ تَعْظِيْمًا
بِعَظَمَةِ الشَّافِعِ ترجمہ اور ذکر کیا حافظ عبد اللہ نے مصباح الظلام مین
آیا ایک بدوی قبر پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعد تین دن وفات نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے سے اور مٹھی خاک سے بھری قبر مبارک سے اور ڈالی سر پر اپنے
اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظلم کیا مین نے اپنی جان پر اور آیا حضور
مین آپ کے واسطے اس کے کہ طلب کرین آپ بخشش واسطے میرے پس
آئی ایک آواز قبر حضرت سے مقرر بخشا اللہ نے واسطے تیرے اور فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے زیارت کی میری قبر کی واجب ہوئی
اوس کے لئے شفاعت میری روایت کیا اوسکو دار قطنی نے سنن بیہقی مین
اور معنی وَجَبَتْ کے یہ ہین کہ مقرر شفاعت ثابت ہے واسطے اوس کے اور
ضرور ہے بموجب سچے کے اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا لَهٗ یعنے خاص ہے

وہ زائر ساتھ شفاعت کے نہیں واسطے غیر اوس کے یا یگانہ ہے ساتھ شفاعت
اوس کی کے اوس سے کہ حاصل ہوئے واسطے غیر اوسکے کے بسبب شرف اوسکے کے
اور بیشک دخول اوس کا شفاعت مین لابد ہے پس تو وہ ایک بشارت ہے
ساتھ موت زائر کے اسلام پر اور قول صلی اللہ علیہ وسلم کا شفاعتی یعنے شفاعت
کرین گے حضرت اوسکے حق مین بذاتہ اور شفاعت تعظیم ہے ساتھ بزرگی شافع کے
وَفِیْہِ اَیْضًا مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ وَفَاتِیْ فَکَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ
مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَلَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ ترجمہ اور بیچ اسی دارقطنی کے
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے حج کیا پس زیارت کی قبر
میرے کی بعد وفات میری کے پس گویا زیارت کی میری بیچ زندگی میری کے
اور فرمایا جس نے حج کیا بیت اللہ کا اور نہ زیارت کی میری پس تحقیق کیا اوس
نے مجھ پر ظلم وَفِی الْبُخَارِیِّ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اُمَّتِیْ لَہٗ سَعَۃٌ ثُمَّ لَمْ یَزُرْنِیْ
فَلَیْسَ لَہٗ عُذْرٌ ترجمہ بیچ حدیث بخاری کے ہے کہ فرمایا حضرت نے نہیں
ہے کوئی میری امت سے کہ واسطے اوس کے وسعت اور قدرت ہے پھر اوسنے
زیارت کی میری پس نہین اوسکو کوئی عذر معقول وَقَالَ خَاتِمُ الْمُجْتَہِدِیْنَ
اِبْنُ حَجَرِ الْمَکِّیُّ فِیْ جَوَاہِرِ الْمُنَظَّمِ اَجْمَعَ الْعُلَمَاءُ عَلٰی مَشْرُوْعِیَّۃِ الزِّیَارَۃِ
وَالسَّفَرِ اِلَیْہَا وَکَذٰلِکَ اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنَ الْعُلَمَاءِ وَغَیْرِہِمْ عَلٰی
ذٰلِکَ وَاَنَّ النَّاسَ لَمْ یَزَالُوْا مِنْ عَہْدِ الصَّحَابَۃِ اِلَی الْیَوْمِ یَتَوَجَّہُوْنَ
مِنْ سَائِرِ الْبِلَادِ وَالْاَوْقَاتِ اِلٰی زِیَارَۃِ رَوْضَتِہٖ قَبْلَ الْحَجِّ وَبَعْدَہٗ
وَیَقْطَعُوْنَ مَسَافَاتٍ بَعِیْدَۃً وَیُنْفِقُوْنَ فِیْہِ الْاَمْوَالَ وَ
یَعْتَقِدُوْنَ اَنَّ ذٰلِکَ مِنَ الْاَعْظَمِ الْقُرُبَاتِ ترجمہ اور کہا ابن حجر
مکی نے جواہر المنظم مین کہ اجماع کیا علما نے دربارہ مشروعیت زیارت اور سفر

کرنے طرف روضہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی طرح اجماع ہوا مسلمان
علماؤن وغیرہ سے اوسپر اور متقرر لوگ ہمیشہ زمانہ صحابہ سے آج کے دن
متوجہ ہوتے ہین تمام شہرون اور وقتون سے طرف زیارت روضہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے اوّل حج کے اور بعد حج کے اور قطع کرتے ہین مسافات بعیدہ او
خرچ کرتے ہین اس راہ مین اموال اور اعتقاد کرتے ہین کہ یہ بڑی
نیکیون اور تقربات سے ہے اور صاحب درالمختار اور شامی نے یہانتک
لکھا ہے کہ جائے روضہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل ہے کعبہ اور
عرش اور کرسی سے وَفِي مَبَارِقِ الْأَزْهَارِ شَرْحِ مَشَارِقِ الْأَنْوَارِ لِلشَّيْخِ
عَبْدِ اللَّطِيفِ الْمَعْرُوفِ بِابْنِ الْمَلَكِ وَقَوْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ إِلَّا إِلَىٰ ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ تَقْدِيرُهُ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ
إِلَىٰ مَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِيهِ إِلَّا إِلَىٰ ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ وَمَعْنَاهُ لَا فَضِيلَةَ
فِي شَدِّ الرِّحَالِ إِلَىٰ مَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِيهِ إِلَّا إِلَىٰ ثَلٰثَةِ مَسَاجِدَ
وَالْمُرَادُ مِنْهُ نَفْيُ الْفَضِيلَةِ التَّامَّةِ وَمَزِيَّةُ هٰذِهِ الْمَسَاجِدِ
لِكَوْنِهَا أَبْنِيَةَ الْأَنْبِيَاءِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَمَسَاجِدَهُمْ ترجمہ در میں
بارق الازہار شرح مشارق الانوار شیخ عبد اللطیف معروف بہ ابن الملک
کے ہے وَقَوْلُهُ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ آخر حدیث تک تقدیر اوس کی یہ ہے
کہ نہ باندھو کجاوے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز پڑھنے کے اوس مین مگر
طرف تین مسجدون کے اور معنی اوس کے یہ ہین کہ نہین فضیلت بیچ باندھنے
کجاوے کے طرف کسی مسجد کے واسطے نماز ادا کرنے کے اوس مین مگر طرف تین
مسجدون کے اور مراد اس سے نفی ہے فضیلت تامہ کی اور بزرگی اور مزیۃ
اون مسجدونکی واسطے ہونے اونکے کے بنا نبیوں علیہم السلام کی اور مسجدین

اونکی کے وَفِی شِفَاءِ الْقَاضِیْ عِیَاضٍ وَشَدُّ الرِّحَالِ اِلٰی قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجِبٌ وَالْمُرَادُ بِالْوُجُوْبِ ھٰہُنَا وُجُوْبُ نَدْبٍ وَ تَرْغِیْبٍ وَتَاکِیْدٍ ترجمہ درمیان شفا قاضی عیاض کے ہے اور باندھنا کجاوے کا طرف قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے واجب ہے اور مراد واجب سے اس مقام مین وجوب استحباب ہے اور ترغیب اور تاکید ہے وَفِیْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ قَالَ مَشَائِخُنَا زِیَارَۃُ قَبْرِہٖ مِنْ اَفْضَلِ الْمَنْدُوْبَاتِ ترجمہ اور بیچ فتح القدیر کے ہے کہا مشائخ ہمارے نے زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی افضل الاستحباب سے ہے وَفِیْ مَنَاسِکِ الْفَارِسِیِّ وَشَرْحِ الْمُخْتَارِ اَنَّھَا قَرِیْبَۃٌ مِّنَ الْوُجُوْبِ لِمَنْ لَہٗ سَعَۃٌ ترجمہ اور مناسک فارسی اور شرح در المختار مین ہے کہ مقرر زیارت قبر علیہ السلام کی قریب وجوب ہے جس کو قدرت ہے وَفِیْ دُرِّ الْمُخْتَارِ زِیَارَۃُ قَبْرِہِ الشَّرِیْفِ مَنْدُوْبَۃٌ بَلْ قِیْلَ وَاجِبَۃٌ لِمَنْ لَہٗ سَعَۃٌ وَیَبْدَءُ بِالْحَجِّ اِنْ کَانَ فَرْضًا وَیُخَیَّرُ اِنْ کَانَ نَفْلًا ترجمہ اور در المختار مین ہے زیارت قبر شریف علیہ السلام کی مستحب ہے بلکہ بعضون نے کہا واجب ہے واسطے اوس کے جو کہ وسعت رکھتا ہے اور شروع کرے ساتھ حج کے اگر ہو فرض اور اختیار ہے اگر ہو نفل وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِیْ عَنْہُ مَنْ جَاءَنِیْ زَائِرًا لَا یُعْمِلُہٗ حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ترجمہ اور روایت کیا دارقطنی نے علیہ السلام سے کہ فرمایا حضرتؐ نے جو کہ آیا میری زیارت کو کہ نہ ہو اسکو کوئی اور حاجت کوئی سوا زیارت میری کے ہو حق مجھ پر یہ کہ ہوں مین شفیع اوسکا دن قیامت کے قَالَ ابْنُ الْھُمَامِ فِیْ فَتْحِ الْقَدِیْرِ فِیْ بَیَانِ اٰدَابِ زِیَارَۃِ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْاَلَ اللّٰہَ

حَاجَتَهُ مُتَوَسِّلًا فِي حَضْرَةِ نَبِيِّهِ وَاَعْظَمُ الْمَسَائِلِ اَهَمُّهَا سُؤَالُ
حُسْنِ الْخَاتِمَةِ وَالْمَغْفِرَةِ ثُمَّ يَسْئَلُ النَّبِيَّ الشَّفَاعَةَ فَيَقُوْلُ يَا
رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِكَ اِلَى اللّٰهِ فِي اَنْ
اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى اُمَّتِكَ وَسُنَّتِكَ ترجمہ کہا ابن ہمام نے بیچ فتح
القدیر کے درمیان بیان آداب زیارت قبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ
کہ مانگے اللہ سے حاجت اپنی درانحالیکہ وسیلہ پکڑنے والا ہو بیچ حضور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بہتر سوالون سے اور مقصود تر سوالون سے
سوال خاتمہ بالخیر کا ہے اور مغفرت کا ہے پھر سوال کرے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے شفاعت کا اور کہوے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوال کرتا ہون
مین آپ سے شفاعت کا اور وسیلہ مانگتا ہون ساتھ آپ کے طرف اللہ کے
بیچ اس بات کے کہ مرون مین مسلمان اوپر اُمت تیری کے اور اُوپر سنت تیری
کے وَفِي الْقَسْطَلَانِي شَرْحِ الْبُخَارِي لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ النَّفْيُ هٰهُنَا
بِمَعْنَى النَّهْيِ اَيْ لَا تَشُدُّوا الرِّحَالَ اِلٰى مَسْجِدٍ لِلصَّلٰوةِ فِيْهِ اِلَّا
اِلَى الثَّلٰثَةِ مَسَاجِدَ ترجمہ اور درمیان ساری شرح بخاری کے ہے کہ
نفی لا تشدّ الخ مین بمعنی نہی کے ہے اس مقام مین یعنی نہ باندھو کجاوے
طرف کسی مسجد کے واسطے نماز کے مگر طرف تین مسجدون کے وَفِي الْعَيْنِيْ
قَالَ شَيْخُنَا زَيْنُ الدِّيْنِ مِنْ اَحْسَنِ مَحَامِلِ هٰذَا الْحَدِيْثِ بِاَنْ يَكُوْنَ
الْمُرَادُ مِنْهُ حُكْمَ الْمَسَاجِدِ فَقَطْ وَاَنَّهُ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلٰى مَسْجِدٍ
مِنَ الْمَسَاجِدِ غَيْرِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ وَاَمَّا قَصْدُ غَيْرِ الْمَسَاجِدِ مِنَ
الرِّحْلَةِ فِي طَلَبِ الْعِلْمِ وَفِي التِّجَارَةِ وَزِيَارَةِ الصَّالِحِيْنَ وَالْمَشَاهِدِ
وَزِيَارَةِ الْاِخْوَانِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ فَلَيْسَ فِي النَّهْيِ وَنُصُوْصُ الْعُلَمَاءِ

وَالْاَحَادِیْثُ فِیْ جَوَازِ السَّفَرِ مِنَ الْبَعِیْدِ لِزِیَارَۃِ رَوْضَۃِ نَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَثِیْرَۃٌ فَلْنَکْتَفِ بِھٰذَا الْقَدْرِ۔ ترجمہ اور بیچ عینی کے ہے کہ کہا شیخ ہمارے زین الدین نے بہتر زخال اس حدیث سے ساتھ اوس کے ہے کہ ہووے مراد اس سے حکم مسجدون کا فقط اور بقرینہ لا تشد والرحال الی مسجد سے مراد یہ ہے کہ نہ باندھے جاوین کجاوے طرف کسی مسجد کے مسجدون سے سوا ان تین مسجدون کے مگر قصد کرنا سوا مساجد کے سفر سے طلب علم اور تجارت اور زیارت صلحاء ین اور دیکھنے اور زیارت کرنے مین بھائی برادر کے اور مثل اس کے پس نہین داخل بیچ نہی کے اور روایات اور نصوص علما اور احادیث بیچ جواز سفر کے دور دراز سے واسطے زیارت روضۂ نبی ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت ہین پس چاہئے کہ اکتفا کرین ہم ساتھ اسی قدر کے فقط

الباب الثالث عشر

فِی الْعُرْفِ الَّذِیْ شَاعَ فِیْ دِیَارِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ بِاَنَّ الْقَوْمَ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَیَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ بِاَنْوَاعِ الذِّکْرِ وَیَتَصَدَّقُوْنَ بِاَنْوَاعِ الْمَاْکُوْلَاتِ وَالْمَشْرُوْبَاتِ وَیُھْدُوْنَ ثَوَابَھُمْ لِمَوْتٰی ھُمْ۔ ترجمہ باب تیرھوان بیچ بیان اس عرف کے جو کہ پھیل رہا ہے دیار عرب اور عجم مین ساتھ اسکے کہ مقرر قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی ہے قرآن اور ذکر کرتی ہے اللہ کا ساتھ طرح طرح کے ذکر کے اور تصدق کرتے ہیں قسم قسم کے کھانے اور پینون سے اور اور ہدیہ اور بخشتے ہین ثواب اون کا مردون اپنون کو فی شرح الصدور اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ مَازَالُوْا فِیْ کُلِّ عَصْرٍ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لِمَوْتَاھُمْ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرٍ فَکَانَ اِجْمَاعًا۔ ترجمہ شرح صدور مین ہے کہ مقرر مسلمان ہمیشہ ہر زمانے مین جمع ہوتے ہین اور پڑھتے ہین قرآن شریف

واسطے بخشنے مردون اپنون کے سوا انکار کرنے کسی منکر کے یعنے کسی نے اس کا انکار نہین کیا پس تو ہوا یہ اجماع دَبِیْہٖ اَیْضًا عَنْ سَعْدِ ابْنِ عُبَادَۃَ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَیُّ صَدَقَۃٍ اَفْضَلُ قَالَ الْمَآءُ فَحَفَرَ بِئْرًا وَقَالَ ھٰذِہٖ لِاُمِّ سَعْدٍ ترجمہ اور بھی شرح صدور مین ہے سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مقرر کہا اوس نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقرر مان سعد کی مرگئی پس کونسا صدقہ افضل ہے فرمایا حضرت نے پانی پھر کھود اکنوان اور کہا یہ کنوان اُمّ سعد کا ہے چنانچہ بیر اُمّ سعد مشہور ہے مراد اس سے ثواب ہے کنوین کا واسطے اُمّ سعد کے جیسے عرف مین مشہور ہے دعوت مولود یا شیرینی گیارھوین یا سہمنی بو علی قلندر یا توشہ اصحاب کہف یا کھچڑہ امام حسین وغیرہ ان تمام سے مراد طعام للّٰہ اور ثواب اوس کا بروح بزرگان ہے نہ کہ یہ جیسے بدعتی کہتے ہین کہ مطلقا جس پر نام غیر خدا کا لیا گیا وہ حرام ہے ورنہ اس صورت مین تمام اشیاء ماکولات اور مشروبات اور مرکوبات اور ملبوسات وغیرہ سب حرام ہوجاوینگی اس واسطے کہ کوئی نہیں کہتا یہ چیز اللہ کی ہے یہ کہتے ہین کہ مکان اور مسجد اور مدرسہ اور کتاب اور گھوڑا اور ہاتھی وغیرہ فلانے کا ہے اور حقیقت مین اللہ نے ملک اوسی کا کیا ورنہ سزا اور جزا اوس پر کیون مرتب ہو جس کا دل چاہے ہر کسی کی جو چیز چاہے لیوے خدا کا مال سمجھ کر اور تمام احکامات شرعی حد سزا قصاص سب معطل ہوجاوین اَخْرَجَ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُہٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثٍ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُّنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ ترجمہ روایت کی بخاری اور مسلم نے ابو

ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابو ہریرہؓ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ مرگیا انسان موقوف ہوئے عمل اوس کے مگر تین چیزون سے خیرات
جاریہ یا علم کہ نفع پکڑتے ہین ساتھ اوس کے یا اولاد نیک کہ دعا کرتے ہین
واسطے اس کے اَخْرَجَ الطَّبْرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یَمُوْتُ مِنْھُمْ مَیِّتٌ
فَیَتَصَدَّقُوْنَ عَنْہُ بَعْدَ مَوْتِہٖ اِلَّا اَھْدَاھَا لَہٗ جِبْرَئِیْلُ عَلٰی طَبَقٍ مِنْ نُوْرٍ
ثُمَّ یَقِفُ عَلٰی شَفِیْرِ الْقَبْرِ فَیَقُوْلُ یَا صَاحِبَ الْقَبْرِ الْعَمِیْقِ ھٰذِہٖ ھَدِیَّۃٌ
اَھْدَاھَا اِلَیْکَ اَھْلُکَ فَیَدْخُلُ عَلَیْہِ فَیَفْرَحُ بِھَا وَیَسْتَبْشِرُ وَیَحْزَنُ
جِیْرَانُہُ الَّذِیْنَ لَا یُھْدٰی اِلَیْھِمْ شَیْءٌ ترجمہ روایت کی طبرانی نے وسط
مین انس رضی اللہ عنہ سے کہا انسؓ نے سنا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ فرماتے تھے نہین ہے کوئی اہل بیت سے کہ مرتی ہے ان مین سے کوئی
میت پس خیرات کرتے ہین اوسکی طرف سے بعد موت اوسکے مگر یہ بھیجا تا
ہے واسطے اوس کے جبرئیلؑ طباقون پر نور کے پھر کھڑا ہوتا ہے اوپر کنارے
قبر کے اور کہتا ہے اے صاحب قبر کے یہ ہدیہ ہے کہ بھیجا ہے طرف تیرے اہل
تیری نے پس قبول کر اس کو پس داخل ہوتا ہے اس پر پس خوش ہوتی ہے ساتھ ہدیہ
کے میت اور غمگین ہوتے ہین ہمسایے اوس کے جنون کی طرف نہین ہدیہ بھیجا گیا
وَفِی الْحِصْنِ الْحَصِیْنِ مِنْ اٰدَابِ الدُّعَاءِ تَقْدِیْمُ عَمَلٍ صَالِحٍ وَاَیْضًا فِیْہِ
فِیْ بَابِ الْاِجَابَۃِ عِنْدَ الدُّعَاءِ بَیْنَ تِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَلَا سِیَّمَا بَعْدَ
الْخَتْمِ وَبِھٰذَا جَاءَ فِی اٰدَابِ الْاِسْتِسْقَاءِ تَقْدِیْمُ صَدَقَۃٍ وَصَوْمٍ
لِاَنَّہٗ فِی الْحَقِیْقَۃِ دُعَاءٌ وَاِسْتِغْفَارٌ فَالدُّعَاءُ لِلْمَیِّتِ وَقْتَ الصَّدَقَۃِ
وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَقِرَاءَۃُ الْقُرْاٰنِ وَالْاَذْکَارِ خُصُوْصًا عِنْدَ حُضُوْرِ

الجماعة من الصلحاء مرجوٌّ بالاجابة ونزول الرحمة والمغفرة كما جاء
في تفسير روح البيان قوله تعالى يا ايها الذين امنوا اذكروا الله ذكرا
كثيرا في جميع الاوقات وفي عموم الامكنة وفي كل الاحوال الى ان
قال ثم ان ذكر الله وان كان يشتمل الصلوة والتلاوة والدراسة
ونحوها الا ان افضل الذكر لا اله الا الله محمد رسول الله فالاشتغال
به منفردا مع الجماعة محافظا على الآداب الظاهرة والباطنة ليس
كالاشتغال بغيره۔ ترجمہ اور حصن حصین میں ہے کہ آداب دعا سے ہے
تقدیم عمل نیک کی اور بھی اسی میں ہے بار احوال اجابت میں یعنے وقت قبول
ہونے دعا کا درمیان تلاوت قرآن کے اور خصوصاً وقت ختم قرآن کے اور
اسی سبب آیا ہے بیچ آداب صلوٰۃ استسقا کے تقدیم صدقہ اور صوم
کے اسواسطے کہ مقرر نماز استسقا حقیقت میں دعا ہے اور استغفار پس
دعا واسطے میت کے وقت صدقہ اور کھانا کھلانے کے اور پڑھنے قرآن شریف
کے اور ذکر کے خصوصاً وقت حضور جماعت کے صلحائے جیسا رواج ہے
عرب اور ہند میں مرجو بالاجابت ہے اور باعث نزول رحمت اور مغفرت
کا ہے جیسا کہ آیا روح البیان میں کہ خلاصہ اوسکا یہ ہے یعنے ذکر کرنا اللہ کا
ہر آن اور ہر وقت اور ہر مکان میں اور ہر احوال میں یہانتک کہ کہا پھر مقرر
ذکر خدا اگرچہ شامل ہے نماز اور تلاوت قرآن اور درس و تدریس اور مانند اوسکے
جیسے کہ محفل مولود یا گیارھویں وغیرہ تقریبات سے کہ جس میں ذکر اللہ کا ہو مگر
مقرر افضل الذکر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے پس اشتغال ساتھ اوسکے فقط
ساتھ جماعت مسلمانوں کے جیسا کہ معمول ہے کہ لوگ عرس فاتحہ میں جمع ہو کر کلمہ
طیبہ پڑھتے ہیں آداب ظاہری اور باطنی کے ساتھ نہیں ہے مانند اشتغال کے

ساتھ غیر کلمہ کے وفی النزھۃ من مطبع المصر فی صفحۃ ۱۶ عن النبی ما من
قوم اجتمعوا یذکرون اللہ لا یریدون بذلک الا وجھہ الا
ناداھم منادٍ من السماء ان قوموا مغفورًا لکم فقد بدلت سیاٰتکم
حسنات وایضا فیہ عن ابی الدرداء عن النبی لیبعثن اللہ اقوامًا
یوم القیمۃ فی وجوھھم النور علی منابر اللؤلؤ یغبطھم لیسوا
بانبیاء ولا شھداء فجثی اعرابی علی رکبتیہ وقال جلھم
یا نبی اللہ ای صفھم لنا قال ھم المتحابون فی اللہ من قبائل شتی
وبلاد شتی ومدائن شتی یجتمعون علی ذکر اللہ تم ویذکرونہ
وایضا فیہ قال علی ان اللہ تعالیٰ یتجلی للذاکرین عند الذکر و
قراءۃ القرآن وقال عطاء رحمہ اللہ من جلس مجلسًا یذکر اللہ
فیہ کفر اللہ عنہ عشر مجالس من مجالس السوء وجاء فی الخبر ان
العبد یاتی الی مجلس الذکر بذنوب کالجبال فیقوم من المجلس
ولیس علیہ شیٔ فلذلک سماہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم روضۃ
من ریاض الجنۃ ترجمہ اور درمیان نزہت المجالس کے ہے مطبع مصر سے
بیچ صفحہ ۱۶ سولہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں ہے کسی قوم سے کہ جمع
ہوتی ہے اور ذکر کرتی ہے خدا کا اور نہیں ارادہ کرتی ساتھ ذکر کے مگر خاص توجہ
اللہ مگر ندا کرتا ہے قوم ذاکرین کو ندا کرنیوالا کھڑے ہو جاؤ درانحالیکہ بخشے گئے
تمہارے لئے سب گناہ پس مقرر بدلی گئیں برائیاں تمہاری ساتھ نیکیوں کے اور
بھی اسی کتاب میں ہے روایت ابی درداء رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ اٹھاویگا اللہ تعالیٰ ایک قوم کو قیامت کے دن کہ منھ پر
انکے نور ہوگا اور پر منبروں مروارید کے اور وہ نور ڈھانپے ہوگا انکو اور نہ ہونگے وہ

انبیا اور شہدا پس یہ سنکر کودا ایک اعرابی گھٹنون کے بل اور کہا بیان کرا و نکا ہمارے تئیں کہ وہ کون لوگ ہونگے کہا حضرتؐ نے یہ لوگ وہ ہونگے جو کہ آپس مین محبت رکھتے ہین واسطے اللہ کے اور جمع ہوتے ہین جدا جدا قبیلون اور بلادون اور شہرون سے اوپر ذکر اللہ کے اور ذکر کرتے ہین اوسکا اور اسی کتاب مین ہے کہ کہا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے مقرر تجلی نوری کرتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے ذاکرین کے وقت ذکر اور تلاوت اور قرأت قرآن کے اور کہا عطاؒ نے جو کہ بیٹھا مجلس ذکر مین محو کرتا ہے اللہ اوس سے گناہ اور کفارہ دس مجلسون بد کا اور آیا حدیث مین کہ فرمایا علیہ السلام نے کہ تحقیق بندہ آتا ہے طرف مجلس ذکر کے ساتھ گناہون کے مانند پہاڑ کے اور جبکہ کھڑا ہوتا ہے اوس مجلس ذکر سے گویا نہین اوسپر کوئی چیز گناہ سے پس اسی واسطے نام رکھا اوس مجلس کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روضہ من ریاض الجنۃ یعنے جو مجلس کہ جس مین ہو ذکر خدا مثل وعظ اور نصیحت یا درس تدریس یا حلقۂ ذکر یا مجلس یازدہم حضرت محبوب حقانی اور مولود شریف حضرت یا فاتحہ کسی بزرگ کی کہ یہ مجلسین ذکر خدا مین داخل ہین اسواسطے کہ ان مین سوا پڑھنے کلمۂ طیبہ یا شہادت یا کلمۂ تمجید یا قرآن شریف یا درود یا ذکر احوال رسول اللہ علیہ وسلم کے اور کچھ نہین ہوتا ہے وہ بھی بموجب ارشاد حضرتؐ کے ایک باغیچہ ہے باغیچون جنت سے ہان اس مین اگر منہیات شرعی ہو تو وہ منع ہے البتہ اوس منہیات سے بچنا لابد ہے وَفِي شَرْحِ الْعَقَائِدِ النَّسَفِيِّ وَشَرْحِ فِقْهِ الْأَكْبَرِ إِنَّ فِي دُعَاءِ الْأَحْيَاءِ لِلْأَمْوَاتِ وَصَدَقَتِهِمْ عَنْهُمْ نَفْعٌ لَهُمْ خِلَافًا لِلْمُعْتَزِلَةِ ترجمہ اور شرح عقائد نسفی اور شرح فقہ اکبر مین ہے کہ تحقیق بیچ دعا کرنے زندون کے واسطے مُردون کے اور خیرات کرنی زندونکی مُردونکی طرف سے

نفع ہے واسطے مُردوں کے خلاف ہے واسطے معتزلہ کے وَفِی قَصِیْدَۃِ الْاَمَالِی

وَقَدْ یَنْفِیْہِ اَصْحَابُ الضَّلَالِ	شعر	وَلِلدَّعْوَاتِ تَاثِیْرٌ بَلِیْغٌ

ترجمہ اور بیچ قصیدہ امالی کے ہے اور واسطے دعاؤن کے تاثیر بہت ہے اور تحقیق انکار کرتے ہین اسکا اصحاب ضلالت اور گمراہی کے وَاَمَّا تَعْیِیْنُ الْاَیَّامِ الْاَعْرَاسِ بِمَا جَاءَ فِیْ مَجْمُوْعِ الرِّوَایَاتِ وَسِرَاجِ الْهِدَایَةِ لِمَوْلَانَا جَلَالُ الدِّیْنِ الْبُخَارِیْ وَفِیْ حَاشِیَةِ الْمَظْهَرِیْ وَیُحْتَاطُ فِیْ سَاعَةِ الَّتِیْ نَقَلَ رُوْحَہٗ فِیْهَا فَاِنَّ اَرْوَاحَ الْاَمْوَاتِ یَأْتُوْنَ فِیْ اَیَّامِ الْاَعْرَاسِ فِیْ کُلِّ عَامٍ فِیْ ذٰلِکَ الْمَوْضِعِ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یَطْعَمَ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ فِیْ تِلْکَ السَّاعَةِ فَاِنَّ ذٰلِکَ یُفَرِّحُ اَرْوَاحَهُمْ وَاِنَّ فِیْہِ تَاثِیْرًا بَلِیْغًا ترجمہ اور اے پر مقرر کرنا دنون عرسون کا سبب اوسکے ہے کہ آیا مجموع الروایات اور سراج الہدایہ مولانا سید جلال الدین بخاری کے مین اور حاشیہ تفسیر مظہری مین کہ اور احتیاط کرے اوس ساعت کی کہ جسین نقل کیا روح اوسکی نے پس مقرر ارواحین مُردونکی آتی ہین بیچ دنون عرسون کے ہر برس مین اوسی جگہ اور اسی ساعت مین اور لائق ہے کہ کھلاوے کھانا اور پلاوے پانی اسی ساعت مین پس مقرر یہ خوش کرتا ہے ارواح کو اونکی اور مقرر درمیان اوسکے تاثیر بہت ہے اور بلکہ جامع الفقہ ملا صدیق زبیری کے مین ہے منقول فتاوی نوادر اور مجموع الروایات سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فاتحہ اور کھانا بروح حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے روز سویم اور دہم اور چہلم اور ششماہی اور برسی کو بخشا اور کھلایا ہے اور صحابہ بھی اسیطرح کرتے تھے جو کوئی اوسکا منکر ہوا پس وہ منکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا ہوا وَفِیْ فَتَاوٰی الْاُوْزَجَنْدِیْ لِمُلَّا عَلِیِّ الْقَارِیِّ الْحَنَفِیِّ ،، وَکَانَ یَوْمُ

الثالث من وفات ابراھیم ابن محمد صلی اللہ علیہ وسلم جاء
ابو ذر عند النبی بتمرۃ یابسۃ ولبن فیہ خبز من شعیر
فوضعھا عند النبی فقرء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفاتحۃ
وسورۃ الاخلاص ثلث مرات الی ان قال رفع یدیہ للدعاء و
مسح بوجھہ فامر رسول اللہ اباذر ان یقسمھا بین الناس وایضا
فیہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھبت ثواب ھذہ لابنی
ابراھیم ترجمہ اور درمیان فتاوی اورجندی ملا علی قاری الحنفی رحمۃ اللہ
کے ہے کہ تھا دن تیسرا وفات ابراھیم فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آئے ابوذر
رضی اللہ عنہ نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھجور خشک اور دودھ کے کہ
اوسمین تھی روٹی جو سے پس رکھا اوسکو نزدیک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پڑھی
حضرت نے فاتحہ اور سورۂ اخلاص تین بار یہانتک کہ کہا کہ اٹھائے حضرت نے
دونون ہاتھ اپنے اور پھیرے منھ پر اپنے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ابوذر رضی اللہ عنہ کو کہ تقسیم کردے اوسکو درمیان لوگون کے اور بھی
اوسمین ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشا مین نے ثواب اوسکا واسطے
اپنے بیٹے ابراہیم کے اخرج انس ابن مالک قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اللیلۃ الاولی عسیرۃ علی المیت تتصدقوا لہ وینبغی
ان یواظب علی الصدقۃ للمیت سبعۃ ایام وقیل اربعین فان
المیت یتشوق الی بیتہ ترجمہ روایت کی انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ
نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی رات سخت ہے میت پر پس
خیرات کرو واسطے اوسکے اور لائق ہے کہ ہمیشگی کرین اوپر صدقہ میت کے
سات دن اور بعضون نے کہا چالیس دن تک پس مقرر میت مشتاق ہوتی ہے

طرف گھر اپنے کے اسی سبب سے لوگ چالیس دن تک فاتحہ اور درود کرتے ہیں
وَالتَّقَرُّدُ خَمْسِ الْاٰیَاتِ لِمَا جَاءَ فِی الْاَنْبَازِیْ سُئِلَ اَیُّ الْاَعْمَالِ
اَفْضَلُ فَقَالَ وَاِذَا اجْتَمَعُوْا بِتِلَاوَۃِ الْقُرْاٰنِ وَ قِرَاءَۃِ الْفَاتِحَۃِ وَ
خَمْسِ اٰیَاتٍ **ترجمہ** اور تقرر پنج آیات کا واسطے او سکے ہے کہ آیا انبازی میں
کہ پوچھا گیا کونسا عمل افضل ہے کہا جبکہ لوگ جمع ہوں ساتھ تلاوت قرآن کے
اور پڑھے فاتحہ اور پنج آیات وَفِیْ کَنْزِ الْعِبَادِ فِی الْحَدِیْثِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا خَتَمَ الْقُرْاٰنَ تَقَرُّ خَمْسَ اٰیَاتٍ کَذَا نُقِلَ
عَنْ مَوْلَا عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اُبَیِّ ابْنِ الْکَعْبِ عَنِ النَّبِیِّ وَقَالَ
حَافِظُ ابْنِ الْجَزْرِیِّ اِسْنَادُ ھٰذَا الْحَدِیْثِ حَسَنٌ وَیَنْبَغِیْ اَنْ یُصَلِّیَ
عَلٰی مُحَمَّدٍ لِاَنَّہٗ قَالَ عَلِیٌّ کُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوْبٌ حَتّٰی یُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَقَالَ
عُمَرُ اِنَّ الدُّعَاءَ مَوْقُوْفٌ بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ لَا یَصْعَدُ مِنْہُ شَیْءٌ
حَتّٰی تُصَلِّیَ عَلٰی نَبِیِّکَ وَیَقُوْلُ الدَّاعِیْ وَالْمُسْتَمِعُ اٰمِیْنَ وَمِنْ شَرَائِطِ
الدُّعَاءِ وَرَفْعُ الْیَدَیْنِ عَنْ سَائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْہِ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ یَدَیْہِ وَمَسَحَ وَجْھَہٗ بِیَدَیْہِ رَوَاہُ الْبَیْھَقِیُّ
فِی الدَّعَوَاتِ الْکَبِیْرِ وَفِیْ فَتَاوٰی عَالَمْگِیْرِیَّۃِ وَیُسْتَحَبُّ لَہٗ اَنْ یَجْمَعَ
اَھْلَہٗ وَوَلَدَہٗ عِنْدَ الْخَتْمِ وَیَدْعُوْا لَھُمْ کَذَا فِی الْیَنَابِیْعِ وَتَاتَارِ
الْخَانِیَّۃِ قَوْمٌ یَجْتَمِعُوْنَ وَیَقْرَءُوْنَ الْفَاتِحَۃَ جَھْرًا دُعَاءً وَفِی الْعَیْنِیْ
فِیْ بَابِ الْحَجِّ عَنِ الْغَیْرِ وَمِمَّا یَدُلُّ عَلٰی ھٰذَا اَنَّ الْمُسْلِمِیْنَ یَجْتَمِعُوْنَ فِیْ
کُلِّ عَصْرٍ وَزَمَانٍ وَیَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَیَھْدُوْنَ ثَوَابَہٗ لِمَوْتَاھُمْ وَعَلٰی
ھٰذَا اَھْلُ الصَّلَاحِ وَالدِّیَانَۃِ مِنْ کُلِّ مَذْھَبٍ مِنَ الْمَالِکِیَّۃِ وَالشَّافِعِیَّۃِ
وَغَیْرِھِمْ وَلَا یُنْکِرُ ذٰلِکَ مُنْکِرٌ فَکَانَ اِجْمَاعًا عِنْدَ اَھْلِ السُّنَّۃِ وَالْجَمَاعَۃِ

وَالْاَحَادِیْثُ وَالْآیَاتُ وَاَقْوَالُ الْعُلَمَاءِ الْعَامِلِیْنَ مِثْلُ مَوْلٰنَا عَبْدُ الْعَزِیْزِ وَمَوْلٰنَا رَفِیْعُ الدِّیْنِ وَمَوْلٰنَا حَاجِی قَاسِمْ وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدْ کَاظِمْ وَمَوْلٰنَا بُرْھَانُ الدِّیْنِ وَمَوْلٰنَا مُعِیْنُ الدِّیْنِ وَمَوْلٰنَا عَبْدُ الْحَکِیْمِ السِّیَالْکُوْٹِیْ وَمَوْلٰنَا عَبْدُ اللّٰہِ الْکَجْرَاتِیْ وَاسْتِفْتَاءِ الْحَرَمَیْنِ وَالسِّنْدِ وَالْھِنْدِ وَغَیْرِھِمْ فِیْ جَوَازِ الْفَاتِحَۃِ الْمَرْسُوْمَۃِ کَثِیْرَۃٌ وَلٰکِنْ تَرَکْتُ لِلْاِخْتِصَارِ لَوْ شِئْتُمْ مَزِیْدَ الْاِطِّلَاعِ عَلَیْہِ فَانْظُرُوْا اِلٰی رِیَاضِ الْمَقَاصِدِ وَتِلْکَ عَشَرَۃٌ کَامِلَۃٌ لِاَنِّیْ کَتَبْتُ فِیْھِمَا بِالتَّفْصِیْلِ ترجمہ اور بیچ کنز العبّاد کے ہے کہ ہے حدیث بیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جبکہ ختم کرتے قرآن کو پڑھا کرتے پنج آیت کو اور اسیطرح نقل کیا گیا مولیٰ عباس سے اور اسنے نقل کیا عبد اللہ سے اور اُسنے نقل کیا ابی ابن کعب سے اور اوسنے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا حافظ ابن جزری نے یہ حدیث حسن ہے اور لایق ہے وقت دعا کے یہ کہ پڑھے درود اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسواسطے کہ مقرر کہا علی کرم اللہ وجہہ نے کل دعائیں محجوب رہتی ہیں جبتک کہ درود پڑھا جاوے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ مقرر دعا موقوف یعنے ٹھہری اور رُکی رہتی ہے درمیان آسمان اور زمین کے اور نہیں چڑھتی طرف آسمان کے دعا سے کوئی چیز جبتک کہ پڑھے تو اوپر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے درود اور چاہیے کہ کہے داعی اور سننے والا آمین اور شرائط دعا سے ہے اوٹھانا ہاتھوں کا چنانچہ روایت ہے سائب بن یزید سے کہ وہ روایت کرتا ہے باپ اپنے سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا کرتے پس اوٹھاتے اپنے دونوں ہاتھوں کو اور پھیرتے منھ اپنے پر روایت کی اس حدیث کو بیہقی نے دعوات کبیر میں اور بیچ فتاوی

ذکر جمع کرنا اہل وعیال کا وقت ختم قرآن کے

عالمگیری کے ہے کہ مستحب ہے قاری کو جمع کرنا اہل اور عیال اپنے کو وقت ختم کرنے
قرآن کے اور دعا کرنے کے واسطے اونکے اسیطرح ینابیع اور تاتارخانیہ مین
ہے کہ قوم جمع ہوتی ہے اور پڑھتی فاتحہ کو پکار کر واسطے دعا کے اور بیچ عینی
شرح ہدایہ کے ہے بیچ باب حج کرنے کے غیر کیطرف سے اور اس چیز سے کہ
دلالت کرتا ہے اسپر تحقیق مسلمان جمع ہوتے ہین ہروقت ہرزمانے مین اور
پڑھتے قرآن مجید اور بخشتے ہین ثواب اسکا واسطے مُردون کے اپنے اور اسپر
ہین اہل صلاح اور دیانت کے ہر مذہب مالکی اور شافعی وغیرہ سے اور نہین
انکار کرتا اوسکا کوئی منکر پس ہوا یہ اجماع نزدیک اہل سنت اور جماعت کے اور
احادیث اور روایات اور اقوال علماء عاملین کے مثل مولانا شاہ عبد العزیز
اور مولنا رفیع الدین اور مولانا برہان الدین اور مولانا معین الدین اور مولانا
عبد الحکیم سیالکوٹی اور مولوی عبد اللہ گجراتی اور استفتا مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور
سندہ اور ہند وغیرہ کے بیچ باب جواز فاتحہ مروجہ کے بہت ہین اور لیکن ترک
کئے مین نے واسطے اختصار کے اور اگر چاہو تم واقف ہونا اور زیادتی اطلاع
کی اسپر تو دیکھو احسن المقاصد اور تلک عشرۃ کاملۃ کو اسواسطے کہ لکھا مین نے
ان دونون مین ساتھ تفصیل کے اور آگے اللہ خوب عالم ہے ساتھ حق اور
صواب کے فقط

الباب الرابع عشر

الباب الرابع عشر فِيْ تَقْلِيْدِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ الَّذِيْنَ
عَلَيْهِمْ مَدَارُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ وَبَعْضِ فَضَائِلِ
اَبُوْحَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ فِيْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ الْمَذَاهِبُ الْمَشْهُوْرَةُ فِي الْاِسْلَامِ
الَّتِيْ عَلَيْهَا مَدَارُ الْمُسْلِمِيْنَ فِيْ اَقْطَارِ الْاَرْضِ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ وَاَبُوْ
حَنِيْفَةَ وَمَالِكٍ وَاَحْمَدَ **ترجمہ** باب چودھوان تقلید مین ائمہ اربعہ دین کے
جنھون پر ہے مدار مسلمانون کا اطراف زمین مین اور بیان مین بعضے فضائل ابوحنیفہ

نعمان کے ہیچ جامع الاصول کے ہے کہ مذاہب مشہورہ اسلام میں جن پر ہے مدار مسلمانوں کا اقطار زمین میں سب شافعی اور ابو حنیفہ اور مالک اور احمد رحمہم اللہ کا ہے وَفِي دُرِّ الْمُخْتَارِ وَقَدْ قَالُوْا اَلْفِقْهُ زَرَعَهُ عَبْدُ اللهِ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَسَقَاهُ عَلْقَمَةُ وَحَصَدَهُ اِبْرَاهِيْمُ النَّخْعِيُّ وَدَاسَهُ حَمَّادٌ وَطَحَنَهُ اَبُوْ حَنِيْفَةَ وَعَجَنَهُ اَبُوْ يُوْسُفَ وَخَبَزَهُ مُحَمَّدٌ وَسَائِرُ النَّاسِ يَاكُلُوْنَ مِنْ خُبْزِهٖ **نظم**

اَلْفِقْهُ زَرْعُ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَعَلْقَمَةُ	حَصَّادُهُ ثُمَّ اِبْرَاهِيْمُ دَوَّاسُ
نُعْمَانُ طَاحِنُهُ يَعْقُوْبُ عَاجِنُهُ	مُحَمَّدٌ خَابِزٌ وَالْاٰكِلُ النَّاسُ

وَقَدْ ظَهَرَ عِلْمُهُ بِتَصَانِيْفِهٖ كَالْجَامِعَيْنِ وَالْمَبْسُوْطِ وَالزِّيَادَاتِ وَالنَّوَادِرِ حَتّٰى قِيْلَ اِنَّهُ صَنَّفَ فِي الْعُلُوْمِ الدِّيْنِيَّةِ تِسْعَ مِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ كِتَابًا وَقَالَ الشَّافِعِيُّ مَنْ اَرَادَ الْفِقْهَ فَلْيَلْزَمْ اَصْحَابَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فَاِنَّ الْمَعَانِيَ قَدْ تَيَسَّرَتْ لَهُمْ وَاللهِ مَا صِرْتُ فَقِيْهًا اِلَّا بِكُتُبِ مُحَمَّدِ ابْنِ الْحَسَنِ

ترجمہ اور در المختار میں ہے کہ تحقیق کہا علماء نے فقہ کھیتی بوئی عبد اللہ ابن مسعود نے اور پانی دیا اوسکو علقمہ نے اور کاٹا اوسکو ابراہیم نخعی نے اور گاہا اوسکو حماد نے اور پیسا اوسکو ابو حنیفہ نے اور خمیر کیا اوسکو ابو یوسف نے اور روٹی پکائی اوسکی محمد نے اور تمام لوگ کھانیوالے ہیں روٹی اوسکی سے اور تحقیق ظاہر ہوا علم اوسکا ساتھ تصانیف اوسکی کے مانند جامعین اور مبسوط اور زیادات اور نوادر کے یہانتک کہ کہا گیا کہ تحقیق امام نے تصنیف کی علوم دین میں نو سے ننانوے ۹۹۹ کتابیں اور کہا امام شافعی رحمہ اللہ نے جو ارادہ کرے فقہ کا پس لازم پکڑے اصحاب ابو حنیفہ کو پس تحقیق مطالب آسان ہوئے واسطے اوسکے ابو حنیفہ کے اور واللہ نہیں ہوا میں فقیہہ مگر ساتھ کتب محمد بن الحسن کے وَقَالَ اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اَبِيْ رَجَاءٍ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا فِي الْمَنَامِ فَقُلْتُ لَهُ مَا فَعَلَ اللهُ بِكَ فَقَالَ غَفَرَ لِيْ ثُمَّ قَالَ لَوْ اَرَدْتُ

اَنْ اُعَذِّبَكَ مَا جَعَلْتُ هٰذَا الْعِلْمَ فِيْكَ فَقُلْتُ لَهٗ فَاَيْنَ اَبُوْ يُوْسُفَ قَالَ فَوْقَنَا بِدَرَجَتَيْنِ قُلْتُ فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ قَالَ هَيْهَاتَ ذَاكَ فِيْ اَعْلٰى عِلِّيِّيْنَ كَيْفَ وَقَدْ صَلَّى الْفَجْرَ بِوُضُوْءِ الْعِشَاءِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وَحَجَّ خَمْسًا وَّخَمْسِيْنَ حَجَّةً وَرَاٰى رَبَّهٗ فِي الْمَنَامِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَلَهَا قِصَّةٌ مَشْهُوْرَةٌ وَفِيْ حَجَّتِهِ الْاَخِيْرَةِ اسْتَاْذَنَ حَجَبَةَ الْكَعْبَةِ بِالدُّخُوْلِ لَيْلًا فَقَامَ بَيْنَ الْعَمُوْدَيْنِ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَوَضَعَ الْيُسْرٰى عَلٰى ظَهْرِهَا حَتّٰى خَتَمَ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ رَكَعَ وَسَجَدَ ثُمَّ قَامَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلٰى ظَهْرِهَا حَتّٰى خَتَمَ الْقُرْاٰنَ فَلَمَّا سَلَّمَ بَكٰى وَنَاجٰى رَبَّهٗ وَقَالَ اِلٰهِيْ مَا عَبَدَكَ هٰذَا الْعَبْدُ الضَّعِيْفُ حَقَّ عِبَادَتِكَ لٰكِنْ عَرَفَكَ حَقَّ مَعْرِفَتِكَ فَهَبْ نُقْصَانَ خِدْمَتِهٖ بِكَمَالِ مَعْرِفَتِهٖ فَهَتَفَ هَاتِفٌ مِّنْ جَانِبِ الْبَيْتِ يَا اَبَا حَنِيْفَةَ قَدْ عَرَفْتَنَا حَقَّ الْمَعْرِفَةِ وَقَدْ خَدَمْتَنَا فَاَحْسَنْتَ الْخِدْمَةَ وَقَدْ غَفَرْنَا لَكَ وَلِمَنِ اتَّبَعَكَ مِمَّنْ كَانَ عَلٰى مَذْهَبِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ترجمہ کہا اسمٰعیل بن ابی رجا نے دیکھا مین نے امام محمد رحمہ اللہ کو خواب مین اور کہا مین نے اُسکو کیا معاملہ کیا اللہ تعالیٰ نے ساتھ تیرے کہا بخشا مجھکو اللہ نے پھر کہا اللہ نے اگر چاہتا مین عذاب دینا تجھکو نہ کرتا مین اس علم کو تیرے مین پھر کہا مین نے کہان ہے ابو یوسف رحمہ اللہ کہا ہمارے پر ساتھ دو درجون کے کہا مین نے کہان ہے ابو حنیفہ کہا ہیہات وہ بیچ اعلیٰ علیین مین اور تحقیق نماز پڑھی اونے فجر کی ساتھ وضو عشا کے چالیس برس اور حج کیے اونے پچپن اور دیکھا رب کو اپنے خواب مین سو بار اور اوسکا قصہ مشہور ہے اور اخیر حج مین اذن چاہا دربانون کعبہ سے واسطے داخلی کعبے کے ایک رات پس کھڑے ہوئے درمیان عمودین کے پائے راست پر اور رکھا پائے چپ اوپر پشت پائے راست کے یہان تک کہ ختم کیا آدھا قرآن پھر رکوع کیا اور سجدہ پھر

کھڑے ہوئے پائے چپ پر اور رکھا پائے راست پائے چپ پر یہانتک کہ
ختم کیا تمام قرآن پس جبکہ سلام پھیرا روئے اور مناجات کی رب اپنے کے اور
کہا الٰہی نہین عبادت کی اس بندۂ ضعیف نے حق عبادت تیری کا لیکن
پہچانا مجھکو حق پہچاننے تیرے کا بخش نقصان خدمت اوس بندے ضعیف کا
ساتھ کمال معرفت اپنی کے پس آواز آئی جانب بیت اللہ سے یا ابا حنیفہ
تحقیق پہچانا تونے حق پہچاننے کا اور تحقیق خدمت کی تونے ہماری بہت نیک
خدمت اور تحقیق بخشا مین نے واسطے تیرے اور واسطے اُن لوگون جنھون نے
تابعداری کی تیری ان مین سے کہ ہو مذہب پر تیرے قیامت تک وَقَالَ مُسَافِرُ
ابْنُ كُدَامٍ مَنْ جَعَلَ اَبَا حَنِيْفَةَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اللّٰهِ رَجَوْتُ اَنْ لَّا يَخَافَ وَقَالَ فِيهِ

	شعر	
حَسْبِيْ مِنَ الْخَيْرَاتِ مَا اَعْدَدْتُهٗ		يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ رِضَى الرَّحْمٰنِ
دِيْنُ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ خَيْرِ الْوَرٰى		ثُمَّ اعْتِقَادِيْ مَذْهَبُ النُّعْمَانِ

ترجمہ اور کہا مسافر بن کدام نے جسنے کیا درمیان اپنے اور درمیان اللہ کے
ابوحنیفہ کو امید رکھتا ہون مین یہ کہ نڈرے وہ اور کہا اسمین ایک شعر ترجمہ شعر
کافی ہے مجھکو نیکیون سے وہ چیز کہ گنو نہین اوسکو دن قیامت کے بیچ رضا خدا
کے دین نبی محمد خیر الورٰی کا پھر اعتقاد میرا مذہب نعمان کا ہے وَعَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰدَمَ افْتَخَرَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِرَجُلٍ مِّنْ اُمَّتِيْ اِسْمُهٗ
نُعْمَانُ وَكُنْيَتُهٗ اَبُوْ حَنِيْفَةَ هُوَ سِرَاجُ اُمَّتِيْ وَعَنْهُ اِنَّ سَائِرَ الْاَنْبِيَاءِ
يَفْتَخِرُوْنَ بِيْ وَاَنَا اَفْتَخِرُ بِاَبِيْ حَنِيْفَةَ مَنْ اَحَبَّهٗ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ وَمَنْ
اَبْغَضَهٗ فَقَدْ اَبْغَضَنِيْ كَذَا فِيْ مُقَدَّمَةِ شَرْحِ اَبِي اللَّيْثِ ترجمہ کہا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقرر آدم نے فخر کیا ساتھ میرے اور مین فخر کرتا ہون ساتھ
ایک مرد کے امت اپنی سے کہ نام اوسکا نعمان اور کنیت اوسکی ابوحنیفہ ہے اور وہ

چراغ ہے میری امت کا اور علیہ السلام سے ہے کہ تمام انبیا فخر کرتے ہیں ساتھ میرے اور میں فخر کرتا ہوں ساتھ ابو حنیفہؒ کے جسنے اوسکو دوست رکھا پس تحقیق دوست رکھا اوسنے مجکو اور جسنے بغض رکھا اوس سے پس تحقیق اوسنے بغض رکھا مجھے اسیطرح ہے مقدمہ شرح ابو اللیثؒ میں وَرَوَى الْجُرْجَانِيُّ فِي مَنَاقِبِهِ بِسَنَدِهِ بِسَهْلِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ التُّسْتَرِيِّ إِنَّهُ قَالَ لَوْ كَانَ فِي أُمَّةِ مُوسٰى وَعِيسٰى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ مِثْلُ أَبِي حَنِيفَةَ لَمَا تَهَوَّدُوْا وَلَمَا تَنَصَّرُوْا وَمَنَاقِبُهُ أَكْثَرُ مِنْ أَنْ تُحْصٰى وَصَنَّفَ فِيهَا سِبْطُ ابْنِ الْجَوْزِيِّ مُجَلَّدَيْنِ كَبِيرَيْنِ وَسَمَّاهُمَا الْإِنْتِصَارُ لِلْإِمَامِ أَئِمَّةِ الْأَمْصَارِ وَصَنَّفَ غَيْرُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ الْحَاصِلُ أَنَّ أَبَا حَنِيفَةَ النُّعْمَانَ مِنْ أَعْظَمِ الْمُعْجِزَاتِ الْمُصْطَفٰى بَعْدَ الْقُرْاٰنِ حَسْبُكَ مِنْ مَنَاقِبِهِ اِشْتِهَارُ مَذْهَبِهِ مَا قَالَ قَوْلًا إِلَّا أَخَذَ بِهِ إِمَامٌ مِنْ أَئِمَّةِ الْأَعْلَامِ وَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ الْحُكْمَ لِأَصْحَابِهِ وَأَتْبَاعِهِ مِنْ زَمَنِهِ اِلٰى هٰذِهِ الْأَيَّامِ اِلٰى أَنْ يَحْكُمَ بِمَذْهَبِهِ عِيسٰى وَهُوَ كَالصِّدِّيقِ لَهُ أَجْرُهُ وَأَجْرُ مَنْ دَوَّنَ الْفِقْهَ وَأَلَّفَهُ وَفَرَّعَ أَحْكَامَهُ عَلٰى أُصُولِ الْعِظَامِ إِلٰى يَوْمِ الْحَشْرِ وَالْقِيَامِ وَهٰذَا يَدُلُّ عَلٰى أَمْرٍ عَظِيمٍ اُخْتُصَّ بِهِ مِنْ سَائِرِ الْأَعْلَامِ الْعِظَامِ كَيْفَ لَا وَقَدِ اتَّبَعَهُ عَلٰى مَذْهَبِهِ كَثِيرٌ مِنْ أَوْلِيَاءِ الْكِرَامِ مِمَّنْ اتَّصَفَ بِثَبَاتِ الْمُجَاهَدَةِ وَرَكَضَ مَيْدَانَ الْمُشَاهَدَةِ كَإِبْرَاهِيمَ ابْنِ أَدْهَمَ وَشَقِيقِ الْبَلْخِيِّ وَمَعْرُوفِ الْكَرْخِيِّ وَأَبِي يَزِيدَ الْبُسْطَامِيِّ وَفُضَيْلِ ابْنِ عِيَاضٍ وَدَاوٗدَ الطَّائِيِّ وَأَبِي حَامِدِ اللَّفَّافِ وَخَلَفِ ابْنِ أَيُّوبَ وَعَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مُبَارَكٍ وَوَكِيعِ ابْنِ الْجَرَّاحِ وَأَبِي بَكْرٍ الْوَرَّاقِ وَغَيْرِهِمْ مِمَّنْ لَا يُحْصٰى لَهُ عَدَدُهُ أَنْ يَسْتَقْصٰى فَلَوْ وَجَدُوْا فِيهِ شُبْهَةً مَا اتَّبَعُوْهُ وَلَا اقْتَدَوْا بِهِ وَلَا وَافَقُوْهُ وَقَدْ قَالَ الْأُسْتَاذُ أَبُو الْقَاسِمِ الْقُشَيْرِيُّ فِي رِسَالَتِهِ مَعَ صَلَابَتِهِ

فی مذہبہ وتقدمہ فی ہذہ الطریقۃ سمعت الاستاذ اباعلی الدقاق
یقول انا اخذت ہذہ الطریقۃ من ابی القاسم النصرآبادی وقال ابوالقاسم
انا اخذتہا من الشبلی وہو اخذہ من سری السقطی وہو اخذہ من معروف
الکرخی وہو من داؤد الطائی وہو اخذ الطریقۃ من ابی حنیفۃ وکل منہم
اثنی علیہ واقر بفضلہ فعجبا لک یا اخی الم تکن لک اسوۃ حسنۃ فی
ہؤلاء السادات الکبار اکانوا متہمین فی ہذہ الاقرار والافتخار وہم
ائمۃ ہذہ الطریقۃ وارباب الشریعۃ والحقیقۃ ومن بعدہم فی ہذہ الامر
لہم تبع وکل ما خالف ما اعتمدوہ مردود ومبتدع وبالجملۃ فلیس لابی
حنیفۃ فی زہدہ وورعہ وعبادتہ وعلمہ وفہمہ بمشارک وکما قال فیہ ابن المبارک

شعر

لقد زان البلاد ومن علیہا — امام المسلمین ابوحنیفۃ
باحکام وآثار وفقہ — کآیات الزبور علی الصحیفۃ
فما فی المشرقین لہ نظیر — ولا فی المغربین ولا بکوفۃ

بیت

یبیت مشمرا سہر اللیالی — وصام نہارہ للہ خیفۃ
فمن کابی حنیفۃ فی علاہ — امام للخلیقۃ والخلیفۃ
رایت العائبین لہ سفاہا — خلاف الحق مع حجج ضعیفۃ
وکیف یحل ان یؤذی فقیہ — لہ فی الارض آثار شریفۃ
فقد قال ابن ادریس مقالا — صحیح النقل فی حکم لطیفۃ
بان الناس فی فقہ عیال — علی فقہ الامام ابی حنیفۃ
فلعنۃ ربنا اعداد رمل — علی من رد قول ابی حنیفۃ

وقد ثبت ان ثابتا والد الامام ادرک الامام علی ابن ابیطالب فدعا
لہ ولذریتہ بالبرکۃ وصح ان اباحنیفۃ سمع الحدیث من سبعۃ من

الصَّحَابَةِ كَمَا بُسِطَ فِي أُخْرِ مُنْيَةِ الْمُصَلِّي وَأَدْرَكَ بِالسِّنِّ نَحْوَ عِشْرِيْنَ صَحَابِيًّا كَمَا بُسِطَ فِي أَوَائِلِ الضِّيَاءِ وَقَدْ ذَكَرَ الْإِمَامُ الْعَلَّامَةُ شَمْسُ الدِّيْنِ مُحَمَّدُ أَبُو نَصْرِ ابْنِ عَرَبْ شَاهِ الْأَنْصَارِيُّ الْحَنَفِيُّ فِي مَنْظُوْمَتِهِ الْمُسَمَّاةِ بِجَوَاهِرِ الْعَقَائِدِ ثَمَانِيَةً مِنَ الصَّحَابَةِ مِمَّنْ رَوَى الْإِمَامُ الْأَعْظَمُ أَبُوْ حَنِيْفَةَ حَيْثُ قَالَ

شعر

مُعْتَقِدًا مَذْهَبَ عَظِيْمِ الشَّانِ ... أَبِي حَنِيْفَةَ الْفَتَى النُّعْمَانِ

اَلتَّابِعِي سَابِقُ الْأَئِمَّةِ ... بِالْعِلْمِ وَالدِّيْنِ سِرَاجُ الْأُمَّةِ

جَمْعًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ أَدْرَكَا ... آثَارُهُمْ قَدِ اقْتَفَى وَسَلَكَا

طَرِيْقَةً وَاضِحَةَ الْمِنْهَاجِ ... سَالِمَةً مِنَ الضَّلَالِ الدَّاجِي

ترجمہ روایت کی جرجانی نے مناقب امام مین ساتھ سند اوسکی کے واسطے سہل ابن عبداللہ تستری سے کہ مقرر کہا اوس نے کہ اگر ہوتا امت مین موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام کے مثل ابوحنیفہ کے نہ ہوتے یہودی اور نہ نصرانی یعنے نہ رہتے ہمیشہ اپنے دین باطل پر اور مناقب اسکے زیادہ تر ہین حد حصر سے اور تصنیف کی مناقب مین انکے ابن جوزی نے دو جلدین بڑی بڑی اور نام رکھا دونون کا انتصار امام الائمۃ الامصار اور سوا اوسکے اورون نے بھی تصنیف کی ہین اکثر اس سے حاصل کلام مقرر ابوحنیفہ نعمان اعظم المعجزات مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین بعد قرآن کے اور کافی ہے تجکو مناقب انکے سے شہرت مذہب اوسکے کی اور نہین کہا کوئی قول اُسنے مگر اخذ کیا ساتھ اوسکے اماموں نے اماموں اعلام سے اور تحقیق کیا اللہ نے حکم کو واسطے یارون اور تابعدارون اوسکے کے زمانہ اوسکے سے آج کے دن تک یہانتک کہ حکم کرینگے اوپر مذہب اوسکے کے حضرت عیسیٰ اور وہ مانند صدیق کے ہین واسطے اوسکے ہے اجر اسکا اور اجر اوس شخص کا جس نے تدوین اور تالیف کی فقہ اور نکالی اور تفریع کے حکم اوسکے اوپر اصول عظام کے دن حشر اور قیامت تک اور یہ دلالت

کرتا ہے اوپر امر عظیم کے کہ خاص کیا گیا ساتھ اوسکے درمیان تمام علمائے عظام کے
کیونکر نہو ساتھ اس شان کے اور حالانکہ تحقیق تبیع ہوئے اوسکے مذہب پر بہت
اولیائے کرام سے اونہین سے کہ جو متصف ہین ساتھ مجاہدہ اور مشاہدہ کے مانند
ابراہیم بن ادہم اور شقیق بلخی اور معروف کرخی اور ابی یزید بسطامی اور فضیل ابن عیاض
اور داود طائی اور ابی حامد لفاف اور خلف ابن ایوب اور عبداللہ ابن المبارک اور
وکیع ابن الجراح اور ابی بکر الوراق اور ماسوا انکے بیشمار ہین کہ نہین گھیر سکتی انکو
گنتی پس اگر پاتے وہ اسمین کچھ شک نہ تبیع ہوتے اوسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ
اوسکے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے اوسکے اور نہ اقتدا کرتے ساتھ
اوسکے اور نہ موافق اور مقلد ہوتے اوسکے اور تحقیق کہا استاذ ابو القاسم قشیری نے
رسالہ مین اپنے باوجود سخت ہونیکے مذہب مین اپنے اور پیشوا ہونا اسکا اسی طریقہ
مین گزرنا مین نے استاذ ابو علی دقاق سے کہ کہتا تھا وہ اختیار کیا مین نے اس طریق
کو ابو القاسم نصر آبادی سے اور کہا اوسنے مین نے لیا شبلی سے اور اوسنے اخذ کیا سری
سقطی سے اور اوسنے لیا معروف کرخی سے اور اوسنے داود طائی سے اور لیے علم او
طریقہ حاصل کیا ابی حنیفہ سے اور ہر ایک نے انمین سے ثنا اور تعریف اوسکی او
اقرار کیا ساتھ فضیلت امام صاحب کے پس عجب ہے تیرے لئے اے بھائی آیا نہو واسطے
تیرے مقتدائی نیک بیچ ان سادات کبار کے آیا تھے وہ متہم اس اقرار و افتخار مین
حالانکہ وہ امام اور پیشوا تھے اس طریقہ کے اور ارباب شریعت اور حقیقت کے اور
من بعد اونکے اس امر مین اونکے تابع ہین اور جو کہ مخالف ہوا اسکا جسکو کہ معتمد اور
معتبر رکھا اونہوں نے مردود اور بدعتی ہے اور حاصل کلام پس نہین ہے ابو حنیفہ
زہد اور تقوی اور عبادت اور علم اور فہم اپنے مین شریک کسی کا اور اسمین سے کہ کہا
فضائل امام مین ابن المبارک نے شعر کہ ترجمہ اوسکا یہ ہے تحقیق زین اور آراستہ

کیا شہرون اور شہروالون کو امام المسلمین ابوحنیفہؒ نے ساتھ احکام اور آثار اور فقہ
کے مثل آیات زبور کے اوپر صحیفہ کے پس نہین مشرقین اور مغربین اور کوفے مین ثانی
اوسکا اور رات کو عبادت مین قائم اور دن کو صائم اللہ کے خوف سے پس کون ہے
مثل ابوحنیفہ کے بیچ اس مرتبہ بلند کے کہ وہ امام ہے خلقت کا اور خلیفہ اور دیکھا
مین نے عیب جو اوسکے کو جاہل اور نادان خلاف حق کے ساتھ دلیلون ضعیفون
کے اور کیونکر حلال ہے ایذا رسانی فقیہ کو اوسکے اور روان حالیکہ درمیان زمین
کے ہین آثار بزرگ اوسکے اور تحقیق کہا ابن ادریسؒ نے کلام صحیح النقل کہ بیچ حکم
کے لطیفہ ہے ساتھ اوسکے کہ تحقیق لوگ فقہ مین عیال ہین اوپر فقہ امام ابی حنیفہ
کے پس لعنت رب ہمارے کی شمار ریت زمین کے اوسپر جو رد کرے قول ابی حنیفہ"
کو اور تحقیق ثابت ہوا بلاشک شبہ ثابت والد امام نے پایا امام علیؑ ابن ابی طالب
کو پس دعا کی اونے واسطے اوسکے اور اولاد اوسکی کے ساتھ برکت کے اور صحیح
ہوئی یہ بات کہ تحقیق ابوحنیفہؒ نے سنی حدیث سات صحابیون سے جیسا کہ بیان
کیا اخیر مین منیۃ المصلی کے اور پایا عمر مین اپنے بیس صحابیون کو جیسا کہ ہے اوایل
ضیا مین اور تحقیق ذکر کیا امام العلامہ شمس الدین محمد ابونصر بن عرب شاہ انصاری
حنفی نے منظومہ اپنے مسمہ جواہر العقائد اور درر القلائد مین کہ آٹھ صحابیون سے
روایت کی جوان نعمان امام اعظمؒ نے اسجار اعتقاد سے مذہب عظیم الشان ابوحنیفہ"
النعمان تابعی کا ہے جو کہ سبقت لیگیا اماموں پر ساتھ علم اور دین کے اور چراغ ہے
امت کا اور پایا ایک جماعت صحابیون سے اثر انکا اور تحقیق پیروی کی اور چلا طریقہ
واضحہ راہ سلامت کو گمراہی کے اندھیرے سے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَ الْإِيْمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ
رِجَالٌ مِنْ أَبْنَاءِ فَارِسَ رَوَاهُ مُسْلِمٌ فِي بَابِ فَضْلِ فَارِسَ ترجمہ روایت ہے

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا ابوہریرہؓ نے کو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو ایمان نزدیک ثریا کے البتہ لے آویگا اوسکو ایک شخص اولاد فارس سے نقل کیا اسکو مسلم نے باب فضل فارس میں اور کہا شیخ جلال الدین شافعی نے تبییض الصحیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ میں بَشَّرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْاِمَامِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِیْ خَبَرٍ اَخْرَجَہٗ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْ حُلْیَۃٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ کَانَ الْعِلْمُ بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَہٗ رِجَالٌ مِّنْ اَبْنَاءِ فَارِسَ **ترجمہ** بشارت دی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ امام ابی حنیفہ کے حدیث میں کہ نقل کیا اوسکو ابو نعیم نے حلیہ میں ابوہریرہؓ سے کہا ابوہریرہؓ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ہو علم پاس ثریا کے البتہ پہنچینگے اوسکو کتنے ایک شخص اولاد فارس سے اسی طرح روایت کی شیرازی نے کتاب القاب میں اور بخاری نے اور مسلم نے اپنی صحیح میں اور طبرانی نے ابن مسعودؓ سے اور طحاوی میں عَنْ عِمْرَانَ بْنِ الْحُصَیْنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَیْرُ اُمَّتِیْ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ الْحَدِیْثَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر ہیں امت میری قرن میری کی پھر جو متصل ہیں اور پھر جو قریب ہیں انکے پس یہ حدیث صریح دلالت کرتی ہیں اسپر کہ خیریت تابعین کی زیادہ ہے تبع تابعین سے اور امام ابوحنیفہؒ تابعین میں سے ہیں دیکھا انہوں نے ایک جماعت صحابہ کو چنانچہ ذکر ہوا فِی الْجُزْءِ الثَّانِیْ مِنْ تَفْسِیْرِ الْقُرْاٰنِ الْمُسَمّٰی بِرُوْحِ الْبَیَانِ لِلشَّیْخِ اِسْمٰعِیْلَ حَقِّیْ اَفَنْدِیْ وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمَانَ اِذْ یَحْکُمَانِ فِی الْحَرْثِ اَیْ اُذْکُرْ خَبَرَھُمَا وَقْتَ حُکْمِھِمَا فِیْ وَقْتِ الْحَرْثِ اِذْ نَفَشَتْ تَفَرَّقَتْ وَانْتَشَرَتْ فِیْہِ غَنَمُ الْقَوْمِ لَیْلًا بِلَا رَاعٍ فَرَعَتْہُ وَاَفْسَدَتْہُ وَکُنَّا لِحُکْمِھِمْ اَیِ الْحَاکِمِیْنَ وَالْمُتَحَاکِمِیْنَ شَاھِدِیْنَ حَاضِرِیْنَ عِلْمًا وَفِی الْتَّاوِیْلَاتِ النَّجْمِیَّۃِ یُشِیْرُ اِلٰی کُنَّا حَاضِرِیْنَ فِیْ حُکْمِھِمَا مَعَھُمَا وَاَنَّمَا حَکَمَا بِاِرْشَادِنَا لِاَنَّھُمَا

ولم يخطأ احد منهما في حكمه الا انا اردنا تشييد بناء الاجتهاد بحكمهما عزة و
كرامة للمجتهدين ليقتدوا بهما مستظهرين بمساعيهم المشكورة في الاجتهاد
ففهمناها اي الحكومة سليمان وهو ابن احدى عشر سنة قال في التاويلات
النجمية يشير الى رفعة درجة بعض المجتهدين على بعض وكلا اتينا حكما وعلما
كثيرا لا سليمان وحده فحكم كليهما حكم شرعي قال في التاويلات النجمية اي
حكمة وعلما ليحكم كل واحد منهما موافقا للعلم والحكمة بتاييدنا وان كان
مخالفا في الحكم بحكمتنا ليتحقق صحة امر الاجتهاد وان كل مجتهد مصيب كما
قال في الارشاد وهذا يدل على ان خطاء المجتهدين لا يقدح في كونه مجتهدا
روي انه دخل على داؤد عليه السلام رجلان فقال احدهما ان غنم هذا دخلت
في حرثي ليلا فافسدته فقضى له بالغنم اذ لم يكن بين قيمة الحرث وقيمة الغنم
تفاوت فخرجا فمرا على سليمان فاخبره بذلك فقال غير هذا ارفق بين
الفريقين فسمعه داؤد فدعاه فقال له بحق النبوة والابوة الا اخبرتني
بالذي هو ارفق بالفريقين فقال ارى ان تدفع الغنم الى صاحب الارض
لينتفع بلبنها ونسلها وصوفها والحرث الى ارباب الغنم ليقوموا عليه حتى
تعود الى ما كان ثم يترادا فقال القضاء ما قضيت وامضى الحكم بذلك قال
في الارشاد الذي عندي ان حكمهما كان بالاجتهاد وهو جائز للانبياء
عند اهل السنة ليدركوا ثواب المجتهدين وليقتدى بهم ولذا قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم العلماء ورثة الانبياء فانه يستلزم ان يكون
درجة الاجتهاد ثابتة للانبياء ليرث العلماء عنهم ذلك الا ان الانبياء
لا يقرون على خطاء وفي بحر العلوم واعلم ان في هذه الاية دليلا على
ان المجتهد يخطي ويصيب وعلى ان للانبياء اجتهادا كما للعلماء انتهى

ترجمہ درمیان جزثانی اور صفحہ چھ سو تریپن سطر چودہ تفسیر روح البیان سے تا سطر چودہ صفحہ چھ سو چوپن تک ہے وَدَاوٗدَ وَسُلَیْمٰنَ آخر آیت تک لے یاد کر خبر دونکی وقت حکم کرنے اُن دونون کے بیچ وقت کھیتی کے جبکہ متفرق اور پراگندہ ہوئین کھیتی بیچ بکریان قوم کی رات مین بغیر چروائی کے پس چرا اوسکو اور خراب کیا اوسکو اور تھے ہم واسطے حکم حاکمین اور متحاکمین کے حاضر از روے علم کے اور بیچ تاویلات نجمیہ کے ہے کہ یہ اشارہ ہے طرف اسبات کے کہ مقرر تھے ہم حاضر بیچ حکم اُن دونونکے ساتھ اُن دونون کے اور حکم کیا اُن دونون نے ساتھ ارشاد ہمارے کے اُن دونون کیلیے اور نہ خطا کی ایکنے اُن دونون مین سے بیچ حکم اپنے کے گر ارادہ کیا ہمنے منصوب کی بنا اجتہاد سے ساتھ حکم اُن دونون کے واسطے عزت اور کرامت مجتہدین کے توکہ اقتدا کرین لوگ ساتھ اُن دونون کے ظاہر کرنیوالے نے اور مدد ساتھ کوششین اُنکی کے کہ مقبول ہین درمیان اجتہاد کے فَفَهَّمْنٰهَا سُلَیْمٰنَ سمجھایا ہمنے حکومت کو سلیمان کے تئین اور وہ اسوقت گیارہ برس کے تھے اور کہا کاشفی نے تیرہ برس کے تھے اور کہا تاویلات نجمیہ مین یہ اشارہ ہے طرف رفع درجات بعض مجتہدین کے بعض پر اور ہر ایک کو دیا ہمنے حکم اور علم بہت نہ فقط ایک سلیمان کو پس حکم دونون کا حکم شرعی ہے کہا تاویلات نجمیہ مین اے دیا حکمت اور علم تاکہ حکم کرین ہر ایک اُن دونون مین سے موافق علم اور حکمت کے ساتھ مدد ہماری کے اور اگرچہ ہو مخالف حکم مین ساتھ حکمت ہماری کے توکہ ثابت ہو صحت اجتہاد کی اور مقرر ہر مجتہد مصیب ہے جیساکہ کہا ارشاد مین کہ یہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ مقرر خطا مجتہدین کی نہین قادح ہونے مین اوسکے مجتہد روایت ہے کہ داخل ہوئے اوپر داؤد علیہ السلام کے دو شخص اور پھر کہا اُن دونون مین سے ایکنے کہ مقرر بکریان اوسکی گھسین بیچ کھیت مین رات کو اور خراب کیا کھیت میرے کو پس

حکم کیا داؤدؑ نے واسطے صاحب کھیت کے ساتھ دینے بکریوں کے اسواسطے نہ تھا
درمیان قیمت کھیت اور قیمت بکریوں کے فرق پھر نکلے دونوں اور گذرے اوپر سلیمانؑ
کے پس خبر دی دونوں نے ساتھ اس قصہ اور حکم کے کہا سلیمان علیہ السلام نے سوا اس
حکم کے اوفق تر اور بہتر ہے درمیان دونوں فریقین کے اور پھر سنا اوسکو داؤدؑ نے
اور بلایا سلیمانؑ کو اور کہا بحق نبوت ور ابوۃ خبر دے مجکو جو کہ ارفق ہے ساتھ فریقین کے
پس کہا دیکھتا ہوں میں یوں کہ دیوے تو غنم کو صاحب زمین کے تئین تاکہ وہ حاصل
کرے نفع ساتھ دودھ اور نسل اور صوف اونکے کے اور کھیتی دیوے بکری والے کو تاکہ
وہ قائم ہو اوسپر ساتھ بونے اور جوتنے کے اتنی مدت تک کہ پھر ویسی ہو جاۓ جیسی تھی
پھر لوائی جاۓ دونوں اپنے اپنے مالک کو پس کہا داؤدؑ نے حکم وہ ہے جو حکم کیا تو نے
اور جاری کیا حکم ساتھ اوسی کے کہا ارشاد میں وہ چیز کہ نزدیک میرے ہے کہ متقرر
حکم تھا دونوں کا ساتھ اجتہاد کے اور اجتہاد جائز ہے واسطے انبیا کے نزدیک اہل سنت
کے تاکہ پاویں ثواب مجتہدیوں کا اور اقتدا کیا جاویں ساتھ اونکے اور اسی واسطے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ علما وارث انبیا ہیں
پس متقرر یہ مستلزم ہے ہونے درجہ اجتہاد کو ثابت واسطے انبیا کے تاکہ موافق حدیث
کے وارث ہوں علما انبیا کے اس اجتہاد میں مگر انبیا نہیں قائم رہتے خطا پر اور
بحر العلوم میں ہے کہ جان تو متقرر بیچ اس آیتہ کے دلیل ہے اسپر کہ متقرر مجتہد خطا کرتا ہی
یا پہونچتا ہے مطلب کو اور اوپر کہ متقرر واسطے انبیا کے اجتہاد ہے جیسا واسطے علما
کے اور اسیطرح ہے تفسیر احمدی میں اور حواشیہ بزدوی میں اور کہا حصاص نے ضمانت
کی گئی دونوں کی اسی سبب سے کہ بھیجا تھا قصداً کھیتی کی طرف اور ہماری شریعت
میں بھی اسیطرح ہے اور ذکر کیا بیضاوی اور کشاف میں اِنَّ الْاَوَّلَ مَاحَكَمَ
دَاوٗدُ نَظِيْرُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْعَبْدِ اِذَا جَنٰى عَلَى النَّفْسِ يَدْفَعُ الْمَوْلٰى بِذٰلِكَ

وَالثَّانِی مَا حَکَمَ سُلَیْمَانُ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِیِّ فِیْمَنْ غَصَبَ عَبْدًا فَاَبِقَ مِنْ
یَدِہٖ، اَنَّہٗ یَضْمَنُ الْقِیْمَۃَ فَیَنْتَفِعُ بِھَا الْمَغْصُوْبُ مِنْہُ فَاِذَا ظَھَرَ تَرَادَّا ترجمہ
مقرر جو کہ اول حکم کیا داؤد علیہ السلام نے مثل قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بیچ
غلام کے جبکہ اوسنے خیانت کی کسی پر دفع کرے اوس غلام کو سونپ بدلے اوسکے
اور دوسرا جو حکم کیا سلیمانؑ نے مثل ہے قول امام شافعیؒ کے اوس شخص میں کہ
جسنے غلام کسی کا غصب سے لیا اور بھاگ گیا وہ اوسکے غاصب سے مقرر وہ ضامن
ہوگا قیمت کا پس نفع لیویگا ساتھ اوس قیمت کے مغصوب منہ پس جبکہ ظاہر ہو
غلام پھیر دیا جاوے غلام مالک کو اور قیمت غاصب کو وَفِیْہِ فَاِنْ قُلْتَ اَحَکَمَا
بِوَحْیٍ اَوْ اِجْتِہَادٍ قُلْتُ قِیْلَ حَکَمَا جَمِیْعًا بِالْوَحْیِ اِلَّا اَنَّ حُکُوْمَۃَ دَاؤُدَ نُسِخَتْ
بِحُکُوْمَۃِ سُلَیْمَانَ وَقِیْلَ اِجْتَہَدَ جَمِیْعًا اِلَّا اَنَّ اِجْتِہَادَ سُلَیْمَانَ اَشْبَہُ
بِالصَّوَابِ ترجمہ اور کشاف میں ہے پس اگر کہے تو آیا حکم کیا دونوں نے ساتھ
وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے کہتا ہوں میں بعضوں نے کہا حکم کیا دونوں نے ساتھ
وحی کے مگر البتہ حکومت داؤد علیہ السلام کی منسوخ ہوئی ساتھ حکومت سلیمان علیہ السلام
کے اور بعضوں نے کہا اجتہاد کیا دونوں نے مگر البتہ اجتہاد سلیمان علیہ السلام کا مشابہ
تر ہے ساتھ صواب کے اور اسیطرح حسینی اور مدارک میں ہے اور یہی مختار میں ہے
امام زاہد اور فخر الاسلام کا اور تفسیر احمدی میں ہے وَاِذَا کَانَا بِالْاِجْتِہَادِ
فَلْیُسْتَنْبَطْ مِنَ الْاٰیَۃِ وَالْقِصَّۃِ مَسَائِلُ بَابِ الْاِجْتِہَادِ وَھُوَ الْمَقْصُوْدُ لَنَا
مِنْ ذِکْرِھَا فِیْ ھٰذَا الْمَقَامِ نَاقُوْلُ قَدِ اخْتَلَفَ الْاَقْوَالُ فِیْ اَنَّ الْمُجْتَہِدَ ھَلْ
یُخْطِیُٔ مَرَّۃً وَیُصِیْبُ اُخْرٰی اَمْ یُصِیْبُ اَبَدًا کُلُّ مُجْتَہِدٍ فَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَۃُ
کُلُّ مُجْتَہِدٍ مُصِیْبٌ وَالْحَقُّ فِیْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ وَعِنْدَنَا الْمُجْتَہِدُ
یُصِیْبُ مَرَّۃً وَیُخْطِیُٔ اُخْرٰی وَالْحَقُّ فِیْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَاحِدٌ وَھٰکَذَا

حکم کیا داؤدؑ نے واسطے صاحب کھیت کے ساتھ دینے بکریون کے اسواسطے نہ تھا
درمیان قیمت کھیت اور قیمت بکریون کے فرق پھر نکلے دونون اور گذرے اوپر سلیمانؑ
کے پس خبر دی دونون نے ساتھ اس قصہ اور حکم کے کہا سلیمان علیہ السلام نے سوا اس
حکم کے لائق تر اور بہتر ہے درمیان دونون فریقین کے اور پھر سُنا اوسکو داؤدؑ نے
اور بلایا سلیمانؑ کو اور کہا بحق نبوت اور ابوۃ خبر دے مجکو جو کہ ارفق ہے ساتھ فریقین کے
پس کہا دیکھتا ہون مین یون کہ دیوے تو غنم کو صاحب زمین کے تئین تا کہ وہ حاصل
کرے نفع ساتھ دودھ اور نسل اور صوف اونکے کے اور کھیتی دیوے بکری والے کو تا کہ
وہ قائم ہو اوسپر ساتھ بونے اور جوتنے کے اتنی مدت تک کہ پھر ویسی ہو جاوے جیسی تھی
پھر دلوائی جاوے دونون اپنے اپنے مالک کو پس کہا داؤدؑ نے حکم وہ ہے جو حکم کیا تو نے
اور جاری کیا حکم ساتھ اوسی کے کہا ارشاد مین وہ چیز کہ نزدیک میرے ہے کہ مقرر
حکم تھا دونون کا ساتھ اجتہاد کے اور اجتہاد جائز ہے واسطے انبیا کے نزدیک اہل سنت
کے تا کہ پاوین ثواب مجتہدیون کا اور اقتدا کیا جاوین ساتھ اونکے اور اسی واسطے
کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ علما وارث انبیا ہین
پس مقرر یہ مستلزم ہے ہونے درجہ اجتہاد کو ثابت واسطے انبیا کے تا کہ موافق حدیث
کے وارث ہون علما انبیا کے اس اجتہاد مین مگر انبیا نہین قائم رہتے خطا پر اور
بحر العلوم مین ہے کہ جان تو مقرر بیچ اس آیۃ کے دلیل ہے اسپر کہ مقرر مجتہد خطا کرتا ہی
یا پہونچتا ہے مطلب کو اور اوسپر کہ مقرر واسطے انبیا کے اجتہاد ہے جیسا واسطے علما
کے اور اسیطرح ہے تفسیر احمدی مین اور حواشیہ بزدوی مین اور کہا حصاص نے ضمانت
کی گئی دونون کی اسی سبب سے کہ بھیجا تھا قصداً کھیتی کی طرف اور ہماری شریعت
مین بھی اسیطرح ہے اور ذکر کیا بیضاوی اور کشاف مین اِنَّ الْاَوَّلَ مَا حَکَمَ
دَاؤدُ نَظِيْرُ قَوْلِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ فِي الْعَبْدِ اِذَا جَنٰى عَلَى النَّفْسِ يَدْفَعُ الْمَوْلٰى بِذٰلِكَ

وَالثَّانِي مَا حَكَمَ سُلَيْمَانُ مِثْلُ قَوْلِ الشَّافِعِيِّ فِيْمَنْ غَصَبَ عَبْدًا فَاَبَقَ مِنْ
يَدِهٖ اَنَّهٗ يَضْمَنُ الْقِيْمَةَ فَيَنْتَفِعُ بِهَا الْمَغْصُوْبُ مِنْهُ فَاِذَا ظَهَرَ تَرَادَّا ترجمہ
مقرر جو کہ اول حکم کیا داؤد علیہ السلام نے مثل قول امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے بیچ
غلام کے جبکہ اوسے خیانت کی کسی پر دفع کرے اوس غلام کو مولی بدلے اوسکے
اور دوسرا جو حکم کیا سلیمانؑ نے مثل ہے قول امام شافعیؒ کے اوس شخص میں کہ
جسنے غلام کسی کا غصب سے لیا اور بھاگ گیا وہ اوس غاصب سے مقرر وہ ضامن
ہوگا قیمت کا پس نفع لیویگا ساتھ اوس قیمت کے مغصوب منہ پس جبکہ ظاہر ہو
غلام پس دیا جاوے غلام مالک کو اور قیمت غاصب کو وَفِيْهِ فَاِنْ قُلْتَ اَحَكَمَا
بِوَحْيٍ اَوْ اِجْتِهَادٍ قُلْتُ قِيْلَ حَكَمَا جَمِيْعًا بِالْوَحْيِ اِلَّا اَنَّ حُكُوْمَةَ دَاوُدَ نُسِخَتْ
بِحُكُوْمَةِ سُلَيْمَانَ وَقِيْلَ اِجْتَهَدَا جَمِيْعًا اِلَّا اَنَّ اِجْتِهَادَ سُلَيْمَانَ اَشْبَهُ
بِالصَّوَابِ ترجمہ اور کشاف میں ہے پس اگر کہے تو آیا حکم کیا دونوں نے ساتھ
وحی کے یا ساتھ اجتہاد کے کہتا ہوں میں بعضوں نے کہا حکم کیا دونوں نے ساتھ
وحی کے مگر البتہ حکومت داؤد علیہ السلام کی منسوخ ہوئی ساتھ حکومت سلیمان علیہ السلام
کے اور بعضوں نے کہا اجتہاد کیا دونوں نے مگر البتہ اجتہاد سلیمان علیہ السلام کا مشابہ
تر ہے ساتھ صواب کے اور اسیطرح حسینی اور مدارک میں ہے اور یہی مختار میں ہے
امام زاہد اور فخر الاسلام کا اور تفسیر احمدی میں ہے وَاِذَا كَانَا بِالْاِجْتِهَادِ
فَلْيُسْتَنْبَطْ مِنَ الْاٰيَةِ وَالْقِصَّةِ مَسَائِلُ بَابِ الْاِجْتِهَادِ وَهُوَ الْمَقْصُوْدُ لَنَا
مِنْ ذِكْرِهَا فِيْ هٰذَا الْمَقَامِ فَنَقُوْلُ قَدِ اخْتَلَفَ الْاَقْوَالُ فِيْ اَنَّ الْمُجْتَهِدَ هَلْ
يُخْطِيْ مَرَّةً وَيُصِيْبُ اُخْرٰى اَمْ يُصِيْبُ اَبَدًا كُلُّ مُجْتَهِدٍ فَقَالَتِ الْمُعْتَزِلَةُ
كُلُّ مُجْتَهِدٍ مُصِيْبٌ وَالْحَقُّ فِيْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ مُتَعَدِّدٌ وَعِنْدَنَا الْمُجْتَهِدُ
يُصِيْبُ مَرَّةً وَيُخْطِيْ اُخْرٰى وَالْحَقُّ فِيْ مَوْضِعِ الْخِلَافِ وَاحِدٌ وَهٰكَذَا

اختلفت الأقوال فيما بيننا في أن المجتهد إذا أخطأ كان مخطئاً ابتداءً و
انتهاءً والأصح من مذهبنا أنه يكون مصيباً ابتداءً في نفس العمل ويكون
مخطئاً انتهاءً **ترجمہ** اور جبکہ ہوئے دونون حکم ساتھ اجتہاد کے پس تو چاہے کہ
نکالی جاوین آیۃ اور فقہ سے مسئلے باب اجتہاد کے اور وہ مقصود ہے ہمارا ذکر اسکے
سے اس مقام مین پس کہتا ہون مین تحقیق مختلف ہوئے اقوال اسمین کہ مقرر
مجتہد یا خطا کرتا ہے ایکبار اور پہنچتا ہے مطلب کو دوسرے بار یا پہنچا ہے ہمیشہ
ہر مجتہد کہا معتزلہ نے ہر مجتہد مصیب ہے اور حق موضع خلاف مین متعدد ہے
اور نزدیک ہمارے مجتہد مصیب ہوتا ہے ایکبار اور خاطی دوسرے بار اور حق موضع
خلاف مین واحد ہے اور اسی طرح مختلف ہوئے اقوال درمیان ہمارے اس باب
مین کہ مقرر مجتہد نے جبکہ خطا کی ہو مخطی ابتداءً اور انتہاءً فقط پس بعضون نے کہا
جبکہ خطا کی مجتہد نے ہو مخطی ابتداءً و انتہاءً اور صحیح نزد مذہب ہمارے سے یہ ہے
کہ مقرر مجتہد مصیب ہے ابتدا نفس العمل مین اور ہوویگا مخطی انتہا مین وفیہ
أيضاً فإن قلت فإذا كان الحق في موضع الخلاف واحداً فما معنى حقيقة
المذاهب الأربعة قلت معناه أن الحق الواحد يحتمل أن يكون فيما قال
الشافعي ويحتمل أن يكون فيما قال أبو حنيفة فتكون كلاً من المذاهب
الأربعة حقاً بهذا المعنى فالمقلد إذا قلد أي مجتهد يخرج من الوجوب
ولكن ينبغي أن يقلد واحداً التزمه ولا يؤل إلى آخر فإن قال قائل
أي ضرورة في تبعية أبي حنيفة مثلاً حيث لم يأمر الله تعالى به ولا
رسوله بل لم يصرح به أبي حنيفة أيضاً ولو سلم أن تبعية المجتهد لازمة
للمقلد فأي ضرورة في التزامه مذهباً واحداً بعينه بل يجوز له أن
يعمل بمذهب ثم ينتقل إلى آخر كما نقل عن كثير من أولياء الله ويجوز

له أن يعمل في مسئلة على مذهب وفي مسئلة على مذهب آخر كما هو
مذهب الصوفية ولو سلم فمن أين يعلم انحصار المذاهب في الأربعة مع أن
المجتهدين كانوا قريبا من مائة أو أكثر كأبي يوسف ومحمد والغزالي و
أمثالهم ولم يختم الاجتهاد بعد **قلت** أما الأول فإن الإنسان لا يخلو
إما أن لم يفعل شيئا من الأشياء أو يفعل والأول باطل بقوله تعالى أيحسب
الإنسان أن يترك سدى ولأنه يحتاج في البيع والشراء واللباس والطعام
وغير ذلك وإن لم يفعل الصلوة والصوم فتعين أن يعمل بأعمال ويشتغل
بأفعال وحينئذ لا يخلو إما أن يتمسك فيه بشيء من الكتاب والسنة أولا
والثاني باطل بإجماع المسلمين فتعين أن يتمسك فيه بالكتاب والسنة
وحينئذ لا يخلو إما أن تكون له قدرة على معرفة وجوهه ومعانيه و
طرقه وأحكامه أولا والثاني لا بد أن يكون تابعا لأحد من الأئمة فهو
المراد والأول إما أن يكون له مع ذلك ملكة الاستنباط والقدرة
التامة على استخراج المسائل أولا والأول هو المجتهد ولا كلام فيه بل
نحن أيضا مقرون بعدم اتباعه لمجتهد آخر والثاني إما أن يكون تابعا
لأحد من الأئمة فهو المراد أو لا يكون تابعا لأحد بل يقول إن عملي
على أصول التي هي ثلثة ولست بتابع لأحد فنقول له إن كون أصول
الشريعة ثلثة إنما هو أول مسئلة بناه أبو حنيفة وأيضا لا أقل من
أن تحتاج في المسائل القياسية وفي معرفة الناسخ والمنسوخ وفي معرفة
كون الإجماع قطعيا مقدما على خبر الواحد وكون المخصوص بعض ظنيا
وأمثاله من جميع تقسيمات الكتاب والسنة والإجماع وأحكامها إذ ما
كل ذلك إلا اصطلاحات أبي حنيفة فإلى أي شيء تهرب يلزم التبعية

ضرورة واما الثاني وهو انه اذا التزم التقليد يجب عليه ان يدوم على مذهب التزمه ولا ينتقل الى مذهب اخر فلان الانتقال يوجب ان يظهر عنده بطلان المذهب السابق والحال ان اهل كل مذهب يقولون بحقيقة المذاهب الاربعة فقد وقع فيما بنى على ان العامي لا وجه له الى الانتقال والعالم غاية وجه الانتقال ترجيح الادلة من جانب المرجح اليه وهو موقوف على ازدياد الفضيلة ونقصانها فان كل واحد تنتصب دلائل على طبق مذهبه والعالم الغير المجتهد ليس في قدرته ترجيح المذاهب بحسب الدلائل فان ذلك موقوف على معرفة اصطلاحات كل واحد ومعرفة الكتاب بتقسيماته الاربعة وكذا السنة مع تقسيماتها المختصة بها والاجماع باقسامها الثلثة والاقيسة بشروطها واحكامها واركانها ووقوعها وكل ذلك متعذر في حق المقلد ومع ذلك لا يعلم ما هو الحق عند الله تعالى فالانتقال من مذهب ترجيح بلا مرجح ولا يلزم علينا ان من بلغ اولا واختار اي مذهب عمله حسنا يلزم في حقه ترجيح بلا مرجح لان مرجحه هو قصده او كون اهل بلده او امرائه او اباءه او سلطانه في ذلك المذاهب اذ هكذا وقع عليه التعامل وهو كالاجماع واما الكلام في الاولياء فخارج عن البحث ولعلهم لاح لهم من الاسرار ما لا يلوح لغيرهم فراوا في الانتقال مصلحة وحكمة فلا يقاس عليهم غيرهم وكما انه لا يجوز الانتقال من مذهب الى مذهب اخر كذلك لا يجوز ان يعمل في مسئلة على مذهب وفي اخرى على اخر لان العامي لا وجه له في هذا الباب واما العالم فالظاهر ان لا وجه له اليه الا العلم بان الامام الفلاني قد اخطاء في المسئلة الفلانية واصاب في الفلانية

والإمام القلانسي على عكس هذا كما ان الحنفي تقرء الفاتحة عقيب الإمام فإنه لا يجوز ان اعتقد انه قد اصاب الشافعي في ذلك بخلاف ابي حنيفة فإنه باطل بالضرورة وإن ظن ان دليل الشافعي وهو قوله عليه الصلوة والسلام **لا صلوة إلا بفاتحة الكتاب** صريح في هذا المعنى فذلك موقوف على معرفة هذا الحديث ومعرفة الحجج لابي حنيفة ومعرفة انه لا حجة اسبق من هذا وامثاله وذلك مما هو ليس من شأن المقلد لان كل احد ينصب على طبق مذاهبه دلائل وشواهد ولكل وجهة هو موليها وفوق كل ذي علم عليم لا يقال ان ابا حنيفة سئل ان قولك اذا خالف كتاب الله فبأي شئ اعمل فقال بكتاب الله ثم سئل انه اذا خالف السنة فقال بسنة رسول الله ثم سئل انه اذا خالف قول الصحابة فقال بقول الصحابة ثم سئل انه اذا خالف قول التابعي فقال التابعي رجل وانا رجل فدل هذه الحكاية على خلاف ما ذكرتم من الاستبداد على قول ابي حنيفة من غير عمل على الكتاب والسنة من غير التفات اليه لانا نقول ان كلامنا هذا فيما ابلغ السنة او قول الصحابة لابي حنيفة ثم اول ذلك بنوع من التحمل والتاويل لانه لا يجوز لمتبعيه ان يعمل بالسنة او قول الصحابة اذ لا شك ان ابا حنيفة كان اعلم منه فالتقليد لمعنى لهم اولى واخرى واما اذا لم يبلغ السنة او قول الصحابة له فانا نقر ايضا ان تقليد حينئذ بالسنة او قول الصحابة بعد علم صحتها واجب ولم يجز العمل حينئذ على قول ابي حنيفة للمخالفة وانما يعمل بالسنة او قول الصحابة حينئذ اذ ادى اليه رأى مجتهد لكن لا يجب انه قول مجتهد بل من حيث انه سنة او قول الصحابة واما اذا لم يؤد اليه

رأى مجتهد فلم يجز العمل به لأنه خلاف الإجماع وهو باطل" لكن بقي الكلام في حق من يكون صاحب الإلهام من عند الله تعالى فإنه يمكن أن يقول إني ألهم من عند الله تعالى بالعمل على مسئلة فلانية بطريقة فلانية وعلى أخرى بطريق أخرى فلا نتبع وتنا أن يقول إنه لا يخلو إما أن يكون ذلك الإلهام موافقا لأحد من المذاهب الأربعة أو لا فإن لم يكن موافقا كان معاقبا في عمله وكان ذلك الإلهام مخطاء ومن عند الشيطان وإن وافق فعمله بأي ما ألهم وإن كان معقولا بحسب الظاهر لكن لما كان ذلك سببا للفساد بأن يقول كل واحد إني ألهم بكذا ينبغي أن يكون التقليد مخصصا لمذهب معين خاصة غاية ما في الباب أن يعمل الصوفي بالأحوط ما أمكن لدفع الحرج وذلك فيما أمكن التطبيق مثل أن لا يأكل الحنفية الأرنب احتياطا فإنه يجوز أبو حنيفة بيعها ولا يوجبها والشافعي ينكر إباحتها فإنه لو لم يأكل يكون عاملا على كلا المذهبين وإن أكل يحتمل أن يقع في الحرام ويخالف مذهب الشافعي بخلاف ما إذا لم يكن التطبيق كما في قراءة الفاتحة فإن الشافعي يوجبها وأبو حنيفة يحرمها فإنه لا يجوز للحنفي العمل على مذهب الشافعي من حيث أنه مذهب الشافعي وإن كان يجوز من حيث أن محمدا استحسنه لما عرفت وأما التأليف فلأن الاجتهاد وإن كان لم يختم ويحتمل يوجد مجتهد آخر مجتهد على خلافهم بل قد وقع كذلك وقد وجد المجتهد من قريب بمائة أو أكثر لكن قد وقع الإجماع على أن الاتباع إنما يجوز للأربع فلا يجوز الاتباع لأبي يوسف ومحمد وزفر وشمس الأئمة إذا كان قولهم مخالفا للأربع وكذا لا يجوز الاتباع لمن حدث مجتهد مخالف لهم

خلاصہ ترجمہ اس عبارت تفسیر احمدی کا یہ ہے کہ اگر کہے کوئی جو حق
ہوا حق موضع خلاف مین واحد پس کیا معنی ہو نگے حقیقت مذاہب اربعہ کے تو
جواب اوسکا یہ ہے کہ حق تعالی واحد احتمال رکھتا ہے قول حنفی مین اور احتمال
رکھتا ہے قول شافعی مین پس چارون مذاہب حق ہوئے ساتھ اس معنے کے
پس مقلد نے جبکہ کسی مجتہد کی تقلید کی نکل گیا وجوب سے مگر لائق ہے تقلید کرنی
ایک امام کی لازم پکڑ کر اور نہ جانا دوسری طرف پھر اگر کوئی کہے کہ کیا ضرورت ہے
اتباع ابو حنیفہ کی مثلاً اسواسطے کہ نہ حکم کیا ساتھ اوسکے خدانے اور نہ رسول نے
بلکہ نہ امام ابو حنیفہؒ نے بھی واسطے اپنی تابعداری کے تصریح کی اور لو فرضنا اتباع
مجتہد کا لازم ہے مقلد کو پس کونسی ضرورت ہے بعینہ ایک مذہب کو لازم پکڑنا
بلکہ جائز ہے کہ عمل کرے ساتھ ایک مذہب کے پھر نقل کرے دوسرے مذہب کی
طرف چنانچہ منقول ہے اکثر اولیا راشدے اور جائز ہے اوسکو عمل کرنا ایک مسئلہ مین
ایک مذہب پر دوسرے مین دوسرے پر جیسا کہ مذہب ہے صوفیہ کا اور اگر تسلیم
کیا پس پھر کہان سے معلوم ہوا منحصر ہونا مذہب کا چار مین اور حالانکہ مجتہد مینا
قریب سو یا زیادہ کے جیسا کہ ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور امام غزالیؒ اور مثل اون کے
اور اجتہاد نہین ختم ہوا ابتک جواب اسکا یہ ہے کہ اول البتہ انسان خالی نہین
ہے اس سے کہ کوئی کام کرے نہین کسی کام مین سے یا کرے اول تو باطل ہے
واسطے قول خدا کے اَیَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ یُّتۡرَکَ سُدًی اور واسطے اوسکے
کہ منفرد انسان محتاج ہے بیع اور شرا اور لباس اور طعام وغیرہ مین اور اگرچہ
نہ کرے نماز روزہ پس مقرر ہوا عمل کرنا ساتھ کسی عمل کے اور مشغول ہونا ساتھ
کامون کے اور اب نہ خالی ہوگا اس سے کہ یا تمسک پکڑیگا اسمین قرآن اور
سنت سے یا نہین اور ثانی باطل ہے ساتھ اجماع مسلمانون کے پس مقرر ہوا

تمسک کرنا اسمین ساتھ ادرسنت کے اور اُس وقت نہ خالی ہوگا اُس سے یا تو ہوگی اوسکو قدرت معرفت پر وجہون اور معنون اور حکمون اُنکے کے یا نہ ہوگی اور ثانی ضرور ہے یہ کہ ہوگا ایک کا تابع اماموں سے پس یہ مراد ہے اور اول یعنے قادر ہو معرفت وجوہ وغیرہ پر یا ہونا اوسکو ساتھ اس قدرت کے قوۃ اور ملکہ استنباط مسایل پر یا نہ ہونا اور اول مجتہد ہے اور نہین گفتگو اسمین بلکہ ہم بھی مُقِر ہین ساتھ عدم اتباع اوسکی کے واسطے مجتہد دوسرے کے اور دوسرا دو حال سے خالی نہین یا تو ہوگا تابع کسی کا اُنمے سے پس تو یہی ہے مراد یا نہ ہوگا تابع کسی کا بلکہ کہوے کہ عمل میرا اصول ثلثہ پر ہے اور مین تابع کسی کا نہین ہون پس تو جواب کہتے ہین ہم ہونا اصول شرع کے تین یہ اول مسئلہ وہ ہے کہ بنا کیا ابو حنیفہؒ نے اور بھی کچھ کمتر نہین ہے احتیاج ہونے مین مسائل قیاسیہ مین اور معرفت ناسخ اور منسوخ مین اور معرفت ہونے مین اجماع قطعی کے مقدم اوپر خبر واحد کے اور ہونے مین عام مخصوص البعض کے ظنی اور امثال اسکے سب تعلیمات کتاب اور سنت اور اجماع اور احکام اوسکی کے اسواسطے نہین یہ سب مگر اصطلاحین ابو حنیفہ کی پس کہ ہر ہی بجا گو لازم آوےگی تابعداری کسی کی ضرور اور ثانی وہ کہ مقلد نے جبکہ لازم پکڑی تابعداری واجب ہے اوسپر ہمیشہ رہنا اوسی مذہب پر اور نہ نقل کرنی طرف مذہب دوسرے کے اسواسطے کہ انتقال سے ثابت ہوتا ہے یہ کہ اسکے نزدیک ظاہر ہووے ابطال مذہب اول کا اور حالانکہ اہل ہر مذہب کے قائل ہین ساتھ حق ہونے چارون مذہب کے پھر اگر اوسمین جسمین انکار کرتا تھا بنا پر اوسکے کہ منقور انجان کو تو کوئی وجہ نہین طرف انتقال کے اور عالم کو نہایت وجہ انتقال کے ترجیح اولی ہے جانب مرجوح الیہ سے اور یہ موقوف ہے اوپر ازدیاد فضیلت اور نقصان اسکے کے پس تو البتہ تمام ہر ایک قائم کریگا دلائل اوپر موافق مذہب

اپنے کے اور عالم غیر مجتہد کو نہین قدرت ترجیح دینے کی مذاہب مین باعتبار دلائل کے اسواسطے یہ ترجیح دلائل کی موقوف ہے جاننے پر اصطلاحین ہر ایک کی اور جاننے پر کتاب کے مع تقسیمات اربعہ کے اور اسیطرح سنت مع اون تقسیمات کے جو کہ مختص ساتھ سنت کے ہین اور دریافت کرنے پر اجماع کے ساتھ اقسام ثلثہ کے اور قیاس کے مع شروط اور احکام اور ارکان اوسکے کے اور یہ سب باتین مشکل ہین حق مین مقلد کے اور سوا اوسکے نہین جانا گیا حق ہے نزدیک اللہ کے پس انتقال کرنا ایک مذہب سے طرف دوسرے مذہب کے ترجیح بلا مرجح ہے اور نہین لازم آتا ہے ہم پر یہ کہ جو کوئی بالغ ہوا اور اختیار کیا کسی مذہب کو اچھا سمجھکر تو لازم آتی ہے اوسکے حق مین ترجیح بلا مرجح اسواسطے مرجح اوس کا قصد اوسکا ہے یا شہر والین یا اطراف یا باپ دادا یا بادشاہ اسکا اس مذہب پر اسواسطے اسی طرح واقع ہے اسپر عمل اور یہ مانند اجماع کے ہے اور اولیاء اللہ پس خارج ہین مبحث سے اور شاید اونکو ظاہر ہوئی ایسے اسرارون سے کہ وہ نہ ظاہر ہوئی اوروں پر سوا اونکے اور دیکھا انھون نے انتقال مذہب مین کچھ مصلحت اور حکمت پس اونپر اورون کا قیاس کرنا نہ چاہیے اور جیسا کہ جائز نہین انتقال ایک مذہب سے طرف دوسرے کے ایسا ہی نہین جائز ہے عمل کرنا ایک مسئلہ مین ایک مذہب پر دوسرے مین دوسرے مذہب پر اسی سبب سے کہ مقرر انکا ان کو کوئی وجہ نہین اس باب مین اور عالم کو بھی کوئی وجہ نہین مگر علم اوسکا کہ تحقیق فلانے امام نے خطا کی فلانے مسئلہ مین اور پہنچا مطلب کو فلانے مسئلہ مین اور فلان امام برعکس اسکے ہے جیسا کہ پڑھنا حنفی کا الحمد کو پیچھے امام کے جائز نہین اگر اس اعتقاد سے پڑھے کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ پہنچے مطلب کو اور امام ابو حنیفہ نے خطا کی پس یہ اعتقاد بالفرد رۃ باطل ہے اور اگر گمان کرے کہ دلیل امام شافعی رہ

کی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے لاصلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب صریح اسی معنی مین پس یہ موقوف ہے معرفت اس حدیث اور معرفت دلائل ابوحنیفہ رحمہ اللہ پر اور معرفت اس بات کی کہ تحقیق کوئی حجت اس سے بڑھکر نہین اور امثال اسکے اور یہ معرفت مذکورہ شان مقلد سے نہین اسواسطے ہر ایک قائم کرتا ہے دلائل اور حجج اور ہر ایک کے لئے ایک طرف ہے کہ وہ منہ پھیرتا ہے اُدھر اور فوق ہر صاحب علم کے علیم ہے اور یہ نہ کہا جاویگا کہ امام اعظم ابوحنیفہؒ سے پوچھا گیا کہ اگر قول آپ کا مخالف ہو کتاب اللہ سے پس ساتھ کس کے عمل کیا جاوے فرمایا ساتھ کتاب کے پھر پوچھا اگر ساتھ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہو پس فرمایا ساتھ سنت کے پھر پوچھا اگر مخالف ہو قول صحابہؓ کے کہا ساتھ قول صحابہؓ کے پھر پوچھا جبکہ مخالف ہو قول تابعی کو پس کہا تابعی ایک آدمی ہے اور مین بھی ایک آدمی ہون پس تو ثابت ہوا اس سے خلاف اُسکا جو تم نے ذکر کیا قرار دینا قول امام ابوحنیفہؒ پر سوا عمل کرنیکے کتاب اور سنت پر اور عدم التفات سے طرف اُسکے اسی سبب سے کہتے ہین ہم کہ کلام ہمارے اوسمین ہے کہ جب پہنچے سنت یا قول صحابہؓ کا ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو اور پھر تاویل کی اُسمین ساتھ کسی نوع کے تحمل اور تاویل سے واسطے اوسکے کہ مقرر نہین جائز واسطے متبع ابوحنیفہؒ کے عمل کرنا سنت کا اور قول صحابہ کا اسواسطے کہ بیشک ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس سے زیادہ تر عالم تھے پس تقلید واسطے معنے سمجھنے ابوحنیفہؒ کے اولی اور لائق تر ہے اور اگر نہ پہنچے سنت یا قول صحابہ کا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو پس البتہ اقرار کرتے ہین ہم بھی کہ تحقیق تقلید اسوقت ساتھ سنت یا قول صحابہؓ کے بعد علم صحت اُسکی کے واجب ہے اور نہین جائز عمل اُسوقت مین اوپر قول ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے بسبب مخالفت کے اور اسوقت مین ساتھ سنت کے یا قول صحابہ کے عمل کریگا جبکہ پہنچیگی طرف اسکے رائے مجتہد کی لیکن نہ اس حیثیت کے ساتھ کہ وہ قول مجتہد کا ہے بلکہ اس حیثیت سے کہ وہ

سنت ہے یا قول صحابہ کا اور جبکہ نہ پہنچے طرف اُسکے رائے مجتہد کی پس نہیں جائز عمل ساتھ
اسکے اسواسطے کہ وہ عمل خلاف اجماع کے ہے اور خلاف اجماع کا باطل ہے لیکن باقی رہی
کلام اونکے حق مین جو کہ ہین صاحب الہام پس البتہ ممکن ہے کہنا انکو کہ ہم الہام کیے گئے اللہ تعالیٰ
کیطرف سے ساتھ عمل کرنیکے فلانے مسئلہ پر ساتھ طریقے فلان کے اور دوسری پر بطریق دوسرے کی
کے پس نہیں تابعداری کرتے ہم ایک کی اور جائز ہے ہم کو کہنا کہ تحقیق وہ عمل بالالہام دو حال
سے خالی نہین یا تو ہوگا موافق ایک کے مذاہب اربعہ سے یا نہ ہوگا پس اگر نہ موافق ہوا تو
ہوگا معاقب اسکے عمل کرنیمین اور ہوگا یہ الہام خطا اور شیطان کی طرف سے اور اگر موافق
ہوا پس عمل اوسکا ساتھ الہام کے اگرچہ مقبول ہے باعتبار ظاہر کے لیکن ہوا یہ سبب فساد
کا اسواسطے کہیگا ہر ایک مین الہام کیا گیا ہون ساتھ اسکے پس لائق اور افضل ہے ہونا
تقلید منحصر مذہب معین مین خاص خاصۃً فی الباب عمل کرنا صوفی کا ساتھ احوط کے واسطے
دفع حرج کے اور یہ اسمین ہے جسمین ممکن ہو تطبیق مثلاً نہ کھانا حنفی کا خرگوش کو واسطے
احتیاط کے جائز ہے اسواسطے ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مباح رکھا ہے اسکو اور نہ واجب
رکھا اور شافعیؒ نے انکار کیا اوسکی اباحت کا پس اگر نہ کھایا ہوا عامل دونون مذہب کا اور
اگر کھایا تو محتمل ہے یہ کہ پڑے حرام مین اور مخالف ہو مذہب شافعی رحمہ اللہ کے بخلاف اس
مسئلے کہ جسمین نہ ہوسکے تطبیق جیسا کہ قرأۃ فاتحہ مین امام شافعی رحمہ اللہ واجب کہتے
ہین اور امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حرام رکھتے ہین پس جائز نہین حنفی کو عمل کرنا مذہب
شافعی پر اس جہت سے کہ یہ مذہب شافعی ہے اور اگرچہ جائز ہے اس جہت سے
کہ امام محمد رحمہ اللہ نے مستحسن رکھا ہے اوسکو واسطے اسکے کہ یہچانا تو نے اوز نبیرا ایسے
اسواسطے کہ تحقیق اجتہاد اگرچہ نہین ختم ہوا اور احتمال رکھتا ہے یہ کہ پایا جاوے مجتہد
دوسرا کہ اجتہاد کرے برخلاف اسکے بلکہ تحقیق وقوع مین آیا ایسا اور تحقیق پائے گئے
مجتہد قریب سو یا زیادہ کے لیکن تحقیق واقع ہوا اجماع اسپر کہ تحقیق اتباع جائز ہے

واسطے چار کے پس نہین جائز اتباع ابی یوسف اور محمد اور زفر اور شمس الائمہ رحمۃ اللہ علیہم کا جبکہ ہو قول انکا مخالف چارون کے اور اسیطرح جائز نہین اتباع اوسکا جو نیا مجتہد پیدا ہوا مخالف ائمہ اربعہ کے انتہی اور بیچ میزان شعرانی کے صفحہ اڑتیس سطر چودہ مین ہے

وَکَانَ سَیِّدِیْ عَلِیُّ الْخَوَاصِ اِذَا سَأَلَہُ اِنْسَانٌ عَنِ التَّقْلِیْدِ بِمَذْہَبٍ مُعَیَّنٍ اَلْاٰنَ ھَلْ ھُوَ وَاجِبٌ اَمْ لَا یَقُوْلُ لَہٗ یَجِبُ عَلَیْکَ التَّقْلِیْدُ بِمَذْہَبٍ اِلٰی اَنْ قَالَ خَوْفًا مِنَ الْوُقُوْعِ فِی الضَّلَالَۃِ وَعَلَیْہِ عَمَلُ النَّاسِ الْیَوْمَ ترجمہ تھے سید میرے علی الخواص رحمہ اللہ جبکہ پوچھتا اونسے انسان تقلید مذہب معین سے اس زمانہ مین آیا واجب ہے یا نہین کہتے اوسکو واجب جان تقلید مذہب معین کی واسطے خوف کرنے کے ضلالۃ اور گمراہی مین اور اوسپر ہے عمل لوگون کا آج کے دن تک۔ اور صفحہ اکتالیس سطر پانچوین مین میزان کی ہے لَوْلَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَّلَ بِشَرِیْعَتِہٖ مَا اُجْمِلَ فِی الْقُرْاٰنِ لَبَقِیَ الْقُرْاٰنُ عَلٰی اِجْمَالِہٖ کَمَا اَنَّ الْمُجْتَھِدِیْنَ لَوْ لَمْ یُفَصِّلُوْا مَا اُجْمِلَ فِی السُّنَّۃِ لَبَقِیَتِ السُّنَّۃُ عَلٰی اِجْمَالِھَا ترجمہ اگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم تفصیل کرتے ساتھ شریعت اپنی کے اوس چیز کو جو کہ مجمل تھا قرآن مین البتہ باقی رہتا قرآن اوپر اجمال اپنے کے جیسا کہ ائمہ مجتہدین اگر نہ بیان کرتے جو کہ اجمال تھا سنت مین البتہ باقی رہتی سنت مجمل وَقَالَ الشَّیْخُ زَکَرِیَّا لَوْلَا بَیَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْمُجْتَھِدِیْنَ لَنَا مَا اُجْمِلَ فِی الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ لَمَا قَدَرَ اَحَدٌ مِّنَّا عَلٰی ذٰلِکَ کَمَا اَنَّ الشَّارِعَ لَوْلَا بَیَّنَ لَنَا بِسُنَّتِہٖ اَحْکَامَ الطَّھَارَۃِ مَا اھْتَدَیْنَا لِکَیْفِیَّتِھَا مِنَ الْقُرْاٰنِ وَلَا قَدَرْنَا عَلَی اسْتِخْرَاجِھَا مِنْہُ وَکَذَا الْقَوْلُ فِیْ سَائِرِ الْاَحْکَامِ ترجمہ اور کہا شیخ زکریا رحمہ اللہ نے کہ اگر نہ ہوتا بیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مجتہدون کا ہمارے لئے اوس چیز کا جو کہ مجمل تھا کتاب اور سنت مین البتہ نہ قادر ہوتا کوئی ہمارے مین سے اوسپر جیسے مقرر شارع اگر نہ بیان کرتا ہمارے

واسطے ساتھ سنت کے احکام طہارت کے نہ راہ پاتے ہم واسطے دریافت کیفیت اوسکے کے قرآن سے اور نہ قادر ہوتے اوپر نکالنے احکام کے اوس سے اور اسیطرح قول سب احکام مین جسمین وارد ہوا اجمال فَصْلٌ فِي بَيَانِ جُمْلَةٍ مِنَ الْأَمْثِلَةِ الْمَحْسُوسَةِ الَّتِي يُعْلَمُ مِنْهَا اِتِّصَالُ أَقْوَالِ جَمِيعِ الْمُجْتَهِدِينَ وَمُقَلِّدِيهِمْ بِعَيْنِ الشَّرِيعَةِ الْكُبْرَىٰ فَتَأَمَّلْهَا تُرْشَدْ إِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالَىٰ ترجمہ یعنے یہ فصل بیان مین اُن مثالون کے ہے جنھون سے معلوم ہوتا ہے اتصال اقوال مجتہدین اور مقلدین انکے مجتہدین ساتھ عین شریعت کبریٰ کے پس سوچ ان مثالونکو راہ پاویگا تو انشاء اللہ تعالیٰ وَهٰذِهِ صُورَةُ الْأَمْثِلَةِ الْمَحْسُوسَةِ الْمَوْعُودِ بِذِكْرِهَا فَمِثَالُ حَضْرَةِ الْوَحْيِ تَفَرُّعُ جَمِيعِ الْأَحْكَامِ عَنْهَا هٰكَذَا ترجمہ اور یہ صورت ہے اُن مثالون محسوسہ کی جو وعدہ کیا گیا تھا ساتھ ذکر کرنے انکے کے پس مثال حضرت وحی کی اور نکلنا اور تفرع ہونا سب حکمونکا اوس سے اسطرح ہے

حضرت الوحی التی لا تکلیف
حضرت العرش
حضرت الکرسی
حضرت القلم الاعلیٰ
حضرت اللوح المحفوظ
حضرت الواح المحو والاثبات
حضرت جبرئیل علیه السلام
حضرت محمد علیه الصلوۃ والسلام
حضرت الصحابۃ رضی اللّٰہ عنهم
حضرت الائمۃ المجتهدین
حضرت مقلدیهم

وَهٰذِهٖ مِثَالُ صُوْرَةِ اِتِّصَالِ مَذَاهِبِ الْمُجْتَهِدِیْنَ وَاَقْوَالِ مُقَلِّدِیْهِمْ بِنَحْوِ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ مِنْ طَرِیْقِ السَّنَدِ الظَّاهِرِ فَتَاَمَّلْهَا ترجمہ اور یہ مثال صورت اتصال مذاہب مجتہدین اور اقوال مقلدون اونکی کے ساتھ کتاب اور سنت کے طریقہ سند ظاہر سے پس غور کر اور سوچ اوسکو الامام ابوحنیفۃؒ عن عطاءؒ عن ابن عباسؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل ترجمہ امام ابوحنیفہؒ نے اخذ کیا عطاؒ سے اور عطاؒ نے ابن عباسؓ سے اور ابن عباسؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول اللہ نے جبرئیل سے اور جبرئیل نے اللہ عزوجل سے پس جو کہ مقلد ہے کسی امام کا چارون مین سے وہ مقلد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے الامام مالکؒ عن نافعؒ عن ابن عمرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل ترجمہ امام مالکؒ نے اخذ کیا نافعؒ سے نافعؒ نے ابن عمرؓ سے ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے جبرئیلؑ نے اللہ عزوجل سے الامام الشافعیؒ عن مالکؒ عن نافعؒ عن ابن عمرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل ترجمہ امام شافعیؒ نے اخذ کیا مالکؒ سے مالکؒ نے نافعؒ سے نافعؒ نے ابن عمرؓ سے ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے رسول اللہ نے جبرئیلؑ سے جبرئیلؑ نے اللہ عزوجل سے الامام احمدؒ عن الشافعیؒ عن مالکؒ عن نافعؒ عن ابن عمرؓ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن جبرئیل عن اللہ عزوجل ترجمہ امام احمدؒ نے اخذ کیا مذہب شافعیؒ سے اور شافعی نے مالکؒ سے اور مالکؒ نے ابن عمرؓ سے اور ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیلؑ سے اور جبرئیلؑ نے اللہ عزوجل سے وَهٰذَا مِثَالُ قِبَابِ الْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِیْنَ عَلٰى نَهْرِ الْحَیَاتِ فِی الْجَنَّةِ الَّذِیْ هُوَ مَظْهَرُ نَهْرِ الشَّرِیْعَةِ الْمُطَهَّرَةِ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّمَا ذَكَرَ قُبَّةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَعَ قِبَابِ الْاَئِمَّةِ الْاَرْبَعَةِ لِاَنَّهُمْ مَا نَالُوْا هٰذَا الْمَقَامَ

الا باتباع شریعتہ فکان من کمال نعیمہم فی الجنۃ شہود ذاتہ فتأملہ تھتدی
انشاء اللہ تعالیٰ ترجمہ اور یہ مثال قبون ائمہ مجتہدین کی ہے نہر حیات پر جنت
مین جو کہ مظہر ہے بحر شریعت کا دنیا مین اور ذکر کیا ہمنے اسمین قبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو ساتھ قبون ائمہ اربعہ کے اسواسطے کہ مقرر انھون نے نہین پایا اس مقام کو مگر
ساتھ اتباع شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ہوا کمال نعمتونکا انکی جنت مین حضور ذات
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پس سوچ اوس کو ہدایت پاویگا تو انشاء اللہ تعالیٰ
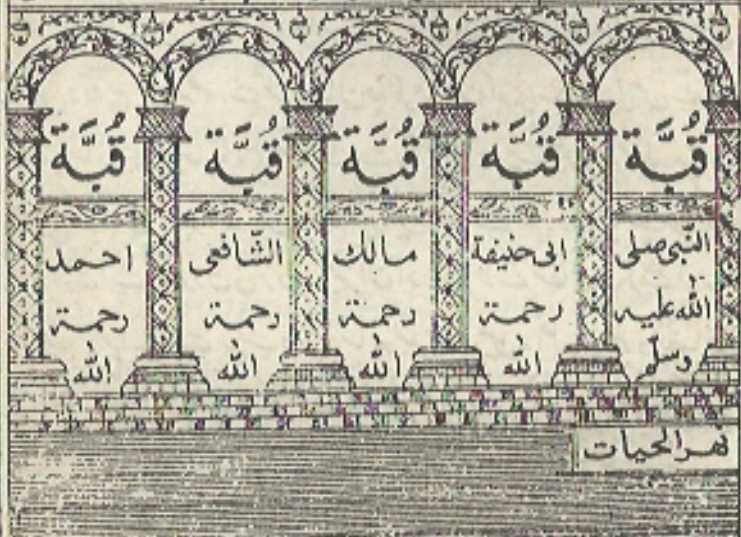
اَقُوْلُ اِنَّمَا اقْتَصَرْنَا عَلٰی قِبَابِ الْاَئِمَّۃِ الْاَرْبَعَۃِ مِنَ الْمُجْتَہِدِیْنَ لِاَنَّہُمْ ھُمُ الَّذِیْنَ
دَامَتْ تَدَیُّنُ مَذَاہِبِہِمْ اِلٰی عَصْرِنَا ھٰذَا وَکَانُوْا نُوَّابًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ فِیْ ھِدَایَۃِ اُمَّتِہٖ اِلٰی شَرِیْعَتِہٖ فَکَاَنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَمُتْ اِلٰی
یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ فَلِذٰلِکَ جَعَلْنَا قِبَابَہُمْ بِجَانِبِ قُبَّتِہٖ فَلَا یُفَارِقُوْنَہٗ فِی الدُّنْیَا
وَلَا فِی الْاٰخِرَۃِ وَمَا رَسَمْتُ ھٰذِہِ الْقِبَابَ بِعَقْلِیْ وَاِنَّمَا رَسَمْتُہَا عَلٰی صُوْرَۃِ
مَا رَاَیْتُہَا فِی الْجَنَّۃِ فِیْ بَعْضِ الْوَقَائِعِ ترجمہ کہتا ہون مین اقتصار کیا ہمنے اوپر

قبون چار امام کے مجتہد ہیں اسلئے کہ مقرر یہ وہ ہین کہ جنکی ہمیشہ تدوین مذہب کی
رہے زمانے ہمارے تک اور تھے یہ نائب اور نواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیچ ہدایت کرنے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس گویا صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہین قیامت تک پس اسی سببسے گردانا
ہمنے قبون ائمہ اربعہ کو پہلو مین قبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس نہین جدا وہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے دنیا مین اور نہ آخرت مین اور نہین لکھا مین نے انکی قبون کو اپنی
عقل سے مگر لکھا مین نے اسکو اس صورت پر جو کہ دیکھا مین نے اوسکو جنت مین
بعض وقائع مین یہ صورت ثلثہ آسان جانکر میزان کبری سے نقل کی مین نے تاکہ
لوگ بآسانی سمجھ بوجھکر تاریکی ضلالت سے روشنی ہدایت مین آکر مقلد مذہب
معین کے ہون اور جو مقلد ہین وہ قائم رہین اسواسطے مقرر دن قیامت کو ہرایک
امام اپنے اپنے مقلدون کی نزدیک میزان اور پلصراط کے شفاعت کرینگے اور
ہرایک امام اپنے اپنے مذہب والونکو ساتھ لیکر جنت مین داخل ہونگے وایضا فیہ
إِنَّ أَئِمَّةَ الْفُقَهَاءِ وَالصُّوفِيَّةِ كُلُّهُمْ يَشْفَعُونَ فِي مُقَلِّدِيهِمْ وَيَلَاحَظُونَهُمْ
عِنْدَ طُلُوعِ رُوحِهِ وَعِنْدَ سُؤَالِ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ لَهُ وَعِنْدَ النَّشْرِ وَالْحَشْرِ وَالْحِسَابِ
وَالْمِيزَانِ وَالصِّرَاطِ وَلَا يَغْفُلُونَ عَنْهُمْ فِي مَوْقِفٍ مِنَ الْمَوَاقِفِ وَلَمَّا مَاتَ
شَيْخُنَا شَيْخُ الْإِسْلَامِ الشَّيْخُ نَاصِرُ الدِّينِ اللَّقَانِي رَآهُ بَعْضُ الصَّالِحِينَ فِي
الْمَنَامِ فَقَالَ لَهُ مَا فَعَلَ اللّٰهُ بِكَ فَقَالَ إِذَا أَجْلَسَنِي الْمَلَكَانِ فِي الْقَبْرِ
لِيَسْأَلَانِي أَتَاهُمُ الْإِمَامُ مَالِكٌ فَقَالَ أَمِثْلُ هٰذَا يَحْتَاجُ إِلَى سُؤَالٍ فِي إِيمَانِهِ
بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ تَنَحَّيَا عَنْهُ فَتَنَحَّيَا عَنِّي وَإِذَا كَانَ مَشَايِخُ الصُّوفِيَّةِ
يُلَاحِظُونَ أَتْبَاعَهُمْ وَمُرِيدِيهِمْ فِي جَمِيعِ الْأَهْوَالِ وَالشَّدَائِدِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْآخِرَةِ فَكَيْفَ بِأَئِمَّةِ الْمَذَاهِبِ الَّذِينَ هُمْ أَوْتَادُ الْأَرْضِ وَأَرْكَانُ الدِّينِ

وَأُمَنَاءُ الشَّارِعِ أُمَّتِهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَجْمَعِيْنَ ترجمہ میزان مین ہے کہ مقرر فقہا
اور صوفیہ سب شفاعت کرتے ہین اپنے مقلدون کی اور ملاحظہ فرماتے ہین اونکو وقت
نزع روح کے اور وقت سوال منکر نکیر کے اور وقت حشر اور نشر اور حساب اور میزان
اور پلصراط کے اور نہین غافل ہوتے اُنسے کسی موقف مین مواقف سے اور جبکہ فوت
ہوے شیخ الاسلام شیخ ناصر الدین اللقانی رحمہ اللہ دیکھا اونکو بعض صلحاے خواب مین
اور کہا کیا معاملہ کیا اللہ نے ساتھ تیرے کہا اُسنے جبکہ بٹھلایا مجھکو دو فرشتون نے قبر مین
توکہ سوال کرین مجھسے آئے نزدیک اُنکے امام مالک رحمہ اللہ اور فرمایا کیا ایسے
شخص سے حاجت رکھتے ہو سوال کرینگی بیچ ایمان اوسکے کے ساتھ اللہ اور رسول
اللہ کے جاؤ دونون اوسکی طرف سے پس پھر گئے وہ دونون مجھسے اور جبکہ ہون مشائخ
صوفیہ ملاحظہ کرتے اتباع اور مریدون کو اپنے بیچ سب ہولون اور شدتون کے دنیا
مین اور آخرۃ مین پس کیا حال اُن امامون مذاہب کا جو کہ ہین میخین زمین کی اور
ارکان دین کے اور اُمنا شارع کے اور امت اوسکی کے راضی ہو اللہ ان سب
پس راضی ہو اور خوش اے بھائی ساتھ تقلید ایک مذہب معین کے مذاہب اربعہ سے
وَفِي الْجُزْءِ الثَّانِي مِنْ كِتَابِ تَفْسِيْرِ الْقُرْآنِ الْمُسَمّٰى بِرُوْحِ الْبَيَانِ لِلْفَاضِلِ
الشَّيْخِ إِسْمٰعِيْلَ حَقِّيْ أَفَنْدِي فِي قَوْلِهِ تَعَالٰى يَوْمَ نَدْعُوْا كُلَّ أُنَاسٍ
بِإِمَامِهِمْ أَيْ بِمَنْ أْتَمُّوْا بِهِ مِنْ نَبِيٍّ فَيُقَالُ يَا أُمَّةَ مُوْسٰى يَا أُمَّةَ
عِيْسٰى وَنَحْوَ ذٰلِكَ أَوْ مُقَدَّمٍ فِي الدِّيْنِ فَيُقَالُ يَا حَنَفِيُّ وَيَا شَافِعِيُّ
وَنَحْوُهُمَا أَوْ كِتَابٍ فَيُقَالُ يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ وَيَا أَهْلَ الْإِنْجِيْلِ أَوْ غَيْرِهِمَا
أَوْ دِيْنٍ فَيُقَالُ يَا مُسْلِمُ وَيَا نَصْرَانِيُّ وَيَا مَجُوْسِيُّ وَغَيْرِ ذٰلِكَ ترجمہ جلد دویم
تفسیر روح البیان مین صفحہ چار سو پینتالیس ۴۴۵ اور سطر تینتیس ۳۳ مین ہے قول اللہ تعالیٰ
یَوْمَ نَدْعُوْا آخر آیۃ تک جب دن بلاوینگے ہم گروہ بنی آدم کو ساتھ امامون اُنکے کے

یعنے ساتھ اوسکے کہ اقتدا اور پیروی کرتے تھے ساتھ اُس کے نبی علیہم السلام سے
پس پکارا جاویگا یا امۃ موسیٰ اور یا امۃ عیسیٰ اور مثل اوسکے یا ساتھ اوسکے جو کہ
مقدم اور پیشوا ہو دین مین پس بلایا جاویگا یا حنفی و یا شافعی اور مثل ان دو کے
یا مالکی یا حنبلی یا امام ہو طریقت مین پس پکارا جاویگا یا قادری یا چشتی یا نقشبندی
وغیرہ یا کتاب مین پس کہا جاویگا یا مسلم اور یا نصرانی اور یا مجوسی اور سوا اسکے،
وَفِی التَّاوِیْلَاتِ النَّجْمِیَّۃِ تُشِیْرُ اِلٰی مَا یَتْبَعُہٗ کُلُّ قَوْمٍ وَّھُوَ اِمَامُھُمْ
ترجمہ اور تاویلات نجمیہ مین ہے کہ اشارہ کرتی ہے یہ آیت طرف اوسکے کہ جسکی
تابعداری کرتے ہین ہر قوم وہ امام اوسکا ہے وَفِی تَفْسِیْرَاتِ الْاَحْمَدِیَّۃِ
وَالْاِنْصَافُ اَنَّ الْاِنْحِصَارَ الْمَذَاھِبِ فِی الْاَرْبَعَۃِ وَاتِّبَاعُھُمْ فَضْلُ اِلٰھِیٌّ
وَّقَبُوْلِیَّۃٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی لَا مَجَالَ فِیْہِ لِلتَّوْجِیْھَاتِ وَالْاَدِلَّۃِ ترجمہ اور
تفسیر احمدیہ مین ہے کہ حق اور انصاف یہ ہے کہ مقرر انحصار مذاہب کا بیچ چار
مذہب کے ہے اور اتباع اور تقلید اونکی فضل الٰہی ہے اور مقبول عند اللہ ہے
کہ نہین مجال اور قدرت اسمین اوِلّہ اور توجیہات کو اسواسطے تقلید انکی عین اطاعت
خدا اور رسول خدا کی ہے اسواسطے کہ ذکر ہو چکا جو حکم پہنچا جبرئیلؑ کو جانب خدا سے
کہ یہ پہنچا نبی ہمارے کو اوس نے موافق حکم رب کے پہنچا یا حضرت کو اور حضرتؐ
سے پہنچا اصحابؓ کو اصحابؓ سے پہنچا اماموں کو اور اماموں سے پہنچا متقلدوں کو پس
جو کہ مذاہب مخالف مذاہب اربعہ کے ہین فرقون اہل ضلالت و ہوا سے مثل
معتزلہ اور روافض اور خوارج کے کہ انہی مین سے عبدالوہاب نجدی اور تبیع اُسکے
ہین جیسا کہ ذکر کیا رد المختار کے باب البغات مین ساتھ تشریح کے اور مولانا
فضل رسول بدایونی نے بوارق محمدیہ مین کہ وہ سب مذاہب باطل ہین
اور اس باب مین بہت رسائل اور فتوے بمواہیر علمائے مکہ اور مدینہ اور ہند اور

سندھ اور کلکتہ اور مدراس وغیرہ موجود ہین اور بلکہ بعض انمین سے چھپ بھی گئے
اُن سب سے تقلید مذہب اور التزام مذہب معین کا ثابت ہوتا ہے ۔ و فی الخلاصۃ
اَلنَّظَرُ فِیْ کُتُبِ اَصْحَابِنَا مِنْ غَیْرِ سَمَاعٍ اَفْضَلُ مِنْ قِیَامِ اللَّیْلِ ترجمہ خلاصہ
مین ہے کہ دیکھنا اور نظر کرنی بیچ کتابون اصحاب ہمارے کے سوا سُننے سے
افضل ہے قیام شب سے لَقَدْ تَمَّتِ الْکِتَابُ وَبَذَلْتُ مَا هُوَ الْمَقْدُوْرُ وَ
نُقِلَتْ مِنْهَا وَلَیْسَ عَلَی النَّاقِلِ اِلَّا اِیْصَالُ الْمَنْقُوْلِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ
نَاقِلَ الرِّوَایَاتِ عَنِ الرِّیَاءِ مُنَزَّهًا وَتَقَبَّلْهَا بِفَضْلِكَ وَاِنْ کَانَ الْقَائِلُ
عَاصِیًا وَسَمَّیْتُهَا هَدِیَّةَ الْحَرَمَیْنِ وَاَوْصِلْ ثَوَابَهَا اِلٰی اَرْوَاحِ الْمُعَلِّمِیْنَ
وَاجْعَلْهَا وَسِیْلَةً لِنَجَاتِ الْمُذْنِبِیْنَ اٰمِیْنَ یَا مُجِیْبَ السَّائِلِیْنَ وَقَدْ وَقَعَ
الْفَرَاغُ عَنْ رَسْمِهَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَاِنْ کَانَ فِی الظَّلَامِ بِسَبَبِ الْحَوَادِثِ
بِالْاِزْدِحَامِ فِیْ تَارِیْخِ اَرْبَعَةَ عَشَرَ مِنْ شَهْرِ ذِیْقَعْدَةٍ فِی الْبَلَدِ الْمَکَّةِ
الْمُبَارَکَةِ الْمُعَظَّمَةِ وَقْتَ الضُّحٰی یَوْمَ السَّبْتِ سَنَه ۱۲۷۹ اَلْفٍ مِائَتَیْنِ وَتِسْعَةٍ
وَسَبْعِیْنَ مِنْ هِجْرَةِ النَّبِیِّ اٰخِرِ الزَّمَانِ عَلٰی صَاحِبِهَا اَلْفُ اَلْفِ تَحِیَّةٍ
مِنَ الرِّضْوَانِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَکَاتِبِهٖ وَلِمَنْ نَظَرَ فِیْهَا بِنَظَرِ الرِّضَاءِ
وَالْاِصْلَاحِ وَعَفٰی عِنَایَتِهٖ وَلِجَمِیْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ وَاٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ترجمہ تحقیق ڈھونڈھا مین نے
کتابون کو اور خرچ کی مین نے کوشش موافق مقدور اپنی کے اور نقل کی مین نے
کتابون سے اور نہین ناقل پر مگر پہنچانا منقول عنہ کا یا اللہ کر ناقل کو روایات کی
ریا سے پاک اور قبول کر اوسکو ساتھ فضل اپنی کے اور اگرچہ ہے قائل گنہگار
اور نام رکھا مین نے اوسکا ہدیۃ الحرمین اور پہنچا ثواب اوس کا طرف ارواح

معلمین کے اور حاصل ہوئی فراغت اُس سے ساتھ فضل اللہ کے اور اگرچہ تھا مین بسبب کثرت حوادثات کے ظلام اور کشمکش مین بیچ تاریخ چودھوین ذیقعدہ کے شہر مکہ معظمہ مین وقت چاشت کے دن شنبہ کے سنہ ایکہزار دو سو اناسی ہجرت نبی آخر الزمان سے اوپر صاحب اوسکے ہزار ہزار تحفے رضا سے یا اللہ بخش مؤلف رسالہ کو اور کاتب کو اوسکے اور جس نے نظر کی اسمین ساتھ نظر رضا اور اصلاح کے ساتھ آنکھ عنایت کے اور سب امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اور اخیر پکارنا ہمارا یہ ہے الحمد للہ رب العالمین برحمتک یا ارحم الراحمین

یہ عبارت ہے مفتی مکہ معظمہ کی مع مہر بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ اَنْطِقْنَا بِمَا فِیْہِ رِضَاكَ بِجَاہِ عَرِیْضِ الْجَاہِ خَیْرِ اَنْبِیَائِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ شَرَّفَنَا بِسَیِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ وَاَکْرَمَنَا بِاَنْ جَعَلَنَا مِنْ خَیْرِ الْاُمَمِ بُشْرٰی لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ مِنَ الْعِنَایَۃِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْھَدِمٍ لَمَّا دَعَی اللّٰہُ دَاعِیَنَا لِطَاعَتِہٖ بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ الْمَنْعُوْتِ بِمَحَاسِنِ النُّعُوْتِ فِیْ شَرِیْفِ الْکِتَابِ　شعر

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْكٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ	فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ
لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا	اَحْیٰی اسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمِ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الْفِخَامِ وَالتَّابِعِیْنَ وَاَتْبَاعِ التَّابِعِیْنَ وَعَلَی الْعُلَمَاءِ اَئِمَّۃِ الدِّیْنِ اَمَّا بَعْدُ فَقَدْ نَظَرْتُ فِیْ ھٰذَا التَّصْنِیْفِ وَاَطْلَقْتُ رَایَۃَ الطَّرْفِ فِیْ رِیَاضِ ھٰذَا التَّرْصِیْفِ فَوَجَدْتُہٗ مُشْتَمِلًا عَلَی الْفَوَائِدِ الْمُھِمَّۃِ وَحَاوِیًا بِالْمَقَاصِدِ جَمَّۃً فَاَصَابَ اللّٰہُ مُؤَلِّفَہٗ عَلٰی سَعْیِہٖ بِالثَّوَابِ الْجَزِیْلِ وَاَنَالَہُ اللّٰہُ مِنْ مَا دَبَّہِ الْخَیْرِیَّۃِ کُلَّ اَمَلٍ جَمِیْلٍ وَاَکْثَرَ فِی الْعَالَمِیْنَ مِنْ اَمْثَالِہٖ

وَرَزَقَهُ اللّٰهُ الصَّلَاحَ فِي اَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهٖ اِنَّهٗ جَلَّ شَانُهٗ مُجِيْبُ السَّائِلِيْنَ
وَمُحَقِّقُ رَجَاءِ الْاٰمِلِيْنَ قَالَهٗ بِفَمِهٖ وَكَتَبَهٗ بِقَلَمِهٖ رَاجِي الْفَيْضِ الْوَهْبِيِّ السَّيِّدْ
مُحَمَّدْ حَسَنِ الْكُتْبِيِّ الْحَنَفِيِّ مَذْهَبًا الْخَلْوَتِيِّ مَشْرَبًا خَادِمُ الْعِلْمِ وَالْفَتْوٰى
بِمَكَّةَ اُمِّ الْقُرٰى شُرِّفَتْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامِ فِي شَهْرِ الْحَرَامِ سَنَةَ ١٣٠ **ترجمہ** یا اللہ

گویا کہ ہم کو ساتھ اوسکے جسمین ہو رضا تیری بطفیل مرتبہ وسیع بہترین انبیا کے سب
ثنا اللہ کو جس نے شرافت دی ہم کو ساتھ سردار عرب اور عجم کے اور بزرگی دی ہمکو
ساتھ گردانے ہماری کے بہترین امتون سے بشارت ہے ہمکو اے گروہ مسلمانون
کی مقرر ہمارے لئے عنایت سے ہے ایک ایسا رکن کہ نہین ڈہنے والا واسطے
اوسکے بلایا اللہ نے بلانے والے ہمارے کو واسطے طاعت اپنی کے ساتھ بزرگتر
رسولون کے تو ہوئے ہم بزرگتر امتون کے اور تحفہ درود اور سلام کا اوپر سردار اور
مولانا ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ گویا ہے ساتھ صواب کے اور تعریف کیا گیا ساتھ
نیک تعریفون کے بیچ کتاب بزرگ کے پاک ہے شریک سے خوبیون اپنی مین پس جو ہر
حسن اسمین غیر منقسم ہے اگر مناسب ہو اسکے قدر کو آیات عظیم اوسکے زندہ کرتا نام اسکا
جبکہ پکارتا استخوان بوسیدہ کو اور آل اور اصحاب اسکے بزرگ پر اور تابعین اور تبع تابعین
اور علما ائمہ دین پر بعد حمد و صلوٰۃ کے تحقیق نظر کی مین نے اس تصنیف مین اور چلایا
مین نے جھنڈا توجہ کو بیچ باغ اس نہر مصفی کے اور مضبوط کی پس پایا مین
نے اوسکو مشتمل اوپر فوائد مقصودہ اور مہمہ کے اور حاوی ساتھ مقاصد کثیرہ
کے پس ثواب دے اللہ مؤلف اوسکے کو اوپر کوشش اور محنت اوسکی کے
ساتھ ثواب بڑے کے اور دے اوسکو اللہ مقصدون نیک سے ہر امید بزرگ
اور ہیبت کرے جہان مین مثل اوسکے اور نصیب کرے اوسکو نیکی اقوال اور افعال
مین مقرر اللہ جل شانہ قبول کرنیوالا سوال سائلون کا اور ثابت کنندہ امید امیدوارون

محمد سید حسن کتبی حنفی مذہبا و الخلوتی مشربا المکی

کا کہا اوسکو منھ اپنے سے اور لکھا اوسکو ساتھ قلم اپنے کے
اُمیدوار فیوض وہابی سید محمد حسن کتبی حنفی مذہب خلوتی مشرب
خادم علم اور فتوی نے بیچ شہر مکہ ام القری کے مہینے حرام میں سنہ ۱۳۲۰

یہ عبارت ہے شیخ العلماء شیخ جمال مدرس حرم حنفی کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وبه نستعين حمدا لمن أوضح الحق بطالبه وأظهر تحقيقه ونور الطريق
لسالكيه فتبين له المسالك الدقيقة وحجب أهل الزيغ والأهواء عن الوصول
إلى المعارف والحقيقة أحمده على أفضاله وأرجو منه جزيل نواله وأسأله
توفيقه وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له شهادة عبد جعل شغله
اتباع شريعة نبيه واتخذها وثيقة وأشهد أن سيدنا ومولنا محمدا عبده
ورسوله الذي أسعد ربه حزبه ورفيقه صلى الله عليه وعلى آله وصحبه
أولي المناقب الأنيقة وأتباعه الآخذين بسنته وطريقته إلى يوم فصل
القضاء بين الخليقة صلاة وسلاما أرجو بهما كشف الكرب وضيقه
أما بعد فهذه رسالة مفيدة رفيقة ينجو بها من قبلها من المهاوي
السحيقة ويحصل له درر التحقيق من بحار التدقيق العميقة قد شهدت
لجامعها بالتقدم في ميدان الفضائل ودلت على تمكنه وطول باعه
في المزايا والفواضل وقامت على المعاند بصوارم الحجج فأبطلت شبهته
وأيدت القائل وقوت عزيمته وحوت بالنقول ما بعد إدراكه على
كثيرين وتحلت بمحاسن النصوص التي لا يظفر بها إلا من كان من
المتبحرين تقبلها الله تعالى ونفع بها على الدوام ومتع بطول بقاء مؤلفها
ما تعاقبت الليالي والأيام وجزاه الله كل خير وأزال عنه كل قهر وضير

اٰمین قَالَہٗ بِفَمِہٖ وَاَمَرَ بِرَقْمِہٖ رَئِیْسُ الْمُدَرِّسِیْنَ الْکِرَامِ بِبَلَدِاللّٰہِ الْحَرَامِ
الرَّاجِی لُطْفَ رَبِّہِ الْخَفِیِّ جَمَالُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ شَیْخُ عُمَرَ الْحَنَفِیِّ الْمُفْتِیِّ الْمُحَدِّثِ
بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ لَطَفَ اللّٰہُ بِہٖ وَبِجَمِیْعِ اَھْلِ الْاِسْلَامِ اٰمین اٰمین ربیع الاول ۱۲۹۰ھ
ترجمہ تعریف اوسکو جسنے روشن کیا حق کو واسطے طالب حق کے اور ظاہر کیا تحقیق
اُسکے کو اور منور کیا طریق اور راہ کو چلنے والے کے لیئے اسکے پس ظاہر کیا اُسکے واسطے
رامین باریک اور روکا اہل کج اور ہوا کو پہونچنے سے طرف معارف اور حقیقت
کے حمد کرتا ہون مین اُسکی اوپر افضال اوسکی کے اور امید رکھتا ہون مین اُس سے
نوازش بخایات اوسکی کے اور مانگتا ہون مین توفیق اُس سے اور گواہی دیتا
ہون مین کہ نہین کوئی معبود سوا اللہ کے کہ ایک ہے بے ہمتا گواہی بندے کی کہ
کیا شغل اوسکا اتباع شریعت نبی اپنے کے اور پکڑا اوسکو تمسک اور وثیقہ اور
گواہی دیتا ہون کہ مقرر سردار اور صاحب ہمارا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اُسکا
اور رسول اوسکا وہ رسول کہ نیک کیا بسبب اُسکے گروہ اور رفیق اوسکے کو
تحفہ درود کا اللہ کی طرف سے اسپر اور آل اور اصحاب پر اسکے کہ صاحب
مناقب بزرگ اور نادر کے ہین اور اوپر اتباع اوسکی کے جو کہ حاصل کرنیوالے ہین
اور پکڑنیوالے سنت اور طریقہ اُسکے کو تا روز فصل قضا کے درمیان خلائق کے صلوٰۃ
اور سلام ایسا کہ امیدوار ہون مین ساتھ اُن دونون کے کھلنا مصیبتون اور
تنگیون کا اما بعد پس یہ رسالہ ہے فائدہ مند باریک نجات پاتا ہے ساتھ اس رسالہ
کے وہ شخص جو کہ قبول کرے اوسکو حادثہ عظیمہ سے اور حاصل ہوتے ہین اُسکو موتی
تحقیق کے دریاؤن تدقیق اور باریک سے تحقیق گواہی دی رسالہ نے واسطے
جامع رسالے کے ساتھ تقدم اور بڑھنے کے میدان فضائل مین اور دلالت کی
اوپر قدرت اوسکی کے اور اوپر درازی ہاتھ اُسکی کے بیچ فضیلتون متعدی کے

اور قایم کی رسالہ نے دشمنون پر دلائل قاطعہ پس باطل کیا رسالہ نے شبہ اوسکا
اور مدد کی ناقل کی اور قوت دی عزیمت اور قصد اوسکے اور حاوی ہوا نقلون
سے مابعد دریافت اوسکی کے اوپر بہت کے اور مزین ہوا ساتھ اچھے اور نیک
روایات کے وہ روایتیں کہ فتح یاب نہ ہوگا اسپر مگر وہ شخص جو کہ ہو علماء متبحر سے
قبول کرے اوس رسالہ کو اللہ تعالیٰ اور نفع دے ساتھ اوسکے ہمیشہ اور تمتع اور
نفع دے ساتھ درازی بقاء مؤلف رسالے کے جب تک کہ دن اور رات پے
در پے آتی ہیں اور جزا دے اوسکو اللہ ہر نیکی کی اور دور کرے اوس سے سب غم
اور رنج کو آمین آمین کہا اوسکو ساتھ منھ اپنے کے اور حکم کیا ساتھ لکھنے اوسکے کے
سردار مدرسون بزرگ کے بیچ شہر اللہ کے امید وار مہربانی رب اپنے کا جمال بن
عبد اللہ شیخ عمر حنفی مفتی محدث مسجد حرام مین مہر کرے اللہ ساتھ اسکے اور
ساتھ سب اہل اسلام کے آمین آمین ۱۲ ربیع الاول [مہر: عبدہ جمال شیخ عمر]

یہ عبارت ہے شیخ العلماء شیخ دہلان شافعی کی

حَمْدًا لِمَنْ دَفَعَ مَنَارَ هٰذَا الدِّيْنِ بِالْحُجَجِ وَالْبَرَاهِيْنِ وَاَيَّدَهُ بِالْاَئِمَّةِ الْمُجْتَهِدِيْنَ
وَالْعُلَمَاءِ الْعَامِلِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا الْمُنْتَخَبِ مِنْ خُلَاصَةِ مَعَدٍّ
وَاللُّبَابِ عَدْنَانَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ نَصَرُوْهُ بِلِسَانِ السِّنَانِ وَسِنَانِ
اللِّسَانِ وَعَلَى التَّابِعِيْنَ لَهُمْ بِاِحْسَانٍ مَا تَعَاقَبَ الْمَلَوَانُ وَقَفْتُ عَلٰى هٰذِهِ
الرِّسَالَةِ الْحَمِيْدَةِ وَفَهِمْتُ مَا فِيْهَا مِنَ الْمَعَانِي الْفَرِيْدَةِ فَوَجَدْتُهَا قَامِعَةً
لِاَهْلِ الْبَغْيِ وَالضَّلَالِ جَامِعَةً لِكَثِيْرٍ مِّنَ النُّصُوْصِ الْمُزْرِيَةِ بِعُقُوْدِ اللَّاٰلِيْ
فَجَزَى اللّٰهُ مُؤَلِّفَهَا عَنِ الْاِسْلَامِ خَيْرًا وَشَكَرَ سَعْيَهٗ وَجَعَلَهٗ مِنْ اَهْلِ التَّقْوٰى
الَّذِيْنَ يَمْتَثِلُوْنَ اَمْرَهٗ وَيَجْتَنِبُوْنَ نَهْيَهٗ اِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرٌ وَبِالْاِجَابَةِ
جَدِيْرٌ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ قَالَهٗ بِفَمِهٖ وَ

رَقَمَهُ بِقَلَمِهِ خَادِمُ طَلَبَةِ الْعِلْمِ بِالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ كَثِيرُ الذُّنُوبِ وَالْآثَامِ الْمُرْتَجِي مِنْ رَبِّهِ الْغُفْرَانَ أَحْمَدُ بْنُ دَحْلَانَ غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ وَلِوَالِدَيْهِ وَسَائِرِ الْمُسْلِمِينَ **ترجمہ** حمد اوسکو جسنے بلند کیا نشانیون اس دین کو ساتھ دلیلون اور برہانون کے اور مدد دی اوسکو ساتھ اماموں مجتہدین کے اور علمائے عاملین کے اور تحفہ درود اور سلام کا نازل ہوجیو اوپر سردار ہمارے برگزیدہ معدکے اور لباب عدنان سے اور اوپر آل اور اصحاب اوسکے کے جنہون نے مدد کی ساتھ زبان کی نیزہ کے اور نیزہ زبان کے اور پر تابعین اونکی کے ساتھ احسان کے جبتک کہ پے درپے رات اور دن اور زمانہ ہے اما بعد پس تحقیق واقف ہوا مین اس رسالہ حمیدہ پر اور سمجھا مین جو اسمین ہین معانی یگانہ سے پس پایا مین نے اوسکو قاطع واسطے اہل بغی اور ضلالت کے جامع واسطے بہت نصوص اور روایات کے ساتھ لڑیون موتیون کے پس جزا دے اللہ مؤلف رسالہ کو اسلام سے نیک اور قبول کرے کوشش اوسکی کو اہل تقویٰ سے جنہون نے فرمانبرداری کی امر اوسکے کی اور بچے نہی اوسکی سے مقرر اللہ اسپر قادر ہے اور ساتھ قبول کرنے کے لائق اور درود اللہ کا اوپر سردار ہمارے محمدؐ کے اور اوپر آل اور اصحاب اوسکے کے اور سلام کہا اوسکو ساتھ منہ اپنے کے اور لکھا اوسکو ساتھ قلم اپنے خادم الطلبۃ العلم مسجد حرام کثیر الذنوب اور آثام امیدوار رب اپنے سے بخشش کا احمد دہلان بخشے اللہ اوسکو اور والدین اوسکے کو اور سب مسلمانونکو آمین

ابن ن
احمد دھلان

جزاللہ المصنف بهذه الرسالة آمين خادم الفقراء والعلماء المتعلقين الذي مكتوب في هذه الرسالة فهو شمس الدين ولد عبد الرحمن مرزوالي عفى الله عنه رب العالمين

عبد الرحمن
ولد شمس الدين

صحيح عبد القادر ابن محمد سعيد قلنی عفى الله عنه

عبد القادر
ف

جو مکتوب اس رسالہ میں ہے صحیح ہے ۔ جزاہ اللہ مصنف اس رسالہ کو

ف محمد اشرف

سید محمد صدیق ابو طاہر

الذی مکتوب فی ہذہ الرسالۃ فہو صحیح فی شرح متین جو مکتوب اس رسالہ میں ہے سو وہ صحیح ہے

خراسانی ولایتی

ما قال مؤلف ہذہ الرسالۃ فہو حق خادم الشریعۃ والمنہاج عبد الرحمن بن عبد اللہ سراج الحنفی جو کہا مؤلف اس رسالہ نے سو حق ہے ۔

باللہ عبد الرحمن سراج توفیقی

انا الفقیر تراب اقدام العلماء المسلمین الجانی احمد المہاجر الافغستانی المکی مدرس المدرسۃ الصولتیہ رب زدنی علما واغفر لنا ولوالدینا ولجمیع المومنین من الاولین والاخرین

الراجی احمد

یہ عبارت ہے مفتی حنبلی مکہ کی مع مہر الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ اما بعد فقد طالعت علی ہذہ الرسالۃ وتاملت فیہا فوجدتہا حقا حقا لاریب فیہا ولا شک

کتبہ الحقیر محمد بن عبد اللہ بن حمید مفتی الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ

محمد بن عبد اللہ بن حمید

یہ عبارت ہے مفتی مالکی کی

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد الامین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین اما بعد فلما طالعت ہذہ الرسالۃ من اولہا الی آخرہا طلقا طلقا وجدت الحکم الذی اشتملت علیہ حقا حقا وموافقا القرآن الازہر والحدیث الابہر والاجماع الاظہر والقیاس الاشہر کتبہ حسین بن ابراہیم مفتی المالکیہ ببلد المحمیہ مصلیا مسلما حامدا ۔ ترجمہ بعد حمد وصلوٰۃ جبکہ دیکھا میں نے اس رسالہ کو اول سے آخر تک ذرہ ذرہ اور پایا میں نے حکم اس کا حق اور موافق قرآن اور حدیث اور اجماع اور قیاس کے ۔

حسین
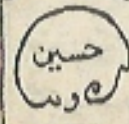
یہ عبارت مدرس مکہ معظمہ کی ہے مع مہر بسم اللہ الرحمن الرحیم اطلعت علی ہذہ
النبذۃ اللطیفۃ فوجدتہا الصواب فجزا اللہ خیر الجزاء کتبہ افقر الوری الی اللہ عبد الرحمن
بن حامد افندی المکی المدرس غفر اللہ بمنہ ذنوبہ ولوالدیہ ومشایخہ والمسلمین سب
تعریف خدا کو جو پالنے والا ہے جہان کا مطلع ہوا مین اس رسالہ مختصر لطیفہ پر پس پایا مینے
اسکو حق اور صواب سو اللہ مؤلف کو سب کیطرف سے جزائے خیر دے

عبد الرحمن بن حامد

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سید المرسلین ما فی ہذہ
الرسالۃ ہو الحق الذی یجب المصیر الیہ والصواب الذی لا یعول فی المشکلات
الا علیہ حررہ بقلمہ اسیر الزلات والمساوی احمد بن المرحوم السید عبد الرحمن النحراوی

احمد النحراوی

بعد حمد وصلوۃ کے جو اس رسالہ مین ہے وہ حق ہے ایسا کہ واجب ہے متوجہ ہونا
طرف اوسکے اور ایسا صواب ہے کہ مشکلات مین بجز اسکے کہین بھروسا نہین۔

محمد جلال الدین

ما قال المولف ہو حق والاتباع احق یعنی جو کہا مؤلف نے سو وہ حق ہے اور اتباع اسکا اولا تر ہے

محمد مصطفی الیاس

ما فی ہذہ الرسالۃ حق یعنی جو کچھ کہ اس رسالہ مین ہے حق ہے

جعفر الحسینی البرزنجی

ما قال المولف فی حق المبین والصراط المستقیم یعنی جو کہا مؤلف نے وہ حق ہے ظاہر اور صراط المستقیم ہے

عبد الجلیل السعادہ مرحبا

یہ عبارت مدرس حرم شریف کی ہے الحمد للہ اللہم ہدایۃ للصواب ان ہذہ الرسالۃ
قد اشتملت علی الادلۃ الواضحۃ اضاءۃ شموس التحقیق کتبہ الراجی عفو ربہ عبد الرحمن
بن عثمان جمال المدرس بالمسجد الحرام غفر اللہ لہ ولوالدیہ واحسن الیہما والیہ
یعنے مقرر یہ رسالہ مشتمل ہے اوپر دلیلون روشن کے
کہ روشنی ہووے ساتھ اوسکے آفتاب تحقیق کی۔

عبد الرحمن بن عثمان جمال

رت ہے ابو سعید حنفی مفتی مدینہ منورہ کی مع مہر
ہ الفقیر الیہ عز شانہ السید ابو سعید الحنفی المفتی
لمدینۃ المنورۃ عفی اللہ عنہ

السید ابو السعید الحنفی المفتی

یہ عبارت ہے شیخ العلما مدینہ منورہ کی مع مہر شیخ العلماء والمدرسین
بحرم سید المرسلین السید یوسف المغربی المدرس الحنفی عفی اللہ عنہ

سید یوسف المغربی

یہ عبارت ہے مدرس مدینہ اور خطیب اور امام محراب نبوی کی مع مہر المدرس
بالحرم الشریف النبوی وامام خطیب محراب النبوی محمد بالی عفی اللہ عنہ

محمد بالی

یہ عبارت بھی دوسرے مدرس مسجد نبوی و امام و خطیب محراب نبوی کی ہے المدرس بالمسجد
الشریف النبوی و امام و خطیب محراب حضرت نبوی محمد ابو السعادات عفی اللہ عنہ

محمد ابی السعادات

یہ مہر ہے مولوی یعقوب صاحب مرحوم کی (محمد یعقوب) یہ مہر ہے مدرس حرم مکہ کی باب
ابراہیم پر جو درس کرتے ہین (سبیل علام محی الدین) یہ مہر ہے مولانا حسین علی صاحب خلیفہ
شاہ سلیمان اور شاگرد شیخ العلما شافعی شیخ احمد دحلان صاحب کی (حسین علی) یہ مہر
ہے مولوی جمال الدین صاحب کی جو کہ مدرس ہین باب ابراہیم پر (جمال الدین) یہ مہر ہے
نوازش علی صاحب مرحوم کی جنھون نے وہان بیت سے توبہ کی کہ مین دراستقلال فرمایا نوازش علی

تمام شد

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ این رسالہ مسمی بہ ہدیۃ الحرمین مزین بہ عبارت و مواہیر علماء حرمین الشریفین
از تصنیف عالم باعمل فاضل اجل واکمل رکن رکین دین نبی الکریم مولانا ابو الرشید
محمد عبد الحکیم صاحب دہلوی حرسہ اللہ تعالیٰ عن آفات المتعصبین ـــہ

الٰہی این چراغ پر رونق	❁	دور باد از نظر اہل نفاق

در اسعد اوان و احسن زمان حسب فرمایش جناب قاضی ابراہیم ابن قاضی نور محمد
تاجر کتب بھنڈی بازار بمبئی و بحسن اہتمام جناب قاضی علی میان ابن قاضی عبد اللطیف
مالک مطبع کریمی بمبئی بائیکلہ دلائل روڈ قاضی بلڈنگ نمبر ۱۰۰ جامہ طبع پوشید فی سنہ ۱۳۵۲ھ